درسی کتاب

قومی نصاب پاکستان ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق

6

Wizz® Publishers

وِز
اُردو لازمی

برائے جماعت ششم

• ڈاکٹر علی محمد خاں

پروفیسرِ آف اُردو (ریٹائرڈ) ایف سی کالج، یونیورسٹی، لاہور

• محمد طاہر صدیقی

سابقہ صدرِ شعبہ PEC لاہور، (ریٹائرڈ) DEO، فیصل آباد

پیش لفظ

حالیہ یکساں قومی نصاب کے پیشِ نظر جب ہم نے ابتدائی جماعتوں سے لے کر ساتویں جماعت تک کے طلبہ وطالبات کے لیے وِز اُردو گرامر ورک بکس کا سلسلہ ترتیب دیا تواسے والدین اور اساتذہ کرام نے بہت سراہا اور سبھی لوگوں نے اصرار کیا کہ وِز پبلشرز کے زیرِ انصرام پرائمری اور ایلیمنٹری سطح کے طالب علموں کے لیے ٹیکسٹ بکس بھی ضرور بالضرور ترتیب دیں تا کہ یہ سلسلہ مفید سے مفید تر ثابت ہو۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی تشکیل وتزئین میں اس کے قومی نصاب اور اس کی قومی زبان کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ چناں چہ ہم نے اس ضمن میں اپنے نِصف صدی سے زیادہ تدریسی و تصنیفی اور تحقیقی تجربے کی روشنی میں ٹیکسٹ بکس کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے جو بالخصوص درج ذیل خصوصیات کا حامل ہے:

- تمام اسباق کا متن نصاب کے عین مطابق، معیاری، دل چسپ اور وہ ہے جسے بچّے اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں۔
- ہر سبق سے پہلے "حاصلاتِ تعلّم، ٹھہریے اور بتائیں، کیا آپ جانتے ہیں؟" اور اگلے صفحے پر متعلقہ سبق میں سے اہم الفاظ کا تلفُّظ دے دیا ہے۔
- کتاب کو متن کے مطابق تصاویر سے مزیّن کیا گیا ہے۔
- طالب علموں کی آموزش کی جانچ پرکھ کے لیے ہر سبق کی مشق کے آغاز میں مختصر سوالات اور کثیر الانتخابی سوالات، قواعد وانشا کے اصولوں پر مبنی سوالات اور بچّوں کی علمی تربیت کے لیے ان کی ذہنی سطح کے مطابق سرگرمیاں درج کی گئی ہیں۔
- کتاب کی تیّاری میں ہم نے املا وانشا کے جدید اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے۔
- کتاب کے آخر میں طالب علموں اور اساتذہ کرام کی سہولت اور رہنمائی کے لیے الف بائی ترتیب کے اعتبار سے فرہنگ مرتّب کی ہے اور فرہنگ میں الفاظ کے بالعموم وہی معانی دیے ہیں جو متن میں مراد لیے گئے ہیں۔
- تمام کتاب میں ضروری الفاظ پر اِعراب، مرکّبِ اضافی قبیل کے الفاظ پر اضافت کی زیر اور مشدّد الفاظ پر تشدید دی ہے، جو ہماری کتاب کی اضافی خوبی ہے۔
- قوی امید ہے کہ ہماری یہ کاوش واجب الاحترام والدین، معزز اساتذہ کرام اور ہمارے ہونہار طلبہ کو پسند آئے گی اور یقیناً اسے پذیرائی حاصل ہو گی۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

ڈاکٹر علی محمد خاں
پروفیسر آف اُردو (ریٹائرڈ) ایف سی کالج، یونیورسٹی، لاہور
وِز (wizz) پبلشرز علّامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

محمد طاہر صدیقی
سابقہ صدرِ شعبہ PEC لاہور، (ریٹائرڈ) DEO، فیصل آباد
وِز (wizz) پبلشرز علّامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

پروجیکٹ ڈائریکٹر : محمد احمد
پروجیکٹ کوآرڈینیٹر : جوّاد طاہر
مصنّف : ڈاکٹر علی محمد خاں
گرافکس : وِز آرٹس
ڈیزائنر : محمد دانیال سلطان
کمپوزر : حافظ عبدالحسیب عمّار

وِز پبلشرز علّامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

®
Publishers
E-Sample

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔)

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحات	نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱	حَمْد (نظم)	۳	۱۲	ہم اور ہمارا ماحول	۷۹
۲	نَعْت (نظم)	۹	۱۳	علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو	۸۷
۳	رسولِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی برداشت اور رواداری	۱۳	●	جائزہ : ۲	۹۴
۴	محنت کی عظمت	۲۰	۱۴	برسات (نظم)	۹۸
۵	اُچھالی جھیل	۲۸	۱۵	راشد منہاس شہید	۱۰۳
۶	مِرا انعام پاکستان (نظم)	۳۵	۱۶	بچّوں کی حفاظت	۱۰۸
●	جائزہ : ۱	۴۱	۱۷	ایک بطخ اور مرغی (نظم)	۱۱۵
۷	ایک دفعہ کا ذکر ہے	۴۴	۱۸	صحّت وصفائی اور متوازن غذا	۱۲۱
۸	ملکۂ کہسار مری کی سیر	۵۲	۱۹	ترقّی کا راز: صنعت وزراعت	۱۲۷
۹	مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح	۵۹	۲۰	رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ (نظم)	۱۳۶
۱۰	یومِ دفاع	۶۵	●	جائزہ : ۳	۱۴۲
۱۱	مل کر رہو (نظم)	۷۲	●	فرہنگ	۱۴۶

حمد

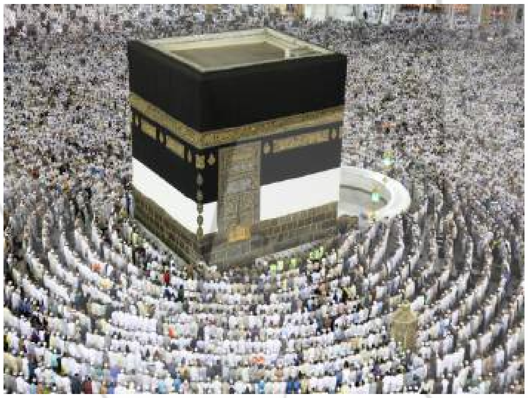

حاصلاتِ تعلُّم

اِس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- یہ بات سمجھ سکیں کہ خدائے بزرگ و برتر ہی کائنات کی تمام اشیا کا خالق و مالک ہے۔
- اپنی جماعت کے معیار کے مطابق کسی بھی نظم اور نثر پارے کو دُرست تَلَفُّظ اور آہنگ کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- مخصوص لب و لہجے میں بیت بازی اور نظم خوانی کر سکیں۔
- نظم کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اُتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- عربی قواعد کے مطابق واحد جمع کو پہچان کر استعمال کر سکیں۔
- متن (نظم) کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- اپنی جماعت کے معیار کے مطابق کسی بھی موضوع پر پُراعتماد انداز میں تقریر کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کس کی خاطر تخلیق کی؟
- اِس دُنیا میں موجود کوئی سی پانچ نعمتوں کے نام بتائیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے: "کُن (ہو جا)" تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔ طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔ سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔ نیز طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

حَمْد

الفاظ	دنیا	خدائی	قبضہ	سننے	بخشی	خلقت	صورت
تَلَفُّظ	دُن یا	خُ دا ئی	قَب ضہ	سُن نے	بَخ شی	خَل قَت	صُو رَت

اے زمین آسمان کے مالک! ساری دُنیا جہان کے مالک!
تیرے قبضے میں سب خُدائی ہے تیرے ہی واسطے بڑائی ہے
تُو ہی ہے سب کا پالنے والا کام سب کا نکالنے والا
بھوک میں تُو ہمیں کِھلاتا ہے پیاس میں تُو ہمیں پِلاتا ہے
آنکھ دی تُو نے دیکھنے کے لیے کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیے
بات کے سُننے کو دیے دو کان بات کہنے کو تُو نے بخشی زبان
دن بنایا کمائی کرنے کو رات دی تُو نے نیند بھرنے کو
آئی موسم سے تنگ جب خَلقت تُو نے موسم کی دی بدل صُورت
کیں سدا تُو نے مشکلیں آساں تیری مشکل کُشائی کے قرباں

(خواجہ الطاف حسین حالؔی)

سوچیں اور بتائیں:

- ساری دُنیا جہان کا مالک کون ہے؟
- ”تیرے قبضے میں سب خدائی ہے“ سے کیا مراد ہے؟
- اللہ تعالیٰ نے دن اور رات کس لیے بنائے؟
- موسموں کو کون بدلتا ہے؟

ہم نے جانا اور سیکھا

- اللہ تعالیٰ ہی زمین آسمان کا مالک ہے۔
- دنیا کی ہر شے اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی تمام دنیا جہان کو پالنے والا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی تمام مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے، اُسے کیا کہتے ہیں؟

(ب) ”سب خُدائی“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے دن اور رات کیوں پیدا کیے؟

(د) نظم (حمد) کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کون کون سی نعمتیں دی ہیں؟

(ہ) جب خلقت ایک موسم سے تنگ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے؟

۲ نظم (حمد) کے متن کے مطابق دُرست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) سب خدائی قبضے میں ہے:

(الف) نبیوں کے (ب) فرشتوں کے (ج) اللہ تعالیٰ کے (د) اولیا کے

(ii) بات کہنے کو اللہ تعالیٰ نے دی:

(الف) آنکھ (ب) ناک (ج) زبان (د) پیشانی

(iii) اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں دیے:

(الف) بات کرنے کو (ب) کام کرنے کو (ج) چلنے پھرنے کو (د) کھیلنے کودنے کو

(iv) اللہ تعالیٰ نے دن بنایا:

(الف) آرام کرنے کو (ب) سیر سپاٹے کو (ج) اُچھلنے کودنے کو (د) کمائی کرنے کو

(v) اللہ تعالیٰ نے رات بنائی:

(الف) تارے گننے کو (ب) نیند بھرنے کو (ج) سیر کرنے کو (د) عبادت کرنے کو

(vi) اللہ تعالیٰ نے سننے کو دیے:

(الف) دو بازو (ب) دو کان (ج) دو ہاتھ (د) دو پاؤں

(vii) اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لیے دی ہے:

(الف) زبان (ب) ناک (ج) آنکھ (د) اُنگلی

(viii) اللہ تعالیٰ موسم کی بدل دیتا ہے:

(الف) صورت (ب) مورت (ج) شباہت (د) شہرت

برائے اساتذہ کرام:

مشق کے سوالات حل کروانے سے پہلے طلبہ کو نظم ”حمد“ کا اعادہ کروائیں تاکہ طلبہ کو نظم کا متن ذہن نشین ہو جائے اور انھیں مشق کے سوالات مکمل کرنے میں آسانی ہو۔

Wizz Publishers E-Sample ®

۳ دیے ہوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ چن کر مصرعے مکمل کیجیے۔

پلاتا	خُدائی	زبان	نیند	مشکلیں	دیکھنے

(الف) تیرے قبضے میں سب---------- ہے

(ب) پیاس میں تُو ہمیں-------------- ہے

(ج) آنکھ دی تُو نے------------- کے لیے

(د) بات کہنے کو تُو نے بخشی-------------

(ہ) رات دی تُو نے----------- بھرنے کو

(و) کیں سدا تُو نے-------------- آساں

۴ کالم "الف" کو کالم "ب" سے ملائیں اور اشعار مکمل کریں۔

کالم "الف"	کالم "ب"
اے زمین آسمان کے مالک	کام کرنے کو ہاتھ پاؤں دیے
بُھوک میں تُو ہمیں کِھلاتا ہے	تُو نے موسم کی دی بدل صورت
آنکھ دی تُو نے دیکھنے کے لیے	تیری مشکل کشائی کے قرباں
آئی موسم سے تنگ جب خلقت	رات دی تُو نے نیند بھرنے کو
کیں سدا تُو نے مشکلیں آساں	ساری دنیا جہان کے مالک!
دن بنایا کمائی کرنے کو	پیاس میں تُو ہمیں پلاتا ہے

سننا، بولنا

۵ نظم "حمد" غور سے سُنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد دُرست تلفُّظ، لَے اور آہنگ کے ساتھ جماعت میں سُنائیں۔

٦ آپس میں بات چیت کریں اور جماعت میں دو گروہوں کی صورت میں بیٹھ کر ترنُّم کے ساتھ حمد خوانی اور بیت بازی کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

الفاظ سازی

۷ دیے ہوئے الفاظ سے جملے بنائیں اور اپنی کاپی میں لکھیں۔

زمین	بڑائی	بھُوک	جہان	زُبان	موسم	خلقت

Publishers E-Sample

۸ دی ہوئی نظم بلند آواز میں دُرست تلفّظ اور آہنگ سے پڑھیں۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خُدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے، وہی خُدا ہے
تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خُدا ہے
وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب، سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خُداہے
کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلّت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مُہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خُدا ہے
(مظفروارثی)

زبان شناسی

اُردو میں جمع کالفظ دو کی تعداد سے شروع ہوتا ہے لیکن عربی میں جمع تین یا تین سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ دو کی تعداد کے لیے عربی میں ایک الگ صیغہ ہے جسے ''تثنیہ'' کہا جاتا ہے اور تثنیہ بنانے کے لیے عام طور پر واحد اسم کے بعد ''ین'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں						
	واحد	فریق	طرف	عید	جانب	والد
	تثنیہ	فریقین	طرفین	عیدین	جانبین	والدین

وضاحت

اوپر دیے ہوئے الفاظ میں واحد الفاظ میں ایک چیز کا ذکر ہے اور تثنیہ کے الفاظ میں دو کا ذکر ہے۔

۹ سامنے دیے ہوئے الفاظ میں سے واحد یا تثنیہ کا لفظ منتخب کر کے جملے مکمل کریں۔

(الف) ہمیں---------کی عزّت کرنی اور اُن کا حکم ماننا چاہیے۔ — والد / والدین
(ب) اللہ ہی کے لیے ہیں----------۔ — مشرق / مشرقین
(ج) ہم----------کے موقع پر نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ — عید / عیدین
(د) ہم قبلہ کی----------منھ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ — طرف / طرفین
(ہ) ابّا جان نے----------کے درمیان صلح کروا دی۔ — فریق / فریقین
(و) اس جگہ کون کون سے دو--------ملتے ہیں۔ — بحر / بحرین

اُردو میں عربی کے اَن گِنت واحد اور جمع الفاظ استعمال ہوتے ہیں لیکن عربی میں جمع کا صیغہ تین سے شروع ہوتا ہے۔

Publishers E-Sample

۱۰ واحد الفاظ کے جمع اور جمع الفاظ کے واحد لکھیں۔

ادب	برکت	تدبیر	عمل	فوج	واقعہ
افلاک	حروف	حکایات	سلاطین	علما	ناظرین

لکھنا

شاعر جس تصوّر کو بنیاد بنا کر نظم لکھتا ہے، اُس تصوّرِ نظم کو اُس کا مرکزی خیال کہا جاتا ہے۔

۱۱ اپنی کاپی میں شاملِ نصاب نظم ”حَمد“ کا مرکزی خیال لکھیں جو تین چار سطروں سے زیادہ نہ ہو۔

سرگرمیاں

۱۲ طلبہ مولانا الطاف حسین حالی کی ایک اور حَمد تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

۱۳ ”اللہ تعالیٰ سب کی مشکلیں آسان کرتا ہے۔“ کے عنوان سے تقریر تیّار کر کے جماعت میں ساتھیوں کو سُنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال نمبر ۵ اور ۶ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو نظم ”حَمد“ بلند آواز، درست تلفُّظ، لَے اور آہنگ سے سنائیں۔ نیز طلبہ کو نظم ”حَمد“ زبانی یاد کروائیں اور ان سے یہ نظم درست تلفُّظ سے سنیں۔ سوال نمبر ۶ کے لیے طلبہ کو بتائیں کہ بیت بازی کیا ہوتی ہے؟ بیت بازی کے لیے جماعت کو گروہوں میں تقسیم کریں اور پہلا گروہ کوئی شعر پڑھے۔ شعر کا اختتام حروفِ ابجد کے جس حرف پر ہو، اگلا گروہ اسی حرف سے شروع ہونے والا کوئی دوسرا شعر پڑھے۔ بیت بازی کے ذریعے سے طلبہ میں حَمدیہ اشعار پڑھنے کا مقابلہ کروائیں۔ مقابلے کے دوران میں طلبہ کی مدد کریں۔ آخر میں جو مقابلہ جیت جائیں، انھیں انعام دیا جائے۔

سوال نمبر ۹ کی سرگرمی کروانے سے پہلے طلبہ کو روزمرہ مثالوں کی مدد سے تصوّر کی وضاحت کریں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔

سوال نمبر ۱۱ کے لیے طلبہ کو حَمد کا مرکزی خیال سنائیں۔ بعد ازاں متفرق طلبہ سے مرکزی خیال سنیں اور پھر کتاب کا کام مکمل کروائیں۔ سوال نمبر ۱۳ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو دیے ہوئے عنوان سے متعلق ضروری معلومات دیں۔ تقریر تیار کروا کر جماعت کے سامنے پیش کروائیں۔

سبق : ۳

رسولِ کریم خاتمُ النّبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برداشت اور رواداری

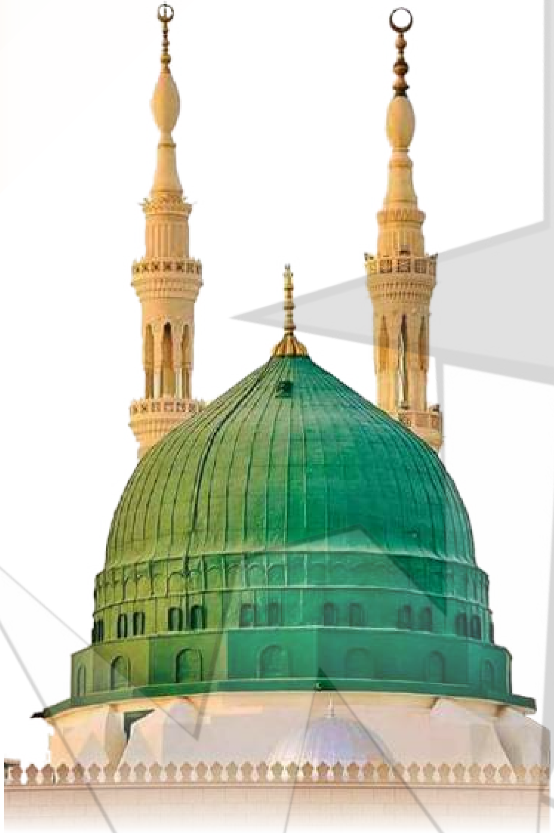

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- یہ سمجھ سکیں کہ درگزر کرنے کا رویّہ بہت بڑی انسانی صِفَت ہے۔
- ہدایات، اعلانات سن کر انھیں سمجھیں اور اُن پر عمل کر سکیں۔
- اپنی معلومات کو سیاق و سباق کے حوالے سے بیان کر سکیں۔
- قدرے طویل عبارت کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- آسان الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے معیاری اور بامعانی جملے بنا سکیں۔
- صحت اور رفتار کے ساتھ املا لکھ سکیں۔
- درسی کتب اور دیگر کتب میں پیش کیے گئے متن کو پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھ سکیں۔
- نظم و نثر میں امتیاز کر کے فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- معنی کے لحاظ سے فعل کی اقسام (فعل لازم، فعل متعدی) پہچان کر استعمال کر سکیں۔
- اپنے محلے یا سکول کی لائبریری سے اپنی دلچسپی کی کتابیں یا رسائل وغیرہ لے کر مطالعہ کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- برداشت اور رواداری سے کیا مراد ہے؟
- ہمیں دوسروں کے ساتھ رواداری کا سلوک کیوں کرنا چاہیے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- رسولِ اکرم خاتمُ النّبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ عَفْو کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزّت بڑھاتا ہے۔
- عَفْو و درگزر کو زندگی کا معمول بنالینا اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ احسان کا سلوک کرنا بڑے نصیب والوں کا کام اور مُتّقین کی علامت ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے ”حاصلاتِ تعلُّم“ دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے ”سوچیں اور بتائیں“ کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے ”ٹھہریں اور بتائیں“ کے سوالات طلبہ سے پوچھیں۔
- نیز طلبہ کو ”کیا آپ جانتے ہیں؟“ کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

رسولِ کریم خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی برداشت اور رواداری

الفاظ	تحمل	دریغ	معیشت	تبلیغ	تشدد	ہجرت	مفتوح	جزیہ
تَلَفُّظ	تَحَم مُل	دَر یغ	مَ عِی شَت	تَب لِیغ	تَشَد دُد	ہِج رَت	مَف تُوح	جِز یَہ

حِلم و تحمُّل کا مطلب ہے نرمی، بُردباری، برداشت، کسی کی زیادتی یا غلطی پر ضبط کرنا اور اس سے چشم پوشی کرنا۔ حِلم و تحمُّل اعلیٰ درجے کی اخلاقی صِفت ہے۔ اس صِفت کے حامل لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔

آں حضور خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پیکرِ حِلم و تحمُّل اور سراپا خیر تھے اور آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عفو و درگزر کی حد نہ تھی۔ آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہ صرف اپنے اہلِ خانہ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے ساتھ تحمُّل و برداشت کا معاملہ فرماتے، بلکہ اپنے دشمنوں سے بھی عفو و درگزر اور رواداری سے پیش آتے، یہاں تک کہ نہایت سخت اور سنگ دل دشمن بھی جب آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے امان طلب کرتا تو آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ امان بخشنے میں بھی دریغ نہ کرتے۔ طائف میں پتھر برسانے والوں اور تالیاں پیٹ کر تمسخر اُڑانے والوں کو بھی آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعائیں دیں۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت سو اونٹوں کے لالچ میں آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا تعاقب کرنے والا سُراقہ بن جعشم جب خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچتا ہے، تین مرتبہ اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس جاتے ہیں، آخر میں امان طلب کرتا ہے تو آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسے فوراً امان لکھ دیتے ہیں۔ ابوسفیان جو بدر، اُحد اور خندق کے معرکوں میں مسلمانوں کے خلاف مرکزی کردار ادا کرنے سمیت ہر قدم پر اسلام کے سخت ترین دشمن ثابت ہوئے تھے، فتحِ مکہ کے موقع پر رحمتٌ للعالمین خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے نہ صرف اُن کو امان دی گئی بلکہ ارشاد ہوا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا اُسے بھی امان ہے۔

صبر و برداشت، تحمُّل اور رواداری اُسوۂ نبوی خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خصوصی امتیاز ہے، جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ اسلام کی یہی قوّتِ برداشت، رواداری اور متانت، آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت کی بہت بڑی علامت ہے۔ اسی علامت کو دیکھ کر اور آزما کر ایک مسیحی عالم زید بن سعنہ آپ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نہ صرف ایمان لائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا آدھا مال بھی صدقہ کر دیا اور پھر غزوۂ تبوک میں شہید ہو گئے۔

اسلام امن و رواداری، تحمُّل و برداشت، امن و سلامتی اور احترام کا درس دیتا ہے اور نبی پاک خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات میں ان ہی کا پرچار ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو کسی بھی دوسرے مذہب کو بُری نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ تمام آسمانی کُتب اور مذاہب کی تصدیق کرتا ہے اور ان کے پیروکاروں کو مکمل آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنے مذاہب پر قائم رہیں اور اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزاریں۔

اسلامی تاریخ میں رواداری کی سب سے بڑی مثال تب قائم کی گئی جب مدینہ منوّرہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ مدینہ منوّرہ میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد جتنے بھی غیر مسلم تھے وہ رعایا کی شکل میں نہ تھے بلکہ قبائل کی شکل میں تھے۔ میثاقِ مدینہ کے مطابق تمام قبائل اوس و خزرج وغیرہ اسلامی حکومت سے معاہدہ کر کے مسلمانوں کے ساتھ تمام حقوق میں برابر کے شریک تھے جس میں نبیِ کریم خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ایک ایسے سربراہ کی حیثیت حاصل حاصل تھی جنھیں سیاسی اثر و رسوخ کے بجائے شخصی کردار کی بنیاد پر زندگی کے تمام معاملات میں قائد اور سربراہ تسلیم کر لیا گیا تھا۔

Vision Publishers E-Sample

خیبر فتح ہوا تو یہودی بستیوں پر غلبہ حاصل کر لینے کے بعد ان پر جِزیہ لگایا گیا جو ایک تاوانِ جنگ کی صورت میں تھا۔ اس کے بعد اسلامی حکومت میں وسعت آتی گئی اور اسلام کو تمام جزیرۃ العرب پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ یوں فطری طور پر مسلمانوں سے یہ توقع کی جا رہی تھی کہ اس خطے میں آباد دیگر مذاہب، جو اسلام کو سچا دین نہیں مانتے تھے اور ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف برسرِپیکار رہے، فتح کے بعد مسلمان ان سے نرم برتاؤ بھی کرتے تو ان کو اپنا آبائی دین چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور کر سکتے تھے کیوں کہ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ فاتح قوم نے کبھی مفتوح اقوام کو اپنے برابر کے حقوق نہیں دیے۔ جدید و قدیم تاریخ میں ایسے متعدد واقعات موجود ہیں کہ فاتح قوم نے نہ صرف مفتوح قوم کو غلام بنایا بلکہ ان کے مذہب، ثقافت اور معیشت تک کو برباد کر دیا۔

یہاں بھی قرآنِ حکیم نے صاف صاف بتا دیا کہ مسلمان غالب ہوں یا مغلوب اِن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مذہب کے پیروکار کو جبراً مسلمان بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔“ (سورۃ بقرہ:۲۵۶)

یہ ایک بنیادی اصول بنا دیا گیا ہے کہ دین کے قبول کرنے یا رد کرنے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن مجید کی سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور جنھیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں اُنھیں بُرا مت کہو پس (ایسا نہ ہو) کہ وہ بھی علم کے بغیر زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو بُرا بھلا کہنے لگیں۔“

(سورۃ الانعام:۱۰۸)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ اور عہدِ خلافتِ راشدہ میں بھی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ اسلام کی تبلیغ میں زور، زبردستی یا تشدّد کا استعمال ہوا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور اگر آپ کا ربّ چاہتا تو وہ لوگ جو زمین میں ہیں سب ضرور ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے یہاں تک کہ وہ ایمان والے ہو جائیں؟“ (سورۃ یونس:۹۹)

رواداری کی دوسری بڑی مثال ہمارے پیارے ملک پاکستان کا قیام ہے اور اس میں رہنے والے مختلف مذاہب کے لوگ ہیں۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان اسلامی احکامات اور قائدِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے نظریے کے مطابق رواداری کے اُصول پر قائم ہے۔ قائدِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی اسلامی ریاست میں مملکت کے تمام باشندے، خواہ وہ کسی بھی مذہب کے پیروکار ہیں، عقیدے اور مذہب کی تفریق کے بغیر پوری طرح آزاد ہیں۔ اِن پر مذہبی معاملات میں کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں ہے۔ یہ رواداری کی بہترین مثال ہے اور یہ نظریہ رواداری اور اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے عین مطابق ہے۔

سوچیں اور بتائیں:

- اللہ تعالیٰ کو کون سے لوگ پسند ہیں؟
- طائف میں پتھر برسانے والوں کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے کیا سلوک کیا؟
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسے پیش آتے تھے؟

ہم نے جانا اور سیکھا

- حِلم و تحمُّل اعلیٰ درجے کی اخلاقی صِفَت ہے۔ اس صِفَت کے حامل لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔
- اسلام امن و رواداری، تحمُّل و برداشت، امن و سلامتی اور احترام کا درس دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔“

VZ Publishers E-Sample

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) حِلم و تحمُّل کا کیا مطلب ہے؟

(ب) آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اہلِ خانہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟

(ج) سُراقَہ بن جُعشَم کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں کیوں دھنس گئے؟

(د) میثاقِ مدینہ کی رُو سے غیر مسلموں کو کیسے حقوق حاصل تھے؟

(ہ) فتحِ مکہ کے بعد مسلمانوں نے غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا؟

(و) ”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔“ اس کا کیا مطلب ہے؟

۲ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) حِلم و تحمُّل اخلاق کی صِفَت ہے:

(الف) اعلیٰ درجے کی (ب) ادنیٰ درجے کی (ج) درمیانی درجے کی (د) نچلے درجے کی

(ii) سُراقَہ بن جُعشَم نے تعاقب کیا:

(الف) آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(iii) سُراقَہ بن جُعشَم کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے:

(الف) دو مرتبہ (ب) تین مرتبہ (ج) چار مرتبہ (د) پانچ مرتبہ

(iv) سُراقَہ بن جُعشَم نے لالچ میں تعاقب کیا:

(الف) ۱۰ اونٹوں کے (ب) ۳۰ اونٹوں کے (ج) ۵۰ اونٹوں کے (د) ۱۰۰ اونٹوں کے

(v) پہلی اسلامی ریاست قائم کی گئی:

(الف) مدینہ منورہ میں (ب) مکہ معظّمہ میں (ج) طائف میں (د) پاکستان میں

(vi) غلبہ حاصل کرنے کے بعد یہودی بستیوں پر لگایا گیا:

(الف) عشر (ب) خراج (ج) جِزیہ (د) فطرانہ

(vii) قائدِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نظریے کے مطابق پاکستان کا قیام دوسری بڑی مثال ہے:

(الف) حِلم کی (ب) برداشت کی (ج) رواداری کی (د) تحمُّل کی

برائے اساتذہ کرام:

مشق کے سوالات حل کروانے سے پہلے طلبہ سے سبق کی ایک سے دو مرتبہ پڑھائی کروائیں تاکہ طلبہ کو سبق ذہن نشین ہو جائے اور وہ مشق کے سوالات آسانی سے مکمل کر سکیں۔

E-Sample Publishers

۳ درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) لگائیں۔

(الف) حِلم و تحمُّل کا مطلب ہے کسی کی زیادتی یا غلطی پر ضبط کرنا۔	
(ب) ہجرت کے وقت سُراقہ بن جُعشم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تعاقب نہ کیا۔	
(ج) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دشمنوں کو بھی اَمان لکھ دیتے۔	
(د) ابو سفیان مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔	
(ہ) مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم کی گئی۔	
(و) جدید و قدیم تاریخ کے ادوار میں فاتح قوم مفتوح سے اچھا سلوک کرتی تھی۔	

سننا، بولنا

۴ کسی اپنے ہم جماعت سے کہیں کہ وہ "رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برداشت اور رواداری" کو بلند آواز میں پڑھے، طلبہ اسے غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کرنے کے بعد بتائیں کہ اسلامی تاریخ میں رواداری کی سب سے بڑی مثال کب قائم کی گئی۔

۵ آپس میں بات چیت کریں اور اپنے ساتھیوں کو ایسے واقعات سنائیں جن میں آپ نے برداشت اور رواداری کا ثبوت دیا ہو۔

الفاظ سازی

۶ دیے ہوئے الفاظ کا درست املا لکھیں۔

اصلاح		صفاط		مطابک		سخطی	
جرائط		پچاص		حقوک		طلاش	

برائے اساتذہ کرام:

سوال نمبر ۴ کی سرگرمی کروانے سے پہلے طلبہ کو سمجھائیں کہ سیاق و سباق کا مطلب ہے کہ جس موضوع، واقعے یا سوال کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے اُس موضوع، واقعے یا سوال کے جواب کو اس ترتیب سے پیش کرنا کہ اُس واقعے، موضوع یا سوال کے جواب کا مطلب پوری طرح سمجھ آجائے۔
طلبہ سے سوال نمبر ۴ کی سرگرمی مکمل کروانے سے پہلے بات چیت کریں بعد ازاں سوال کا جواب حاصل کریں۔ سوال نمبر ۶ کی سرگرمی طلبہ کو پہلے تختہ تحریر پر سمجھائیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔

Publishers E-Sample

پڑھنا

۵ دی گئی عبارت کو پڑھیں اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات کاپی میں لکھیں۔

اپنے بیگانے ہر ایک کی غلطیوں اور زیادتیوں سے درگزر کرنا اور بدترین دشمنوں پر غلبہ پا کر معاف کر دینا عَفْو ہے۔ یہ ایک عظیم اخلاقی صِفَت ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر و ثواب ہے۔ عفو و درگزر حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے صحیفۂ اخلاق کا ایسا نمایاں باب ہے کہ غیر مسلم مؤرخین بھی اس کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسان ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سراپا حِلْم و عفو تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ساری عمر کسی سے بدلہ نہیں لیا اور نہ کسی کو بد دعا دی حتیٰ کہ بدترین دشمنوں کو بھی غلبہ پا کر یکسر معاف کر دیا۔ کفارِ مکہ، جنھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے ساتھیوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر کے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا، فتح مکہ کے دن جب حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کم و بیش دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شان و شوکت سے مکہ میں داخل ہوئے تو وہ خوف زدہ ہو گئے کہ نامعلوم ان کے ساتھ کیسا سلوک ہو گا؟

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے کفّارِ مکّہ سے فرمایا: جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوا، جو بیت اللہ میں آ گیا، جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا، ان سب کے لیے امان ہے اور اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ تم سب آزاد ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ پوری انسانی تاریخ میں معافی اور درگزر کی ایسی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔

سوالات:

(الف) عَفْو سے کیا مراد ہے؟

(ب) غیر مسلم مورخین کن کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسان ہیں؟

(ج) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنے پر کیوں مجبور ہوئے؟

(د) فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

(ہ) فتح مکہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ابو سفیان کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟

زبان شناسی

فعل کی اقسام (بلحاظ معنی)

- فعل لازم
- فعل متعدی

فعل لازم: ایسے جملے جن میں فعل کے ساتھ صرف فاعل لگانے سے جملے کا مطلب سمجھ آ جائے، فعل لازم کہلاتا ہے۔ مثلاً: وہ ہنستا ہے۔ احمد آیا۔

وضاحت: اُوپر دیے ہوئے جملوں میں فعل کے ساتھ فاعل لگا کر بات مکمل کی گئی ہے اور جملوں کا مطلب پوری طرح سمجھ آ گیا ہے۔ اوپر دیے ہوئے جملوں میں ہنستا اور آیا فعل لازم ہیں۔ اسی طرح دوڑا، چلا، رویا، بھاگا وغیرہ بھی فعل لازم ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال نمبر ۵ کی سرگرمی میں موجود عبارت طلبہ سے درست تلفظ اور روانی سے پڑھوائیں۔ بعد ازاں بچوں کو عبارت کا مفہوم اچھی طرح سمجھائیں اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات پہلے زبانی حاصل کریں بعد ازاں سوالات کے جوابات ان کی کاپیوں پر لکھوائیں۔

Publishers E-Sample

فعل متعدی: ایسے جملے جن میں فعل کے ساتھ فاعل اور مفعول لگانے سے ہی جملے کا مطلب سمجھ آجائے، فعل متعدی کہلاتا ہے۔

مثلاً: وہ کتاب پڑھ رہا ہے۔ بِلّی نے چوہے کو پکڑ لیا۔

وضاحت: اُوپر دیے ہوئے جملوں میں فعل کے ساتھ فاعل اور مفعول کا استعمال کیا گیا ہے، جن سے جملوں میں کی گئی بات مکمل سمجھ آگئی ہے۔ اوپر دیے ہوئے جملوں میں پڑھ رہا ہے اور پکڑ لیا فعل متعدی ہیں۔ اسی طرح لکھا، پڑھا، کھایا، پیا، بیٹھا، دیکھا وغیرہ بھی فعل متعدی ہیں۔

۸ دیے ہوئے جملے غور سے پڑھیں اور جملوں کے سامنے درست فعل (فعل لازم یا فعل متعدی) لکھیں۔

اُس نے چھٹی کے بعد اپنے گھر کا رُخ کیا۔		شعیب نے کتاب پڑھی۔	
ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔		میں نے پانی پیا۔	
وہ دیر سے جاگا۔		نادیہ لاہور گئی۔	
اس نے خط لکھا۔		اسلم نے سیب خریدا۔	

لکھنا

۹ دیے ہوئے الفاظ کے معیاری اور بامعانی جملے بنائیں اور انھیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

خوش	وصول	حقوق	مطالبہ	عالم	برداشت	تلقین

سرگرمیاں

۱۰ "ہماری زندگی میں صبر و تحمُّل کی اہمیّت" کے موضوع پر ایک پیراگراف کاپی میں لکھیں۔

۱۱ محلے یا اسکول کی لائبریری سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی سے متعلق کتاب حاصل کریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال نمبر ۸ کی سرگرمی طلبہ کو تختۂ تحریر کی مدد سے سمجھائیں۔ اس کے لیے روز مرّہ بول چال سے مثالیں بھی دیں بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔ سوال نمبر ۹ میں موجود الفاظ کی مدد سے طلبہ سے آسان الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے جملے لکھوائیں۔ سوال نمبر ۱۰ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو موضوع سے متعلق مکمل معلومات دیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔

Publishers E-Sample

سبق : ۵

اُچھالی جھیل

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جماعت کے معیار کے مطابق عبارت سن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- کسی مقام کی سیر کی تفصیل بیان کر سکیں۔
- عبارت پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات کو اخذ کر سکیں۔
- کسی کہانی کو پڑھ یا سن کر اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفّظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- متلازم یا گروہی الفاظ کو سمجھ سکیں اور ان کے انتخاب میں لغت سے مدد لے سکیں۔
- ذرائع ابلاغ (الیکٹرانک، پرنٹ، اور سوشل میڈیا) پر نشر ہونے والی مختلف خبروں، رپورٹوں اور فیچروں کو سمجھتے ہوئے اہم نِکات تحریر کر سکیں۔
- روزمرّہ اور محاورہ پہچان کر ان کا درست استعمال کر سکیں۔
- عمومی موضوعات پر فی البدیہ اور معاشرتی یا قومی موضوع پر محاورات، ضرب الامثال اور اشعار کا برمحل استعمال کرتے ہوئے تقریر کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- تفریحی مقام سے کیا مراد ہے؟
- وادی کسے کہتے ہیں؟
- جھیل اور تالاب میں کیا فرق ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- لوک کہانی یا لوک داستان کا کوئی مصنّف نہیں ہوتا بلکہ لوک کہانیاں یا داستانیں سینہ بہ سینہ ہم تک منتقل ہوتی ہیں۔
- لوک کہانیاں یا لوک داستانیں ہر اہم زبان میں ملتی ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

® Publishers E-Sample

اُچھالی جھیل

الفاظ	حدت	اژدہا	طاق	جفت	پشت	متلاطم	معمور	ریش
تَلَفُّظ	حِد دَت	اَژ دَہا	طا ق	جُ فت	پُ شت	مُت لَا طِم	مَعْ مُوْ ر	رِیْ ش

سرزمینِ پنجاب کے شمال میں سُون سکیسر ایک خوب صورت وادی ہے۔ اتنی خوب صورت کہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اسی وادی میں ایک جھیل ہے جس کا نام اُچھالی جھیل ہے۔ یہ بھاری پانی کی جھیل ہے اور چونکہ اس جھیل میں کوئی جاندار ڈوبتا نہیں بلکہ یہ اُسے اُچھال دیتی ہے، اس لیے اس کا نام "اُچھالی جھیل" پڑ گیا ہے۔ جھیل کے کنارے پر ایک چھوٹا سا گاؤں آباد ہے، اس گاؤں کا نام بھی جھیل کے نام پر "اُچھالی" ہے۔ ممکن ہے آپ میں سے کسی بچّے نے وادیِ سُون سکیسر کی سیر کی ہو اور اس جھیل کا بھی نظّارہ کیا ہو۔

اگلے وقتوں کی بات ہے کہ اُچھالی جھیل کے کنارے ایک گاؤں آباد تھا، جس میں ایک بڑھیا اپنے نوجوان بیٹے کے ساتھ رہتی تھی۔ بیٹے نے گاؤں کے زمین دار کچھ زمین بٹائی پر لے رکھی تھی، جس پر وہ دن رات محنت کرتا مگر محنت کے باوجود زمین سے اتنی آمدنی نہ ہوتی تھی کہ دونوں کی گزر بسر فراغت سے ہو سکے۔

ایک دن لڑکا جھیل کے کنارے غم زدہ بیٹھا تھا۔ جھیل کے پانی میں لہریں اٹھ رہی تھیں اور پانی گدلا تھا۔ اس نے دل میں سوچا کہ جھیل کا پانی جو ہلکورے لیتا رہتا ہے، اتنا گدلا کیوں ہے اور میں اس قدر محنت کرنے کے باوجود مفلس کیوں ہوں؟ اس نے بہت سے لوگوں سے ان سوالوں کا جواب پوچھا لیکن کوئی بھی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ آخر کسی سیانے نے بتایا کہ اگر وہ اپنے سوالوں کا جواب چاہتا ہے تو مغرب کی سمت جائے، وہاں ایک خدا رسیدہ بزرگ رہتے ہیں، جن کی ڈاڑھی دودھ کی طرح سفید ہے، وہی اس کے سوالوں کے جواب دیں گے۔

لڑکے نے اپنی بوڑھی ماں کے لیے ایندھن، چاول اور نون تیل کا ذخیرہ جمع کیا اور اپنے سوالوں کا جواب پانے کے لیے سفر پر روانہ ہو گیا۔

اسے چلتے چلتے کئی دن ہو گئے۔ ایک دن سفر کر رہا تھا کہ اسے پیاس کی شدّت نے ستایا۔ اسے کچھ فاصلے پر ایک کچا مکان دکھائی دیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ ایک بڑھیا نے دروازہ کھولا۔ لڑکے نے ادب سے کہا: "بڑی اماں! پیاس کے مارے میرا دم نکلا جا رہا ہے، پانی پلا دیجیے۔" بڑھیا کو اس پر ترس آ گیا۔ اس نے لڑکے کو کھانا کھلایا، پانی پلایا اور پھر سفر کا مقصد پوچھا۔ لڑکے نے بتایا کہ میں مغرب میں مقیم بزرگ سے یہ پوچھنے جا رہا ہوں کہ جھیل کا متلاطم پانی گدلا کیوں ہے اور دن رات محنت کرنے کے باوجود میرے دن کیوں نہیں پھرتے۔ بڑھیا ایک دم خوش ہو کر بولی: "میرے بیٹے! میری ایک اٹھارہ سال کی بیٹی ہے جو بے حد خوب صورت ہے لیکن وہ گونگی ہے۔ کیا تم بزرگ سے یہ پوچھ کر آؤ گے کہ وہ بولتی کیوں نہیں؟" "میں ضرور پوچھوں گا، بڑی اماں!" نوجوان نے وعدہ کر لیا۔

لڑکے نے سفر جاری رکھا۔ وہ مسلسل کئی دن چلتا رہا اور پھر تھک کر ایک جگہ رک گیا۔ سامنے ہی ایک جھونپڑا تھا۔ اس کے آواز دینے پر ایک بوڑھا باہر نکلا۔ "بڑے میاں! تھکا ہارا یہاں تک پہنچا ہوں۔ کیا ایک رات بسر کر سکتا ہوں؟" بوڑھے نے ہامی بھر لی، اسے جھونپڑے کے اندر لے گیا۔ جو کچھ روکھی سوکھی میسر تھی، سامنے رکھ دی اور پوچھا: "بڑی جلدی میں دکھائی دیتے ہو، کہاں جا رہے ہو؟" لڑکے نے بتایا: "میں مغرب کے بزرگ سے ملنے جا رہا ہوں تاکہ یہ جان سکوں کہ اُچھالی جھیل کا متلاطم پانی گدلا کیوں ہے اور دن رات محنت کے باوجود میں نادار کیوں ہوں؟" بوڑھا یہ سن کر اچھل پڑا اور کہنے لگا: "مہربانی کر کے میرا بھی ایک سوال پوچھتے آنا۔ میرے باغ میں سنگتروں کے ہرے بھرے درخت ہیں لیکن ان میں پھل کیوں نہیں لگتا؟"

نوجوان نے بوڑھے سے وعدہ کر لیا اور رات بھر نیند لینے کے بعد صبح سویرے پھر سفر کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ چلتے چلتے وہ ایک ایسے دریا کے کنارے پہنچا جس کا پاٹ بہت چوڑا تھا اور دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی اور آس پاس کوئی کشتی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ یہ سوچ کر پریشان ہو گیا کہ بپھرا ہوا دریا کیسے پار ہو گا۔ اچانک دریا کی پر شور موجوں سے ایک اژدہا نے اُبھر کر پوچھا: "نوجوان! اس قدر پریشان کیوں ہو، کدھر کا ارادہ ہے؟" "میں مغرب کے بزرگ سے یہ معلوم کرنے جا رہا ہوں کہ اُچھالی جھیل کا متلاطم پانی اتنا گدلا کیوں ہے اور دن رات مشقت کرنے کے باوجود مفلسی میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتی؟" اژدہا نے کہا: "نیک دل نوجوان! ایک سوال میرا بھی پوچھتے آنا۔ میں ایک ہزار سال سے اس دوزخ میں سزا بھگت رہا ہوں، مجھے ابھی تک نجات کیوں نہیں ملی؟"

لڑکے نے کہا کہ میں آپ کے سوال کا جواب ضرور پوچھوں گا۔ لڑکے کا وعدہ سن کر اژدہا خوش ہو گیا اور اسے اپنی پشت پر بٹھا کر دریا کے پار چھوڑ آیا۔ نوجوان پھر مغرب کی جانب چل دیا اور کئی دن کے سفر کے بعد ایک بڑے شہر میں جا پہنچا۔ شہر میں ایک عالی شان محل تھا۔ نوجوان نے دربانوں سے کہا کہ وہ یہاں مغرب کے بزرگ کی تلاش میں آیا ہے۔ دربان اسے محل کے ایک شاندار ایوان میں لے گئے۔ وہاں ایک سفید ریش بزرگ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ڈاڑھی اور سر کے بال برف کیطرح سفید تھے۔ نوجوان ابھی کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ بزرگ خود ہی مسکراتے ہوئے بول اٹھے: "ہاں! وہ، جس سے تم ملنے آئے ہو، میں ہی ہوں۔" نوجوان حیران ہو کر رہ گیا۔ ابھی وہ کچھ بول بھی نہ پایا تھا کہ بزرگ نے کہا: "میں تمھارے سوالوں کا جواب ضرور دوں گا لیکن تم مجھ سے صرف طاق سوال پوچھ سکتے ہو، جُفت نہیں یعنی ایک سوال پوچھ سکتے ہو، دو نہیں، تین سوال پوچھ سکتے ہو، چار نہیں۔ تم میرے پاس چار سوال لے کر آئے ہو۔ اب تم خود یہ فیصلہ کر لو کہ تم کون سا ایک سوال نہیں پوچھو گے؟"

نوجوان نے یہ شرط سنی تو وہ شش و پنج میں پڑ گیا۔ اس کا اپنا سوال، جس کے لیے اس نے اتنا لمبا سفر کیا تھا، بڑا اہم تھا۔ باقی تین سوال بھی، جن کا اس نے وعدہ کیا تھا، بہت ضروری تھے۔ اس نے بڑی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ اپنا سوال تو اپنا ہے، نہ پوچھا تو کوئی بات نہیں مگر دوسروں کے سوال رہ گئے تو انھیں سخت مایوسی ہو گی۔ چنانچہ اس نے بڑھیا، بوڑھے آدمی اور اژدہا کے سوال بزرگ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ بزرگ سے تینوں سوالوں کے تسلی بخش جواب پا کر نوجوان خوشی خوشی واپسی کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ وہ دریا پر پہنچا تو اژدہا بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ نوجوان نے اسے بتایا: "بزرگ نے کہا کہ تم دو نیک کام کرو گے تو تمھیں عذاب سے نجات مل جائے گی۔ پہلا نیک کام تو یہ ہے کہ مجھے دریا کے اُس پار پہنچا دو اور دوسرا نیک کام یہ ہے کہ رات کو تمھارے سر پر جو من چمکتا ہے، اسے جھٹک دو۔" اژدہا نے اسے دریا کے پار کر دیا اور من کو سر سے جھٹک دیا۔ جونہی من زمین پر گرا، اژدہے کے سر پر دو سینگ نمودار ہو گئے اور وہ فضا میں بلند ہونے لگا۔ اُس نے بادلوں میں اڑتے اڑتے نوجوان سے کہا: "میرا من اٹھا لو، یہ تمھارے لیے تحفہ ہے۔"

اس نے من اٹھا لیا اور منزلوں پر منزلیں مارتا ہوا بوڑھے کے پاس پہنچا اور اسے بتایا: "بزرگ نے کہا ہے کہ تمھارے باغ میں جو تالاب ہے اس کے منھ میں سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے نو نو مرتبان دفن ہیں۔ اگر تم تالاب کھود کر یہ مرتبان نکال لو اور اس کے بعد سنگتروں کے درختوں کو تالاب کے پانی سے سیراب کرو تو تمام درخت پھل دینے لگیں گے۔" بوڑھے نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور تینوں نے تالاب کو پانی سے خالی کر کے کھدائی شروع کر دی۔ خاصی گہرائی پر جا کر سونے چاندی سے معمور تمام مرتبان مل گئے۔ انھوں نے جونہی مرتبان باہر نکالے، جانے کہاں سے صاف شفاف پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اور دیکھتے ہی دیکھتے تالاب بھر گیا۔ بوڑھے نے بزرگ کی ہدایت کے مطابق درختوں کو اس پانی سے سیراب کیا، آن کی آن میں درختوں کی تمام شاخیں سنگتروں سے لد گئیں۔ بوڑھے نے خوش ہو کر نوجوان کی خوب خاطر تواضع کی اور بہت سا سونا چاندی دے کر رخصت کیا۔

جب مزید سفر کر کے نوجوان بڑھیا کے گھر پہنچا تو وہ اس کی راہ تک رہی تھی۔ نوجوان نے اسے خوش خبری سنائی کہ جس دن تم اپنی بیٹی کا رشتہ طے کرنے کی نیت کر لو گی، یہ بولنا شروع کر دے گی۔ بڑھیا نے آنکھیں بند کر کے جیسے اپنے آپ سے عہد کر لیا۔ عین اسی وقت اس کی بیٹی کمرے میں داخل ہوئی اور دھیمے لہجے میں بول اٹھی: ”اماں! یہ نوجوان کون ہے؟“ ماں نے جو اسے یوں بولتے دیکھا تو خوشی کے مارے دیوانی ہو گئی اور بیٹی کو کلیجے سے لگا لیا اور کہا: ”آج کا دن تو ہمارے لیے بہت مُبارک ہے۔ میں نے پہلی بار تمھیں بات کرتے سنا ہے۔ یہ خوش بختی اس نوجوان کی وجہ سے ہے۔ اس سے بہتر ہمارے لیے اور کون ہو گا۔ میں آج ہی اس سے تمھاری شادی کر رہی ہوں۔“

نوجوان جب پھر سے سفر پر نکلا تو وہ بے حد خوش تھا کہ اب اس کے پاس اژدہے کا من سونا چاندی اور نیک بیوی تھی۔ طویل مسافت کے بعد جب وہ گھر پہنچا تو ماں اس کی جدائی میں رو رو کر اندھی ہو چکی تھی۔ اسے سخت دکھ ہوا۔ اس کے سارے خواب ہی بکھر گئے۔ جو کچھ اس کے پاس تھا، ماں تو اسے دیکھنے کے قابل ہی نہ رہی تھی لیکن وہ پھر بھی بہت خوش تھی کہ اس کا بیٹا لوٹ آیا تھا۔ نوجوان کے دل میں اچانک ایک خیال آیا۔ اس نے جیب سے اژدہے کا من نکالا اور ماں کی آنکھوں سے لگایا تو وہ حیران رہ گیا۔ اس کی ماں کی بینائی لوٹ آئی تھی۔ وہ جان گیا کہ اژدہے کا من اس کی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے۔ اس نے فوراً دوسری خواہش کی: ”اگر گاؤں کے سب مفلس و نادار لوگ خوش حال ہو جائیں تو کتنا اچھا ہو!“ دیکھتے ہی دیکھتے گاؤں کے سب لوگ باہمّت ہو کر کھیتوں میں ہمّت دکھانے لگے۔ یوں سب کے دن پھر گئے۔

وہ دن اور آج کا دن۔ اس دن کے بعد سے اُچھالی جھیل کا پانی صاف شفاف رہنے لگا ہے اور گاؤں کے لوگ خوشیوں بھری زندگی گزارتے ہیں۔

ہم نے جانا اور سیکھا

- لوک داستان کسی خاص علاقے کی تمدنی روایات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔
- ہر لوک داستان کے پس منظر میں کوئی اخلاقی سبق یا عالم گیر سچائی موجود ہوتی ہے۔

سوچیں اور بتائیں:

- ”اُچھالی جھیل“ پنجاب میں کہاں واقع ہے؟
- ”اُچھالی جھیل“ کا نام اُچھالی جھیل کیوں پڑا؟

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) اُچھالی جھیل کہاں واقع ہے؟
(ب) ”اُچھالی جھیل“ کو اُچھالی جھیل کیوں کہتے ہیں؟
(ج) جھیل کے کنارے بیٹھے بیٹھے لڑکے کے دل میں کیا آیا؟
(د) لڑکے کے لیے دریا کے پار جانا کیوں ناممکن تھا؟
(ہ) اژدہے نے لڑکے کے ذریعے کس سوال کا جواب چاہا تھا؟
(و) لڑکا ایوان میں پہنچا تو اس نے کیا دیکھا؟
(ز) سفید ریش بزرگ نے لڑکے پر سوال پوچھنے کے لیے کیا شرط عائد کی؟
(ح) کیا کرنے کے بعد سنگتروں کے درختوں نے پھل دینا شروع کر دیا؟
(ط) بڑھیا کی بیٹی نے کس اقدام کے بعد بولنا شروع کر دیا؟
(ی) نوجوان کی بوڑھی ماں کی بینائی کیسے لوٹ آئی؟

Publishers E-Sample

۲ درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

ایوان	پاٹ	گونگی	غم زدہ	ہرے بھرے	طاق	شش و پنج

(الف) میری ایک اٹھارہ سال کی بیٹی ہے، وہ بے حد خوب صورت ہے لیکن -------ہے۔

(ب) میرے باغ میں سنگتروں کے -------درخت ہیں، لیکن ان میں پھل کیوں نہیں لگتا۔

(ج) وہ چلتے چلتے ایک ایسے دریا کے کنارے پہنچا جس کا -------بہت چوڑا تھا۔

(د) دربان اسے محل کے ایک شاندار -------میں لے گئے۔

(ہ) تم مجھ سے صرف -------سوال پوچھ سکتے ہو۔

(و) ایک دن لڑکا جھیل کے کنارے -------بیٹھا تھا۔

(ز) نوجوان نے یہ شرط سنی تو -------میں پڑ گیا۔

۳ درست یا غلط بیان کی نشاندہی کیجیے:

(الف) لڑکا جھیل کے کنارے خوش و خُرّم بیٹھا تھا۔ (دُرست / غَلَط)

(ب) بڑھیا کی بیٹی بے حد خوب صورت تھی۔ (دُرست / غَلَط)

(ج) دریا کا پاٹ کم چوڑا تھا۔ (دُرست / غَلَط)

(د) نوجوان نے اژدہے کی پشت پر دریا پار کیا۔ (دُرست / غَلَط)

(ہ) جب نوجوان واپس آیا تو اس کی ماں کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ (دُرست / غَلَط)

۴ کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کو کالم "ب" کے متعلقہ الفاظ کے ساتھ ملائیں اور مثال کے مطابق درست جواب کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
سُون	بزرگ	سکیسر
اُچھالی	مکان	
ہرے بھرے	سوکھی	
دریا	جُفت	
روکھی	درخت	
کچّا	جھیل	
خدا رسیدہ	سکیسر	
طاق	پاٹ	

۵ سبق ”اُچھالی جھیل“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی نشان دہی صاد کے نشان (✓) سے کیجیے۔

(i) اُچھالی جھیل وادی میں واقع ہے:

(الف) سوات (ب) مری (ج) چترال (د) سُون سکیسر

(ii) بڑھیا کی بیٹی تھی:

(الف) دیوانی (ب) اندھی (ج) گونگی (د) لنگڑی

(iii) بوڑھے نے کہا: میرے باغ میں ------- کے ہرے بھرے درخت ہیں جن میں پھل نہیں لگتا:

(الف) آموں (ب) سنگتروں (ج) سیبوں (د) اخروٹوں

(iv) دریا کی پرشور موجوں میں سے نکل کر نوجوان کی پریشانی کا پوچھا:

(الف) اژدہا نے (ب) مگرمچھ نے (ج) مچھلی نے (د) کچھوے نے

(v) بزرگ کی شرائط کے مطابق نوجوان نے سوال نہ پوچھنے کا فیصلہ کیا:

(الف) بڑھیا کا (ب) بوڑھے کا (ج) اژدہے کا (د) اپنی ذات سے متعلق

(vi) اژدہا نے نوجوان کو تحفہ دیا:

(الف) سونا (ب) ہیرا (ج) من (د) موتی

(vii) گونگی لڑکی کی زبان سے سب سے پہلے لفظ نکلا:

(الف) اماں! (ب) لڑکا (ج) نوجوان (د) بھائی

سننا، بولنا

۶ سبق ”اُچھالی جھیل“ کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد اپنے مشاہدات اور خیالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے سبق کے اہم نکات سنائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اگر آپ جھیل کے کنارے بیٹھے غم زدہ لڑکے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

لفظوں کا کھیل

روز مرّہ: اہلِ زبان ایک طویل عرصے سے زبان کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس لیے ان کا پڑھا، بولا اور لکھا درست تصوّر کیا جاتا ہے۔ اہلِ زبان اپنی معمول کی بول چال میں جو الفاظ و تراکیب استعمال کرتے ہیں، اسے روز مرّہ کہتے ہیں۔ مثلاً آئے دن، ہر روز، تقدیر کا لکھا، توبہ ہی بھلی وغیرہ۔

محاورہ: محاورہ بھی اہلِ زبان ہی کی بول چال سے رواج پاتا ہے۔ اس لیے ہر محاورہ روز مرّہ ہوتا ہے لیکن ہر روز مرّہ محاورہ نہیں ہوتا۔ روز مرّہ اپنے حقیقی معنوں کے قریب تر ہوتا ہے جب کہ محاورہ اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ روز مرّہ ایک لفظ کا بھی ہو سکتا ہے جب کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے ترکیب پاتا ہے مثلاً نیند حرام ہونا، قسم کھانا، تارے گننا، غم کھانا وغیرہ۔

۷ اس سبق میں درج روز مرّہ اور محاورہ کی نشان دہی کریں۔ ان کی الگ الگ فہرست بنائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

پڑھنا

۸ دی گئی عبارت غور سے پڑھیں اور اس میں موجود معلومات اپنے ساتھیوں کو بتائیں:

Publishers E-Sample

۲۰۲۳ء کی حالیہ مردم شماری کے مطابق ہمارے ملک کی آبادی کا نصف سے زائد حصّہ دیہات میں مقیم ہے جس کی اکثریت شعبۂ زراعت سے وابستہ ہے۔ اگر پاکستان کے برسرِروزگار افراد کا تناسب دیکھا جائے تو ان میں سے تقریباً ۶۰ فی صد لوگوں کا روزگار زراعت سے جڑا ہوا ہے۔ ہماری زمینیں ہمیں خوراک فراہم کرتی ہیں، نقد آور فصلیں ملکی صنعتوں کی بنیاد بنتی ہیں، روزگار فراہم کرتی ہیں، ہماری غذائی خود کفالت کرتی ہیں، سبزہ اور ہریالی کی صورت میں ہمیں ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ لہٰذا پاکستان کا زرعی شعبہ جتنا زیادہ ترقی کرے گا اتنا ہی ہماری انفرادی اور اجتماعی خوش حالی کا باعث بنے گا۔ آبادی کے لحاظ سے اس وقت ہم دنیا کے ساتویں بڑے ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ آبادی مزید تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ یہ زراعت ہی ہے جو اتنی بڑی آبادی کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کو ممکن بناتی ہے۔

زبان شناسی

لغت میں تمام الفاظ الف بائی ترتیب سے درج ہوتے ہیں جب کہ تھیسارس میں مختلف موضوعات اور تصوّرات کے بارے میں فہرستیں درج ہوتی ہیں، مثلاً: آسمان کے بارے میں تھیسارس اس طرح کی معلومات فراہم کرے گا: فلک، گردوں، سما، چرخ، سپہر، آکاش، گگن، سکائی وغیرہ۔ متلازم یا گروہی الفاظ کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے۔

متلازم یا گروہی الفاظ:

کچھ الفاظ اپنی نوعیّت کے لحاظ سے منفرد ہوتے ہیں۔ جب ہم انھیں اپنی زبان پر لاتے ہیں تو اُن سے متعلق یا منسلک اور بہت سارے الفاظ ذہن میں آجاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متلازم یا گروہی الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً: چڑیا گھر کا لفظ ذہن میں آتے ہی بہت سارے جانور ہمارے تصوّر میں آجاتے ہیں۔ اِسی طرح درخت کا خیال آتے ہی اُس کی شاخیں، پتے، پھول، پھل، تنا اور جڑ وغیرہ کا خیال ذہن میں آجاتا ہے۔

۹ ذیل میں ایسے ہی کچھ متلازم یا گروہی الفاظ دیے جا رہے ہیں۔ آپ اُن سے متعلق یعنی اُس قبیل یا رعایت کے دیگر الفاظ سوچ کر لکھیں:

(الف) سمندر ____________ (د) مدرسہ ____________

(ب) ہوٹل ____________ (ہ) چمن ____________

(ج) لاری اڈا ____________ (و) دفتر ____________

سرگرمیاں

- کوئی طالب علم اس لوک کہانی کو اپنے الفاظ میں کلاس میں سنائے۔
- بچّے انٹرنیٹ یا کہیں اور سے اُچھالی جھیل کی کوئی تصویر تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں چسپاں کریں۔
- کوئی طالب علم خطہ پنجاب سے متعلق کوئی اور لوک کہانی کلاس میں سنائے۔
- بچّے اپنے کسی بزرگ سے کوئی لوک کہانی سنیں اور اسے لکھ کر لائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- استاد بچّوں پر واضح کریں کہ ہر لوک داستان کے پردے میں کوئی اخلاقی سبق یا ایسی عالم گیر سچائی ضرور پوشیدہ ہوتی ہے جسے تمام دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔
- استاد بچّوں کو بتائیں کہ لوک کہانی یا لوک داستان کسی مخصوص علاقے کی رسوم وروایات کی علم بردار ہوتی ہے۔
- استاد بچّوں کو سمجھائیں کہ لوک کہانی کی روایت کئی نسلوں اور صدیوں تک برقرار رہتی ہے۔
- استاد بچّوں پر یہ بھی واضح کریں کہ انھیں اپنے خطے سے متعلق چند لوک کہانیاں ازبر ہونی چاہییں۔

Publishers E-Sample

سبق : ۶

مِرا انعام پاکستان، مِرا پیغام پاکستان

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اتّفاق و اتّحاد اور یک جہتی کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- نظم و نثر میں موجود مناظرِ فطرت کے محاسن بیان کر سکیں۔
- نظم و نثر کو منشا و مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- مفرد اور مرکّب جملوں میں امتیاز کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کی تشریح لکھ سکیں۔
- کم از کم ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل کہانی لکھ سکیں۔
- الفاظ کا تلفّظ سمجھتے ہوئے اُن پر درست اِعراب لگا سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- مِلّت کے کیا معنی ہیں؟
- مِلّی نغمہ سے کیا مراد ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- پاکستان اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔
- علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا تصوّر پیش کیا تھا۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات طلبہ سے پوچھیں۔
- نیز طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

مِرا انعام پاکستان، مِرا پیغام پاکستان

مرا انعام پاکستان، مرا پیغام پاکستان
محبت امن ہے اور امن کا پیغام پاکستان
مرا انعام پاکستان، مرا پیغام پاکستان
خُدا کی خاص رحمت ہے
بزرگوں کی بشارت ہے
کئی نسلوں کی قربانی
کئی نسلوں کی محنت ہے
اثاثہ ہے جیالوں کا
شہیدوں کی امانت ہے
تعاون ہے مروّت ہے
محبت ہی محبت ہے
جبھی تاریخ نے رکھا ہے، اس کا نام پاکستان
محبت امن ہے اور امن کا پیغام پاکستان
مرا انعام پاکستان، مرا پیغام پاکستان
اندھیروں کو مٹائے گا
اُجالا بن کے چھائے گا
یہ خِطّہ انقلابی ہے
نئی دنیا بنائے گا
اگر اللہ نے چاہا
زمانہ وہ بھی آئے گا
جہاں تک وقت جائے گا
اسے آگے ہی پائے گا
ندا قائدؒ کی ہے، اقبالؒ کا الہام پاکستان
محبت امن ہے اور امن کا پیغام پاکستان

(جمیل الدین عالی)

الفاظ	تَلَفُّظ
پیغام	پے غام
بشارت	بَشَا رَت
تعاون	تَعا وُن
مروت	مُرَوْ وَت
اجالا	اُ جا لَا
انقلابی	اِنْ قلَا بِی
خطہ	خِطْ طَہ
الہام	اِلْ ہَام

سوچیں اور بتائیں:

- شاعر کے نزدیک پاکستان کیا ہے؟
- ہم ملک و قوم کے لیے رحمت کا سامان کیسے بن سکتے ہیں؟
- پاکستان علّامہ اقبالؒ کا اِلہام کیسے ہے؟

ہم نے جانا اور سیکھا

- ہمیشہ ایسا انسان بنو جس پر دنیا ناز کرے۔
- ہم نے یہ وطن بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس لیے آپس میں لڑائی جھگڑا مت کرو۔
- باہم اتفاق اور یگانگت سے رہو۔

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) "مرا انعام پاکستان" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
(ب) پاکستان کون سے شہیدوں کی امانت ہے؟
(ج) شاعر کے بقول ہمارے وطن کا نام "پاکستان" کیوں رکھا گیا ہے؟
(د) نئے زمانے میں پاکستان کا کردار کیا ہوگا؟
(ہ) قائدِ اعظم رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ کی ندا اور علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ کے الہام سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۲ اس ملّی نغمے میں شاعر نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

۳ ملّی نغمے میں لکھے گئے مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ بتائیے:

رحمت	انعام	خاص	امن	بزرگ	امانت	شہید	محبت

۴ کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کو کالم "ب" کے متعلقہ الفاظ کے ساتھ ملائیں اور مثال کے مطابق درست جواب کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
نسلوں	بشارت	قربانی
محبت	جیالوں	
خدا	اِلہام	
اقبال	امانت	
اثاثہ	ندا	
شہیدوں	امن	
قائد	رحمت	
بزرگوں	قربانی	

Publishers E-Sample

۵ نظم کے متن کے پیشِ نظر درست جواب کی نشان دہی صاد کے نشان (✓) سے کیجیے۔

(i) شاعر نے پاکستان کو قرار دیا ہے:
(الف) انعام (ب) اکرام (ج) احترام (د) اسلام

(ii) شاعر کے نزدیک امن کا پیغام ہے:
(الف) اُخوّت (ب) پاکستان (ج) مساوات (د) رواداری

(iii) پاکستان بشارت ہے:
(الف) بزرگوں کی (ب) بچّوں کی (ج) مردوں کی (د) عورتوں کی

(iv) پاکستان ہمارے پاس امانت ہے:
(الف) مجاہدوں کی (ب) غازیوں کی (ج) شہیدوں کی (د) فوجیوں کی

(v) شاعر کے نزدیک پاکستان بن کر چھائے گا:
(الف) روشنی (ب) تابانی (ج) نور (د) اُجالا

(vi) شاعر نے پاکستان کو ندا قرار دیا ہے:
(الف) عوام کی (ب) تاریخ کی (ج) قائدِاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی (د) وقت کی

(vii) پاکستان الہام ہے:
(الف) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا (ب) قائدِاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا (ج) لیاقت علی خاں کا (د) چودھری رحمت علی کا

٦ اس ملّی نغمے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

سننا، بولنا

٧ یہ ملّی نغمہ دوستوں کو ترنُّم کے ساتھ سنائیں۔

پڑھنا

٨ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس میں موجود معلومات اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

مینارِ پاکستان لاہور پاکستان کی ایک قومی یادگار عمارت ہے۔ اس عمارت کو عین اُس جگہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو بانیِ پاکستان قائدِاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں تاریخی قرار دادِ پاکستان منظور ہوئی تھی۔ مینارِ پاکستان کی، جو سنگِ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے، کُل بلندی ۶۲ میٹر یا ۲۰۳ فُٹ ہے۔ اس کا نچلا حصّہ کنول کے پھول کی پتّیوں سے مشابہت رکھتا ہے جس کی دیواروں پر قرآنِ مجید کی چند آیات، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام، علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائدِاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال اور پاکستان کا قومی ترانہ درج ہے۔ مینارِ پاکستان کو دیکھنے کے لیے دُور دُور سے لوگ آتے ہیں۔

Publishers E-Sample

سادہ اور مرکّب جملے

سادہ جملہ

ایسا جملہ جس میں ایک بات یا خبر بیان کی جائے، سادہ (مفرد) جملہ کہلاتا ہے مثلاً: میں نے کھانا کھایا۔ وہ سکول گیا۔ بچّہ سو گیا وغیرہ۔

مرکّب جملہ

اگر دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر کسی مفہوم یا خیال کو بیان کریں تو وہ "مرکّب جملہ" کہلاتا ہے۔ مرکّب جملہ بنانے کے لیے دو جملوں کے درمیان اور، یا، تو، مگر، جو، پھر، پر، لیکن، کیوں کہ، چاہے جیسے حروف استعمال ہوتے ہیں مثلاً: میری خواہش ہے کہ تم محنت کرو۔ وہ ذہین تو ہے مگر سست ہے۔

مرکّب جملوں کی سادہ (مفرد) جملوں میں تبدیلی

مرکّب جملے سے اور، یا، تو، مگر، جو، پھر، پر، لیکن، کیوں کہ، چاہے جیسے حروف کو ختم کر کے اسے سادہ (مفرد) جملہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے دو باتوں یا خیالات کو ایک بنایا جاتا ہے۔ مثلاً:

مرکّب جملہ: وہ محفل میں نہیں آیا کیوں کہ وہ مصروف تھا۔ سادہ (مفرد) جملہ: وہ مصروفیت کی وجہ سے محفل میں نہیں آیا۔

مرکّب جملہ: وہ تھوڑی دیر بیٹھا اور چلا گیا۔ سادہ (مفرد) جملہ: وہ تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا گیا۔

۷ مندرجہ ذیل مرکّب جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کریں۔

(الف) اگرچہ وہ امیر ہے لیکن بڑا کنجوس ہے۔
(ب) اس کی کیا مجال جو یہاں لڑائی کرے۔
(ج) تم نے نہیں کہا تو پھر یہ کس نے کہا ہے؟
(د) وہ کچھ ہی کہے لیکن مجھے یقین نہیں آتا۔

۸ اِعراب کی مدد سے درج ذیل الفاظ کا تلفّظ واضح کیجیے:

چٹان	مشکلات	کامیابی	معمور	مقدر	عجب	ہمت

کہانی لکھنا

بچپن میں نانی، دادی سے کہانیاں سننا ہمارے معاشرے کی ایک دیرینہ مگر پُر لطف روایت ہے۔ چھوٹی سی عمر میں مزے مزے کی کہانیاں سنتے سنتے بچّوں کو نیند آجاتی ہے اور وہ میٹھے میٹھے خوابوں میں کھو جاتے ہیں۔ یہ کہانیاں بڑی بامقصد ہوتی ہیں۔ کہانیوں سے ابتدائی عمر میں سننے اور بولنے کی مہارت پیدا ہوتی ہے اور جب سکول جانے کی عمر ہو تو یہی سنی ہوئی کہانیاں پڑھنے لکھنے کی مہارتوں کی بھی نشوونما کرتی ہیں۔ ان کہانیوں میں ایسے اخلاقی نِکات بھی ہوتے ہیں جو زندگی کی بہترین مہارتیں سکھاتے ہیں۔ کہانی لکھتے وقت عام طور پر درج ذیل اجزا کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے:

Publishers E-Sample

(الف) کہانی میں تمام کردار اور ان کے واضح اوصاف

(ب) واقعات کے اوقات اور مقامات کا ذکر

(ج) تمام واقعات کا بیان، جملوں کی ساخت اور ترتیب

(د) افعال اور علامات دونوں کا درست استعمال

(ہ) کہانی کا درست نتیجہ اخذ کرنا

(و) درست املا و انشا

۹ ایک کہانی لکھیے جس کا نتیجہ "لالچ بری بلا ہے" ہو۔

۱۰ دی گئی نظم کی تشریح لکھیں۔

اے وطن! تجھ سے ہے شان و شوکت مری — تجھ سے عزّت مری، تجھ سے عظمت مری
تجھ سے قائم ہے دنیا میں حُرمت مری — تیری نسبت سے عالم میں رِفعت مری
اے وطن! تجھ سے ہے شان و شوکت مری

تیرے ماتھے کا محراب اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہے — تیری صورت میں قائد رحمۃ اللہ علیہ جواں سال ہے
تیرا چہرہ محبت کا اجمال ہے — تو ہے وارِث مرا، تو وراثت مری
اے وطن! تجھ سے ہے شان و شوکت مری

سبز پرچم ترا لہلہاتا رہے — چاند تارا سدا جگمگاتا رہے
مرغِ صبحِ چمن گنگناتا رہے — تجھ سے خوش حالیاں، جاہ و حشمت مری
اے وطن! تجھ سے ہے شان و شوکت مری

(طاہر صدیقی)

سرگرمیاں

- طلبہ اس نظم کو ترنُّم کے ساتھ کلاس میں پڑھیں۔
- چند طلبہ پاکستان کے حوالے سے کچھ اور ملّی نغمے تلاش کر کے کلاس میں پڑھیں۔
- کوئی طالب علم اس نغمے کو خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کرے۔
- سکول میں قومی دنوں کے موقع پر ہونے والی تقریبات میں طلبہ یہ ملّی نغمہ ترنم سے پڑھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- استاد طلبہ کو قوموں کی زندگی میں ملّی نغموں کی اہمیّت سے آگاہ کرے۔
- طلبہ کو جمیل الدین عالی اور دیگر ملّی نغمہ نگاروں سے متعارف کرایا جائے۔
- طلبہ کو تمام فوجی اور قومی تہواروں کے بارے میں بتایا جائے۔
- طلبہ کو آج تک "نشانِ حیدر" حاصل کرنے والے شہدا کے ناموں سے آگاہ کیا جائے۔

Publishers E-Sample

ایک دفعہ کا ذِکر ہے

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ذرائع ابلاغ میں پیش کی جانے والی خبروں، ڈراموں اور دستاویزی فلموں سے متعلق گفت گو کر سکیں۔
- رموزِ اوقاف (سکتہ، وقفہ، رابطہ، ختمہ، واوین) کا استعمال کر سکیں۔
- اپنی تحریر کو صحتِ زبان، دُرست املا، قواعد، اِعراب اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھتے ہوئے روز مرّہ، محاورہ اور الفاظ کے موزوں استعمال سے بہتر بنا سکیں۔
- تحفہ وصول ہونے پر شکریے کا خط لکھ سکیں۔
- عنوان اور آغاز کی مدد سے کم از کم ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل کہانی لکھ سکیں۔
- عبارت پڑھ کر موضوع کے حوالے سے اپنی رائے دے سکیں۔
- اخبارات اور رسائل سے خبریں اور معلومات روانی سے پڑھ سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- بچّوں کی آیا کے کیا کیا فرائض ہیں؟
- شیر خوار بچّے اپنی بھوک کا اظہار کیسے کرتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- مزاح، زندگی کی ناہمواریوں کے ہمدردانہ شعور کا نام ہے۔
- شیر خوار بچّے ذرا سی بھی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے اور رونے لگتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

E-Sample Publishers

ایک دفعہ کا ذِکر ہے

الفاظ	بازیچہ	اطفال	ثقیل	جلوہ افروز	چغد	خاکسار	دیباچہ	مجلس
تَلَفُّظ	بَا زِیْ چَہ	اَطْ فَال	ثَ قِیْ ل	جَلْ وَہْ اَفْ رَوْز	چُغْ د	خَاکْ سَار	دِیْ بَا چَہ	مَجْ لِس

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی باغ کے ہرے بھرے گوشے میں چند بچّہ گاڑیاں یک لخت کہیں سے آ گئیں۔ ہر بچّہ گاڑی کے ساتھ حسبِ معمول ایک عدد آیا بھی تھی۔ آیاؤں نے گاڑیوں کو ساتھ ساتھ کھڑا کر دیا اور خود باتیں کرنے لگیں۔ گاڑیوں میں نہایت ہی ننّھے منّے بچّے بیٹھے ایک دوسرے کو مُڑ مُڑ کر دیکھ رہے تھے۔ کبھی کبھار ایک دوسرے کو ہلکا سا اشارہ کر دیتے تھے اور ایک آدھ غاؤں غاؤں بھی ہو جاتی۔ بچّے عمر میں بہت چھوٹے تھے، ہر ایک بمشکل سال بھر کا ہو گا۔

آیاؤں کی گفت گو سنجیدہ ہو گئی۔ وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئیں۔ ان کا جانا تھا کہ سب بچّے مسکرانے لگے۔ ایک سنہرے بالوں والا بچّہ دوسرے سے بولا:

"سنائیے قبلہ کیا حال ہے؟"

"آپ بھی غضب کرتے ہیں۔" دوسرا بچّہ سرگوشیوں میں بولا: "ذرا آہستہ بولیے کسی آیا نے سن لیا تو شامت آ جائے گی۔"

پہلا بچّہ : "لاحول ولا قوۃ! آیا سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہم! اوّل تو وہ سب کی سب کافی دور جا چکی ہیں اور پھر ان بڑوں کو ہماری زبان کہاں سمجھ میں آتی ہے۔ یہی کہہ دیتے ہیں کہ بچّے بیکار غاؤں غاؤں کر رہے ہیں۔"

دوسرا بچّہ : "واقعی وہ لوگ کافی دُور ہیں۔ اچھّا آپ سنائیے کیسی گزر رہی ہے؟"

پہلا بچّہ : "صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے"

دوسرا بچّہ : "ہاں خوب یاد آیا، آج ہماری مجلس میں چند نئے حضرات جلوہ افروز ہیں۔ میرے خیال میں پہلے تعارف ہو جائے، پھر محفل جمے گی۔"

پہلا بچّہ : "ان سے ملیے، ان کا نام ننّھے میاں ہے۔ یہ ایک نہایت شریف الطبع اور معقول بچّے ہیں۔ سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک ہیں اور ان کی عمر میں بھول گیا، آپ خود بتا دیجیے ننّھے میاں!"

ننّھے میاں : "خاکسار کی عمر گیارہ مہینے، گیارہ دن اور گیارہ گھنٹے ہے اور جناب کی تعریف؟"

ایک نیا بچّہ : "ناچیز کو چُنّوں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ معاف کیجیے! میں ان دونوں حضرات سے پہلے کبھی نہیں ملا!"

پہلا بچّہ : "یہ مُنّے میاں ہیں اور ساڑھے گیارہ ماہ کے ہیں۔ میں کِڈی ہوں۔ یہ انگریزی نام مجھے بھی پسند نہیں۔ ہمارے ابا جان کئی سال ولایت میں رہ چکے ہیں، اس لیے یہ نام زبردستی گلے منڈھ دیا گیا ہے۔ بندہ اگلے ہفتے ایک سال کا ہو جائے گا۔"

ایک اور نیا بچّہ: "اور میں راجا ہوں۔ میں سات مہینے اور سات دن کا ہوں۔"

ننّھے میاں : "معاف کیجیے حضرت، یہ نام مجھے کچھ غیر مانوس سا معلوم ہوا ہے۔ سرکس میں چیتوں اور شیروں کا نام راجا ہوتا ہے اور پھر اصلی راجا ہوتے ہیں جن کی رانیاں ہوتی ہیں۔ ایک بچّے کے لیے یہ نام کچھ غیر شاعرانہ سا ہے۔ میرے خیال میں آپ کو اپنا نام فوراً بدلوا لینا چاہیے۔"

Publishers E-Sample

راجا : ”مجھے خود احساس ہے لیکن صاحب بے بسی ہے۔ ذرا بڑا ہو لوں، پھر کچھ کروں گا۔“

کِڈی : ”چھوڑیئے یہ کیا خشک باتیں لے بیٹھے آپ۔ مُنّے میاں سنا تھا کہ آپ کے دشمنوں کو نمونیا ہو گیا تھا؟“

مُنّے میاں : ”میرے دشمنوں کو نہیں مجھ کو ہو گیا تھا لیکن وہ نمونیا نہیں تھا، صرف نمونیے کا نمونہ تھا۔“

ننّھے میاں : ”بھئی کچھ بھی ہو، آپ کی خاطر تواضع تو خوب ہوتی ہے۔ میں نے کئی ڈاکٹروں کو آپ کی تعریف کرتے سنا ہے کہ آپ شہر کے خوب صورت ترین بچّوں میں سے ہیں۔“

کِڈی : ”ذرّہ نوازی ہے، عنایت ہے، ورنہ بندہ کس لائق ہے لیکن وہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ:

اچھّی صورت بھی کیا بری شے ہے
جس نے ڈالی بُری نظر ڈالی

مجھے بہن بھائی، امّی ابّا، اپنے پرائے سب اس بری طرح پیار کرتے ہیں کہ تنگ آ جاتا ہوں۔ یہ ہر وقت کا لاڈ مجھے پسند نہیں۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں کئی حضرات کی خوب گھنی اور خونخوار مونچھیں ہیں۔ ایک دو بزرگ صاحب کی ڈاڑھی بھی ہے۔ جب وہ پیار کرتے ہیں تو چہرہ چھِل جاتا ہے اور پھر امّی تو ہر وقت چومتی رہتی ہیں۔ سوتے سوتے جگا دیا جاتا ہوں۔ ان لوگوں کو غالباً یہ بھی علم نہیں کہ چومنا طبّی نقطۂ نگاہ سے ایک خطرناک حرکت ہے۔ یہ لوگ جراثیم وغیرہ کی تھیوری سے ناواقف ہیں!“

چُنّوں : ”کل انگوٹھا چوستے چوستے میں دیر تک سوچتا رہا کہ یہ کم بخت دانت کب نکلیں گے؟ انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہوں۔ دانت نکلتے ہی سب سے پہلے آپا کی انگلی کو کاٹ کھاؤں گا۔ وہ دن میں کئی کئی مرتبہ زبردستی میرا منھ دھوتی ہیں۔“

کِڈی : ”لیکن آپ نے ان کی حرکتوں پر بھی غور فرمایا۔ ہمیں دیکھ کر کیسی کیسی شکلیں بناتے ہیں۔ کیسی کیسی آوازیں نکالتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ عقل مند سے عقل مند انسان دو موقعوں پر نہایت ہی احمق بن جاتا ہے: ایک جب وہ تنہائی میں آئینے کے سامنے ہو، دوسرے جب وہ کسی بچّے کو کھلا رہا ہو!“

کِڈی : ”میرے خیال میں بچّوں کے پاس سب سے بڑا حربہ رونا ہے۔ ایک بچّے کا رونا بھی قیامت ڈھا سکتا ہے!“

ننّھے میاں : ”خوب یاد دلایا، میں رونا چاہتا ہوں۔ آپ کو ناگوار تو محسوس نہ ہو گا؟“

کِڈی : ”جی نہیں! بڑی خوشی سے روئیے!“

ننّھے میاں : ”شکریہ! بات یہ ہے کہ میں تکیے سے کچھ نیچے سرک گیا ہوں اور خود اٹھ نہیں سکتا، لہٰذا آیا کو بلانا چاہتا ہوں تو پھر اجازت ہے نا؟“

راجا چنّوں : ”جی ہاں ضرور روئیے۔“

منّے میاں : ”واللہ کِڈی صاحب، دیکھیے وہ گائے جا رہی ہے۔“

چنّوں، کِڈی : ”کہاں ہے؟“

منّے میاں : ”وہ رہی، بھئی مجھے تو بھوک محسوس ہو رہی ہے۔“

ننّھے میاں : ”میری بھی رال ٹپک رہی ہے۔ کیوں حضرت! آپ کو بھی گائے کا دودھ مرغوب ہے؟“

منّے میاں : ”جی ہاں! میں تو گائے کے دودھ کا عاشق ہوں۔ کِڈی صاحب آپ؟“

کِڈی : ”مجھے تو بھینس کے دودھ میں پانی ملا کر پلایا جاتا ہے۔“

منّے میاں : ”لاحول ولا قوۃ، بھینس کا دودھ ایک نہایت ثقیل چیز ہے۔“

راجا : ”اور بندہ اونٹنی کا دودھ بھی پی چکا ہے۔“

ننّھے میاں : ”کیا ہی اچھا ہو اگر کوئی صاحب یہ موضوع بدل دیں۔“

کِڈی : ”کل لیٹے لیٹے ایک شعر موزوں ہو گیا۔ عرض کیا ہے:

”پنگھوڑے ہی میں“ الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں“

ننّھے میاں : ”مرحبا! سبحان اللہ کیا بات ہے؟“

راجا : ”آپ لوگوں کا ان بزرگوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟“

کِڈی : ”تم لوگوں نے پھر بزرگوں کا ذکر چھیڑ دیا، جو ہر روز احسان جتاتے ہیں کہ جیسے پال پوس کر ہم پر بڑا اکرم فرما رہے ہیں۔“

راجا : ”پالنا تو خیر ہوگا، یہ پوسنا کیا مصیبت ہے۔ ہمیں تو ابھی تک نہیں پوسا گیا۔“

کِڈی : ”اور یہ لوگ شاید بھول جاتے ہیں کہ کبھی یہ خود بھی بچّے تھے۔ بچّوں کی عظمت سے منکر ہونے والوں کو یہ مشہور قول ضرور یاد رکھنا چاہیے۔ چائلڈ از دی فادر آف مین۔“

مُنّے میاں : ”ہمارے ابا جان کی موٹر ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ بس ڈبیا میں بند رکھنے کے لائق ہے۔ میں اس کی خوبیوں کا ذکر مفصّل طور پر نہیں کر سکتا۔ اتنی سست رفتار ہے کہ معلوم ہوتا ہے پیدل چل رہی ہے۔“

ننّھے میاں : ”اور کل رات مجھے سلانے کے لیے امّی نے آدھ گھنٹے تک لوریاں گائیں۔ بھلا لوریوں سے کون سوتا ہے۔ کوئی فلمی ریکارڈ سناتیں تو کوئی بات بھی تھی۔“

کِڈی : ”حضرات موضوع تبدیل ہونا چاہیے، گفت گو خشک ہوتی جا رہی ہے۔“

چنّوں : ”اچھا یہ بتائیے کہ آپ بڑے ہو کر کیا کریں گے؟“

کِڈی : ”میں بچّوں کی تربیت پر انگریزی میں ایک کتاب لکھوں گا۔“

ننّھے میاں : ”نہایت نیک خیال ہے۔ آپ یہ کتاب اردو میں لکھیے، اس کا نام رکھیے: رہنمائے طِفلیات یا کلیدِ طفلیات۔“

مُنّے میاں : ”اور بازیچۂ اطفال کیسا نام رہے گا؟“

کِڈی : ”یہ سب اچھے نام ہیں۔ دراصل اس موضوع پر مفید کتابیں بہت کم لکھی گئی ہیں۔ بچّوں کی پرورش بھی ایک آرٹ ہے جس سے عوام ناواقف ہیں۔ عجیب عجیب کتابیں لکھتے ہیں کہ ماں بچّے کو گود میں لیے بیٹھی ہے، باپ حُقّہ پی رہا ہے اور بچّہ انگوٹھا چوس رہا ہے۔“

ننّھے میاں : ”میں اس کتاب کا دیباچہ لکھوں گا۔ یہ کتاب نہایت مقبول ہوگی۔“

راجا : (آہستہ سے) قدر اُلّو کی اُلّو جانتا ہے
ہما کو چُغد کب پہچانتا ہے

ننّھے میاں : ”راجا صاحب واللہ! آپ محفل میں بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں لیکن اس میں آپ کا قصور نہیں۔ یہ اونٹنی کے دودھ کا قصور ہے۔“

راجا : ”میں معافی چاہتا ہوں۔“

چنّوں : ”حضرات معاف کیجیے، میں پھر نیچے سرک گیا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو ذرا رو لوں۔“

ننّھے میاں : ”مجھے خود بھوک لگ رہی ہے۔ ٹھہریے میں آپ کے ساتھ روؤں گا۔“

مُنّے میاں : ”اور مجھے بھی ایک مکھّی دیر سے ستا رہی ہے۔ اجازت ہے کڈی صاحب؟“

کِڈّی : ”میں خاموش رہ کر کیا کروں گا؟ چلیے شوق فرمائیے۔“

مُنّے میاں : ”راجا صاحب! آپ بسم اللہ کیجیے۔“

راجا : ”ننّھے صاحب! میں اس مرتبہ ہرگز پہل نہیں کروں گا۔“

ننّھے میاں : ”آپ تو سچ مچ برا مان گئے، چلیے اب رویے بھی۔“ (سب رونے لگتے ہیں، آیائیں آجاتی ہیں اور محفل برخاست ہوتی ہے۔)

(”پرواز“ از شفیق الرحمٰن)

ہم نے جانا اور سیکھا

- شیر خوار بچّوں کی حرکات و سکنات معنی خیز ہوتی ہیں۔
- تخلیقی کاموں کے لیے متخیّلہ کی خاص اہمیّت ہوتی ہے، جس سے کام لے کر مزاح، شاعری، فکشن بلکہ سائنسی ایجادات تک کے ضمن میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے جاسکتے ہیں۔

سوچیں اور بتائیں:

- یہ تحریر کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟
- ابھی تک کتنے کردار گفت گو میں شامل ہوئے ہیں؟

مشق

ا سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) چند بچّہ گاڑیاں کہاں آ کے رکیں؟

(ب) دوسرے بچّے کے اس سوال پر: ”کیسی گزر رہی ہے؟“ پہلا بچّہ کون سا شعر پڑھتا ہے؟

(ج) کِڈی کا نام کِڈی کیوں رکھا گیا؟

(د) دانت نکلنے کے بعد بچّوں کا پہلا منصوبہ کیا ہے؟

(ہ) عقل مند سے عقل مند آدمی کن تین مواقع پر احمق بن جاتا ہے؟

(و) بچّوں کے پاس سب سے بڑا حربہ کیا ہے؟

(ز) منّے میاں سُلانے کے لیے امّی سے کیا توقع رکھتے ہیں؟

Publishers E-Sample

۲ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اِعراب لگا کر واضح کیجیے:

جلوہ افروز	خاطر تواضع	طبی نقطہ نگاہ	کم بخت	مرغوب	کلید طفلیات	چغد	تعارف

۳ درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات کے مناسب جوابات کی نشان دہی صاد کے نشان (✓) سے کیجیے۔

(i) ہر بچّہ گاڑی کے ساتھ آیا ئیں تھیں:
(الف) فقط ایک (ب) دو (ج) تین (د) کوئی بھی نہیں

(ii) -------والد کئی سال ولایت میں رہ چکے ہیں:
(الف) چنّوں کے (ب) ننّھے میاں کے (ج) کِڈی کے (د) منّے میاں کے

(iii) بچّوں کے پاس سب سے بڑا حربہ ہے:
(الف) سونا (ب) رونا (ج) ہنسنا (د) دودھ پینا

(iv) ماں نے منّے میاں کو سلانے کے لیے جتن کیا:
(الف) پہیلیاں سنانے کا (ب) گیت گانے کا (ج) لطیفے سنانے کا (د) لوریاں سنانے کا

(v) اُلّو کی قدر جانتا ہے:
(الف) ہما (ب) کوّا (ج) طوطا (د) اُلّو

سننا، بولنا

۴ سبق ”ایک دفعہ کا ذِکر ہے“ کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد بتائیں کہ بچّے کیا واقعی ایسی گفت گو کر سکتے ہیں؟

لفظوں کا کھیل

۵ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

محفل	معافی	سائیکل	دیباچہ	ہما	گناہ	صورت	عِلم

پڑھنا

۶ دی ہوئی عبارت درست تلفّظ اور روانی سے پڑھیے:

ایران کا مشہور بادشاہ نوشیرواں عادل، عدل و انصاف کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ ایک دفعہ وہ شکار کے لیے نِکلا۔ شکار گاہ میں اس کے ملازم، اس کے لیے شکار کیے گئے جانور کے کباب بنانے لگے تو نمک موجود نہ تھا۔ نوشیرواں نے ایک غلام کو پاس کے گاؤں میں نمک لانے کے لیے بھیجا اور تاکید کی کہ نمک قیمت دے کر لانا تاکہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤں برباد نہ ہو جائے۔ ملازم نے پوچھا کہ اتنی سی بات سے کیا خلل واقع ہوگا؟ نوشیرواں نے کہا کہ دنیا میں ظلم کی بنیاد

ابتدا میں تھوڑی تھی پھر جو آیا، اس نے اس میں کچھ اضافہ کیا، حتیٰ کہ نوبت انتہا تک آ پہنچی۔ اگر بادشاہ رعیّت کے باغ میں سے ایک سیب مفت کھائے گا تو اس کے ملازمین درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالیں گے اور اگر بادشاہ فقط پانچ انڈوں کے لیے ظلم روا رکھے گا تو اُس کی فوج کے لوگ ہزار مرغوں کو سیخ پر چڑھا دیں گے۔

زبان شناسی

رموزِ اوقاف:

رموزِ اوقاف سے مراد وہ علامتیں ہیں جو تحریر میں ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا کسی جملے کے ایک حصّے کو دوسرے حصّوں سے علیحدہ کریں۔ ان علامتوں کا استعمال بہت مفید ہے، جس سے تحریر میں نکھار آتا ہے، کیوں کہ علاماتِ وقف کی مدد سے جہاں قاری (پڑھنے والا) عبارت کو بڑی روانی اور بڑی سہولت کے ساتھ پڑھتا چلا جاتا اور عبارت کے مفہوم کو بخوبی سمجھ لیتا ہے وہیں لکھنے والا بھی سوچ سمجھ کر قلم چلاتا ہے۔ رموزِ اوقاف میں سے درج ذیل علامتوں کا استعمال سمجھیں۔

سکتہ ، یہ علامت تحریر میں سب سے کم توقف کے لیے استعمال ہوتی ہے، جس لفظ کے بعد یہ علامت آئے وہاں قاری (پڑھنے والے کو) بغیر سانس ٹوٹے بالکل ذرا سی دیر کے لیے ٹھہرنا چاہیے۔ مثلاً: اسلم، امجد، علی اور صہیب ہم جماعت ہیں۔ بشریٰ کے بستے میں اردو، انگریزی، ریاضی اور اسلامیات کی کتابیں ہیں۔

وقفہ ؛ یہ علامت سکتہ سے ذرا زیادہ ٹھہراؤ کے لیے آتی ہے۔ یہ علامت دو مقاصد کے تحت استعمال ہوتی ہے: جب ایک طویل جملے میں چھوٹے چھوٹے جملے آئیں یا کسی جملے کے مختلف اجزا پر زور دینا مقصود ہو۔ مثلاً:

(۱) جو کرے گا، سو بھرے گا؛ جو بوئے گا سو کاٹے گا۔ (۲) آنا تو، خفا آنا؛ جانا تو رُلا جانا۔

رابطہ : یہ علامت جملے میں وقفہ سے زیادہ ٹھہراؤ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کسی کا قول، فرمان، حوالہ، کہاوت یا ضرب المثل نقل کرنے سے پہلے اور جملے کے الگ حصّوں میں ربط پیدا کرنے کے لیے رابطہ کی علامت استعمال کرتے ہیں، مثلاً: قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”کام، کام اور کام۔“ طالب علم: سر! السلام علیکم!

ختمہ ۔ یہ علامت، جسے انگلش میں فُل اسٹاپ کہتے ہیں، نقطے سے ذرا بڑی ہوتی ہے اور تحریر میں جملے کے خاتمے پر اُس وقت لگائی جاتی ہے جہاں ٹھہراؤ بھرپور ہوتا ہے۔ مثلاً: (۱) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (۲) مجھے پھل بہت پسند ہیں۔ (۳) جب طبیعت خراب ہو تو کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہو سکتا۔

واوین ”“ کسی کا قول، فرمان، حوالہ، کہاوت یا ضرب المثل نقل کرنے کے لیے جملے سے قبل اور آخر میں واوین کی علامت لگائی جاتی ہے، مثلاً:

(۱) ماں نے کہا: ”بیٹا! دھوپ میں نہ چلو مبادا لُو لگ جائے۔“ (۲) باپ نے کہا: ”بیٹا! محنت کرو، محنت کا پھل ضرور ملے گا۔“

سکتہ، وقفہ، رابطہ، ختمہ اور واوین کی علامات کو ایسے دو دو جملوں میں مزید استعمال کریں:

لکھنا

خط لکھنا خط میں مقامِ روانگی، تاریخ، القاب و آداب اور نفسِ مضمون ملحوظ رکھتے ہوئے خط کا اختتام کیا جاتا ہے۔

ذیل کی سطور میں دوست کے نام گرمیوں کی چھٹیاں اپنے ہاں گزارنے کی دعوت کے حوالے سے ایک مختصر سا خط درج کیا جاتا ہے۔ بچّوں کو چاہیے کہ اسی انداز میں خط لکھنے کی کوشش کریں۔

۷-چغتائی سٹریٹ

ملتان روڈ، لاہور

۲۵/مئی ۲۰۲۳ء

پیارے دوست محمد احمد

السلام علیکم!

بہت دنوں سے آپ نے یاد نہیں کیا۔ کیا آپ خدانخواستہ مجھ سے ناراض ہیں؟ براہِ کرم آپ مجھے ہر ہفتے نہ سہی، کم از کم ہر دوسرے ہفتے خط ضرور لکھا کریں۔ جب سے ابّا جان ٹرانسفر ہو کر لاہور آئے ہیں، وہ حد سے زیادہ مصروف ہوگئے ہیں لیکن انھوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں ہماری پڑھائی میں ضرور مدد کریں گے۔ چناں چہ عنقریب چھٹیاں ہو رہی ہیں۔ ہم دونوں ان سے خوب پڑھیں گے اور ہمیں جب بھی موقع ملا، ہم لاہور کے اہم تاریخی مقامات کی سیر و سیاحت بھی کریں گے۔ اس لیے تاکید ہے کہ چھٹیاں ہوتے ہی آپ کم از کم ایک ماہ کے لیے لاہور آجائیں۔ میری طرف سے اپنے والدین کو سلام عرض کیجیے اور مجھے اپنے آنے کی پیش گی اطلاع دیجیے۔ فقط والسلام!

آپ کا دوست

ازور علی

۸ لیپ ٹاپ کا تحفہ وصول ہونے پر چچا جان کے نام شکریے کا خط لکھیں۔

۹ املا، قواعد، اِعراب اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھتے ہوئے روز مرّہ، محاورہ اور الفاظ کے موزوں استعمال سے کوئی مزاحیہ کہانی لکھیں۔

سرگرمیاں

- بچّوں سے کہیں کہ وہ سبق میں آنے والے اشعار کو اپنی کاپی میں خوش خط لکھ کر لائیں۔
- سبق میں مذکور جانوروں کے ناموں کی فہرست بنائیں۔
- کلاس کے بچّوں میں سے ایک ایک بچّہ باری باری کوئی ایک لطیفہ یا مزاحیہ واقعہ سنائے۔

برائے اساتذہ کرام:

- بچّوں کو مزاح اور اُردو کے چند معروف مزاح نگاروں کے بارے میں بتایا جائے۔
- بچّوں کو مزاح کے مختلف حربوں سے آگاہ کرتے ہوئے متخیلہ کی وضاحت کریں۔
- بچّوں کو مزاح کے معاشرتی فوائد کے بارے میں بتایا جائے۔
- بچّوں کو متخیلہ کی مدد سے کوئی واقعہ یا کہانی تخلیق کرنے کو کہا جائے۔

Wizz Publishers E-Sample

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح

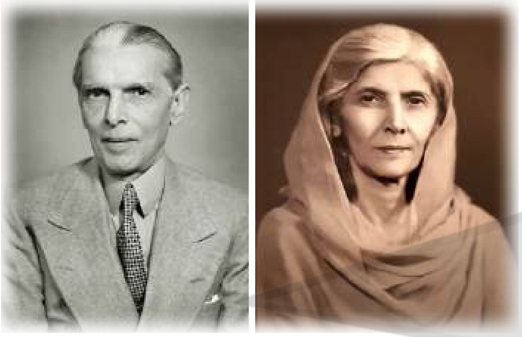

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جدوجہدِ آزادی میں خواتین کی خدمات سے آگاہ ہو جائیں۔
- الیکٹرانک میڈیا پر اُردو زبان میں پیش کیا گیا مواد سُن کر اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کر سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نِکات اخذ کر سکیں۔
- اپنی تحریر میں رموزِ اوقاف (ختمہ، سوالیہ، ندائیہ، فجائیہ اور قوسین) کا استعمال کر سکیں۔
- آغاز، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات، مشاہدات اور معلومات کی روشنی میں کم از کم ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون لکھ سکیں۔
- درست قواعد، تلفُّظ اور زبان کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ مکمل جملوں میں مختلف صورتِ حال کے مطابق گفت گو کر سکیں۔ اپنے موقف و مدّعا اور اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ کسی موضوع پر چند جملے مربوط اور منظّم انداز میں تحریر کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح کا قائدِ اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ کے ساتھ کیا رشتہ تھا؟
- سیاست میں آنے سے پہلے محترمہ فاطمہ جناح کیا کام کرتی تھیں؟
- سیاست میں آنے کے بعد اُنھوں نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- محترمہ فاطمہ جناح ہی کی کوششوں سے کراچی میں آپ کے نام پر خاتونِ پاکستان اسکول کی بنیاد رکھی گئی جو ۱۹۶۳ء میں کالج بن گیا۔
- قوم نے محترمہ فاطمہ جناح کو تحریکِ آزادی کے حوالے سے گراں قدر خدمات کی بنا پر "مادرِ ملّت" کا لقب دیا۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے ان دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

E-Sample Publishers

مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح

الفاظ	دانش	شرکت	خراجِ تحسین	نسواں	متحرک	خواتین	میدانِ عمل	منظم
تَلفُّظ	دَا نِش	شِر کَت	خَرَا جِ تَح سِین	نِس وَاں	مُ تَا حَر رِک	خَوا تِین	مَے دَا نے عَمَل	مُ نَظ ظَم

قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بہن فاطمہ جناح تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح ۳۱/جولائی ۱۸۹۳ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ آپ ابھی کم سِن ہی تھیں کہ آپ کی والدہ اور والد یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ ان حالات میں بڑے بھائی نے اپنے بھائی بہنوں کو سنبھالا اور ایک والد کی طرح اُن سب کی دیکھ بھال کی۔ محترمہ فاطمہ جناح بچپن ہی سے ذہین اور معاملہ فہم تھیں۔ آپ نے ممبئی کے بہترین اسکول سے تعلیم حاصل کی اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ آپ کی ذہانت ہی تھی کہ ۱۹۲۲ء میں ڈینٹل سرجن بن گئیں اور ممبئی میں اپنا کلینک کھول کر پریکٹس شروع کر دی۔ قوم سے محبت اور خدمتِ خلق کا جذبہ اُن کے دل میں شروع ہی سے موجود تھا۔ اس لیے وہ غریب لوگوں کا مفت علاج کرتی تھیں۔ قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ رتّی بائی جناح کی وفات کے بعد آپ نے ڈینٹل سرجری کے پیشے کو خیر باد کہا اور اپنے بھائی کے گھر منتقل ہو گئیں۔

محترمہ فاطمہ جناح نے تمام عمر قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا ہر طرح سے خیال رکھا اور آزادی کی تحریک میں اپنے بھائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ ہمیشہ قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت دانش مندانہ مشورے دیتیں اور وہ بھی اُن کے مشوروں کو سراہتے۔ رفتہ رفتہ قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے ہر معاملے میں شریک کرنے لگے۔ ۱۹۳۰ء کی گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئے تو محترمہ فاطمہ جناح بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کی خواتین کمیٹی کی ممبر بھی تھیں۔ محترمہ فاطمہ جناح آزادی کی اس جنگ میں اپنے بھائی کے ہمراہ ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک تھیں۔ ۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء کی تاریخی قراردادِ لاہور کی منظوری کے بعد قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے برِّعظیم کے مسلمانوں کو منظّم اور متحرک کرنے کے لیے ہر جگہ جلسے جلوس کیے۔ ان جلسے جلوسوں میں محترمہ فاطمہ جناح ہمیشہ اُن کے ساتھ ہوتیں۔ برِّعظیم کی خواتین کو بیدار کرنے اور انھیں میدانِ عمل میں لانے کے لیے محترمہ فاطمہ جناح نے نمایاں کردار ادا کیا جس کی وجہ سے قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم لیگ کا پیغام برِّعظیم کے کونے کونے میں پہنچا۔ خواتین میدانِ عمل میں آئیں اور انھوں نے ایثار و قربانی کی لازوال تاریخ اپنے لہو سے رقم کی۔ تحریکِ پاکستان کے دوران میں محترمہ فاطمہ جناح دور دراز علاقوں اور شہروں میں خواتین کے جلسوں سے خطاب کرنے جاتیں اور انھیں قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم لیگ کے لائحہ عمل سے آگاہ کرتیں اور تلقین کرتیں کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ آزادی کے حصول کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ وہ خواتین کی حوصلہ افزائی کرتیں اور ان کی بہترین کارکردگی پر انھیں خراجِ تحسین پیش کرتیں۔ تحریکِ پاکستان کو تیز کرنے کے لیے وہ درس دیتی تھیں کہ یہ عورت کا ہاتھ ہی ہے جو کل کے بچّے اور آج کے نوجوان کی زندگی سنوار اور قومی ترقی کے شعبوں کو مستحکم کر سکتا ہے۔ سیاسی طور پر تمام خواتین کوشش کریں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو تقویت ملے۔ آپ نے عورتوں کے عزم اور حوصلے کی ہمّت بڑھائی جس کے نتیجے میں عورتوں نے تحریکِ پاکستان میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا اور قیامِ پاکستان کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دی۔

محترمہ فاطمہ جناح نے مسلمان خواتین کی تعلیم و صحت اور معاشی و معاشرتی ترقی کے لیے بھی بہت کام کیا۔ آپ نے تعلیمِ نسواں پر زور دیا اور اس مقصد کے لیے دیہات اور شہروں میں تعلیمی مراکز قائم کیے۔ ان مراکز میں خواتین کو تعلیم کے ساتھ ساتھ سلائی کڑھائی جیسے ہنر بھی سکھائے جاتے تھے۔ قائدِاعظم

محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اگر کسی شخصیت کا ذکر مقصود ہو جن کی عدم موجودگی میں پاکستان کا قیام ناممکن ہو تا تو پھر محترمہ فاطمہ جناح کا ہی نام آئے گا۔ آپ نے قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی طویل رفاقت میں برادرانہ محبت، نگرانی، تیمارداری اور مشاورت کا حق ادا کیا۔ شب وروز کی محنت کے بعد جب قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ علیل ہو گئے تو محترمہ فاطمہ جناح نے ان کا بے حد خیال رکھا اور ان کی زندگی کے آخری لمحے تک ان کی نگہداشت کرتی رہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد بھی مہاجرین کی امداد کے لیے فاطمہ جناح نے قومی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ مہاجرین کی آبادکاری کے لیے چندہ جمع کیا اور ہر حال میں مہاجر کیمپوں کے حالات سے باخبر رہیں۔ وہ لوگوں کے مسائل سنتیں اور ان کو ہر ممکن طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرتیں۔ محترمہ فاطمہ جناح ایک ذہین، جرأت مند، ہر دل عزیز اور عظیم خاتون تھیں۔ ان کی گراں قدر خدمات کے صلے میں قوم نے انھیں "مادرِ ملّت" کا لقب دیا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے ۹/جولائی ۱۹۶۸ء کو وفات پائی۔ انھیں قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی وفات سے جمہوریت کے فروغ اور فلاح و بہبود کی سرگرمیوں کا ایک سنہری دور ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے! (آمین)

ہم نے جانا اور سیکھا

- محترمہ فاطمہ جناح قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بہن تھیں اور بھائی بہن کے درمیان پیار مثالی تھا۔
- محترمہ فاطمہ جناح نہ صرف تحریکِ آزادی میں بھائی کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ برِ عظیم کی خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے بھی اَن تھک کام کیا۔

سوچیں اور بتائیں:

- محترمہ فاطمہ جناح نے ڈینٹل سرجری کے پیشے کو کیوں خیر باد کہہ دیا؟
- محترمہ فاطمہ جناح کب ڈاکٹر بنیں؟
- محترمہ فاطمہ جناح نے آزادی کی جنگ میں برِ عظیم کی خواتین کو کیسے منظّم و متحرّک کیا؟

Wizz Publishers E-Sample

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) محترمہ فاطمہ جناح کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟
(ب) تحریکِ پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح نے خواتین کو کیسے متحرک کیا؟
(ج) قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ محترمہ فاطمہ جناح کو اپنے ہر معاملے میں کیوں شریک کرتے تھے؟
(د) تحریکِ پاکستان کو تیز کرنے کے لیے محترمہ فاطمہ جناح خواتین کو کس بات کا درس دیتی تھیں؟
(ہ) محترمہ فاطمہ جناح نے عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیا کیا کام کیے؟
(و) محترمہ فاطمہ جناح نے کب وفات پائی اور وہ کہاں مدفون ہیں؟

۲ درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات کے مناسب جوابات کی نشان دہی صاد کے نشان (✓) سے کیجیے۔

(i) محترمہ فاطمہ جناح ڈینٹل سرجن بنیں:
(الف) ۱۹۲۰ء میں (ب) ۱۹۲۱ء میں (ج) ۱۹۲۲ء میں (د) ۱۹۲۳ء میں

(ii) محترمہ فاطمہ جناح نے ڈینٹل سرجن بننے کے بعد ڈینٹل کلینک کھولا:
(الف) دہلی میں (ب) لاہور میں (ج) ممبئی میں (د) کراچی میں

(iii) محترمہ فاطمہ جناح نے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ گول میز کانفرنس میں شرکت کی:
(الف) ۱۹۲۸ء میں (ب) ۱۹۲۹ء میں (ج) ۱۹۳۰ء میں (د) ۱۹۳۱ء میں

(iv) خواتین نے میدانِ عمل میں لازوال تاریخ رقم کی:
(الف) ایثار کی (ب) قربانی کی (ج) جان بازی کی (د) ایثار و قربانی کی

(v) محترمہ فاطمہ جناح نے وفات پائی:
(الف) ۱۹۶۵ء میں (ب) ۱۹۶۶ء میں (ج) ۱۹۶۷ء میں (د) ۱۹۶۸ء میں

(vi) محترمہ فاطمہ جناح کا مزار ہے:
(الف) لاہور میں (ب) ممبئی میں (ج) کراچی میں (د) حیدر آباد (سندھ) میں

۳ درست جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (✗) لگائیں۔

(الف) محترمہ فاطمہ جناح قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی بہن تھیں۔	
(ب) محترمہ فاطمہ جناح بچپن ہی سے ذہین اور معاملہ فہم تھیں۔	
(ج) قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے محترمہ فاطمہ جناح کو اپنے ہر معاملے میں شریک کیا۔	
(د) محترمہ فاطمہ جناح نے مسلمانوں کو منظم کرنے کے لیے ملک کے طول و عرض کا دورہ کیا۔	
(ہ) محترمہ فاطمہ جناح کے حوصلے نے عورتوں کی ہمّت بندھائی۔	
(و) محترمہ فاطمہ جناح نے ہمیشہ تعلیمِ نسواں پر زور دیا۔	

Winner Publishers E-Sample

سننا، بولنا

۴ سبق "مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد ایک دوسرے کو سبق کے اہم نِکات سنائیں۔

۵ آپس میں بات چیت کے بعد ساتھیوں کو بتائیں کہ آپ محترمہ فاطمہ جناح کے کون کون سے کارنامے کو بہت زیادہ سراہتے ہیں؟

الفاظ سازی

۶ دیے ہوئے الفاظ کے جملے بنا کر اپنی کاپی میں لکھیں۔

تعلیم	مشورہ	شریک ہونا	متحرک	کارکردگی	شانہ بشانہ

پڑھنا

۷ دی ہوئی عبارت روانی سے پڑھ کر عبارت میں موجود معلومات ساتھیوں کو سنائیں۔

تحریکِ پاکستان میں جن خواتین نے قابلِ قدر خدمات انجام دیں اُن میں سے ایک بیگم جہاں آرا شاہ نواز ہیں جن کی ولادت ۱۸۹۶ء میں لاہور میں ہوئی اور جنھوں نے ۱۹۷۹ء میں لاہور ہی میں وفات پائی۔ آپ مسلمانوں کی نمایندہ جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کا نام تجویز کرنے والے عظیم سیاسی رہ نما، سر میاں محمد شفیع کی صاحبزادی اور میاں شاہ نواز کی بیگم تھیں۔ بیگم جہاں آرا شاہ نواز کو آل انڈیا مسلم لیگ کی پہلی خاتون رکن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ۱۹۳۰ء میں برطانیہ سے جن اہم سیاسی راہ نماؤں کو گول میز کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا، ان میں بیگم جہاں آرا شاہ نواز کے علاوہ ان کے اہلِ خانہ سے ان کے والد اور بیٹی ممتاز شاہ نواز نے بھی شرکت کی۔ قیامِ پاکستان سے قبل بیگم جہاں آرا شاہ نواز کو دو مرتبہ پنجاب اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا جب کہ قیامِ پاکستان کے بعد وہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی رُکن منتخب ہوئیں اور انھوں نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک اس ضمن میں اَن تھک کام کیا۔

زبان شناسی

ہم جان چکے ہیں کہ رموزِ اوقاف کی مدد سے قاری (پڑھنے والے) کو عبارت پڑھنے میں بڑی سہولت رہتی ہے اور وہ عبارت کو خَلط مَلط کیے بغیر روانی سے پڑھتا چلا جاتا ہے۔ کچھ رموزِ اوقاف کی علامتوں کا پہلے بیان آچکا ہے کچھ کا بیان یہاں درج کیا جاتا ہے۔

ختمہ ۔ یہ علامت، جسے انگلش میں فُل اسٹاپ کہتے ہیں، نقطے سے ذرا بڑی ہوتی ہے اور تحریر میں جملے کے خاتمے پر اس وقت لگائی جاتی ہے جہاں ٹھہراؤ بھرپور ہوتا ہے۔ مثلاً: (ا) وہ ایک محنتی طالبِ علم ہے۔ (۲) یہ کتاب مجھے بہت پسند ہے۔ (۳) میں چوں کہ کل بیمار تھا اس لیے سکول نہیں آسکا تھا۔

سوالیہ یا استفہامیہ ؟ یہ علامت کسی سوالیہ یا استفہامیہ جملے کے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ مثلاً: (ا) کیا ہے؟ (۲) یہ کتاب کس کی ہے؟ (۳) آج کون سی تاریخ ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

- مشق کے سوالات حل کروانے سے پہلے طلبہ سے سبق کی ایک سے دو مرتبہ دُہرائی کروائیں تاکہ سبق طلبہ کے ذہن نشین ہو جائے اور وہ مشق کے سوالات آسانی سے مکمل کر سکیں۔

Publishers E-Sample

ندائیہ ! یہ علامت دراصل لفظ "ندا" کا مخفف ہے اور الف اور نون کا نقطہ ملا کر بنائی گئی ہے۔ یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں کسی کو ندا دینا، پکارنا یا خطاب کرنا مقصود ہو۔ مثلاً: (۱) احمد! اِدھر آؤ۔ (۲) خدایا! رحم فرما۔ (۳) اے بھائی! میری بات سنو۔

فجائیہ ! جب کسی بھی جذبے مثلاً: خوشی، غم، حیرت، افسوس یا ادب و تعظیم وغیرہ کے اظہار کا موقع ہو تو بھی یہی علامت استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً:
(۱) سبحان اللہ ! (۲) اُف! میرے پاؤں میں سخت تکلیف ہے۔ (۳) وہ اور رحم! اس کی امید فضول ہے۔
اس صورت میں اس علامت کو فجائیہ کہتے ہیں اور اس کے لیے بھی وہی علامت استعمال کرتے ہیں جو ندائیہ جملوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

قوسین ( ) اس علامت میں ایسے وضاحتی الفاظ یا جملے لکھے جاتے ہیں جو لفظِ معترضہ یا جملہ معترضہ کے طور پر آتے ہیں اور انھیں حذف کر دینے سے عبارت کے ربط و تسلسل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً: (۱) انور صاحب (مرحوم) سے ہمارے بھی پرانے تعلقات تھے۔
(۲) اب تو اسی تنخواہ میں (وہ جتنی بھی ہے) گزارہ کرنا ہو گا۔ (۳) میرا گھر (گھر کا وہ حصّہ جس میں میری سکونت ہے) بوسیدہ ہو گیا ہے۔

۸ ختمہ، سوالیہ یا استفہامیہ، ندائیہ، فجائیہ اور قوسین کی علامات کو اسی طرح دو دو جملوں میں مزید استعمال کریں۔

لکھنا

۹ آغاز، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے "تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار" کے موضوع پر مضمون اپنی کاپی میں لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۰ "تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار" کے موضوع پر ایسی تقریر تیار کریں جس میں اس حوالے سے ایک دو شعر بھی شامل ہوں اور اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

۱۱ الیکٹرانک میڈیا سے محترمہ فاطمہ جناح سمیت مسلم لیگ کی اُن اہم شخصیات کی تصاویر اکٹھی کر کے چارٹ پر لگائیں جنھوں نے پاکستان بنانے کے لیے دن رات محنت کی۔

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۸ کی سرگرمی میں موجود تصور کو تختۂ تحریر پر روز مرہ مثالوں کی مدد سے سمجھائیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔
- سوال نمبر ۹ کی سرگرمی کو مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو ضروری معلومات دیں۔ بعد ازاں طلبہ سے مضمون لکھوائیں۔
- سوال نمبر ۱۰ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے دیے گئے موضوع پر طلبہ سے تقاریر تیار کروا کر جماعت کے سامنے پیش کروائیں۔
- سوال نمبر ۱۱ کی سرگرمی کے حوالے سے بچّوں کی رہنمائی کریں کہ وہ محترمہ فاطمہ جناح کے علاوہ کن دو خواتین کا انتخاب کریں؟

Wizz Publishers E-Sample

مِل کر رہو

حاصلاتِ تعلّم

اِس نظم کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اعلیٰ انسانی اقدار سے روشناس ہو سکیں۔
- جماعت کے معیار کے مطابق نظم سُن کر سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔
- مخصوص لب و لہجے میں بیت بازی اور نظم خوانی کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات اخذ کر سکیں۔
- اسم کی اقسام کو بناوٹ کے لحاظ سے (اسمِ جامد، اسمِ مصدر اور اسمِ مشتق) پہچان کر استعمال کر سکیں۔
- الفاظ کا تلفّظ سمجھتے ہوئے درست اِعراب لگا سکیں۔
- کم از کم ۱۵۰ الفاظ میں کسی واقعے یا تقریب کی روداد ترتیب وار تمام جزئیات کے ساتھ تحریر کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- ہم اپنے ملک کی پہچان کیسے بن سکتے ہیں؟
- مل کر رہنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ۱۹۴۷ء میں پاکستان کا قیام لاکھوں قربانیوں کے بعد عمل میں آیا تھا۔
- پاک سرزمین کا تقاضا ہے کہ یہاں رہنے والے تمام لوگ آپس میں ایک بند مٹھی کی طرح اتّفاق و اتّحاد سے رہیں۔
- پاک وطن سے محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم اپنے ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو ترجیح دیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

مِل کر رہو

الفاظ	چمن	اجڑے	بکھر	مِلّت	رسوائی	رسول	اصول	تسبیح
تَلَفُّظ	چَ مَن	اُجْ ڑَے	بِ کھَر	مِل لَت	رُس وَا ئِی	رُ سُو ل	اُ صُو ل	تَس بِی ح

ساری دُنیا کے لیے پیار کی پہچان بنو
کتنی قربانیاں دے کر یہ وطن پایا ہے
یہ چَمن اپنے ہی ہاتھوں سے نہ برباد کرو
تم جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے
قوم و مِلّت کی نہ رُسوائی کا سامان بنو
ایک ہم سب کا خُدا ، ایک ہمارا ہے رُسولؐ
ایک ہی باغ کے پھولوں کی طَرح کِھل کے رہو
ایک ہو جاؤ تو فولاد کی طاقت ہو تم
اپنے آبا کی طرح صاحب ایمان بنو

جس پہ اللہ کرے ناز، وہ انسان بنو
پھول اُجڑے ہیں ہزاروں تو چَمن پایا ہے
اس میں شامل ہے شہیدوں کا لہو ، یاد کرو
مُلک ہی جب نہ رہے گا کدھر جاؤ گے
ساری دنیا کے لیے پیار کی پہچان بنو
رنجشیں بھول کے اپناؤ محبت کے اُصول
ایک تسبیح کے دانوں کی طَرح مِل کے رہو
ساری دنیا کے لیے شمعِ ہدایت ہو تم
جس پہ اللہ کرے ناز ، وہ انسان بنو

(مسرور انورؔ)

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ہم نے یہ وطن کیسے حاصل کیا تھا؟
(ب) شاعر نے ہمیں کیسا انسان بننے کی تلقین کی ہے؟
(ج) اتّحاد و یگانگت کے کیا فائدے ہیں؟
(د) شاعر نے نااتفاقی کا انجام کیا بیان کیا ہے؟
(ہ) ہمیں کس طرح اور کن اُصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے؟
(و) ہم اپنے اندر فولادی طاقت کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟

۲ نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) اس چمن کو حاصل کرنے کے لیے ہزاروں اجڑے ہیں:
(الف) سہاگ (ب) گھر (ج) باغ (د) پھول

(ii) نظم ”مِل کر رہو“ کے مطابق ہمیں دنیا کے لیے پہچان بننا چاہیے:
(الف) محبّت کی (ب) عزّت کی (ج) پیار کی (د) وقار کی

(iii) ہمیں اُصول اپنانے چاہییں:
(الف) محبت کے (ب) اُلفت کے (ج) پیار کے (د) اعتماد کے

(iv) اس چمن کو برباد نہ کرو:
(الف) اپنے ہاتھوں سے (ب) اپنی لڑائی سے (ج) بدامنی سے (د) بے ایمانی سے

(v) ہمیں انسان بننا چاہیے جس پر:
(الف) قوم ناز کرے (ب) اللہ ناز کرے (ج) دنیا ناز کرے (د) مِلّت ناز کرے

(vi) نظم ”مِل کر رہو“ کے مطابق ہمیں اپنے آبا کی طرح بننا چاہیے:
(الف) صاحبِ قوّت (ب) صاحبِ قرآن (ج) صاحبِ ایمان (د) صاحبِ وقار

۳ نظم ”مل کر رہو“ کے متن کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کیجیے:

انسان	شہیدوں	پہچان	قوم و ملّت	قربانیاں	بکھر

(الف) کتنی ----------دے کر یہ وطن پایا ہے
(ب) ساری دنیا کے لیے پیار کی---------- بنو
(ج) اس میں شامل ہے----------کا لہو، یاد کرو
(د) تم جو آپس میں لڑو گے تو----------جاؤ گے
(ہ) ---------- کی نہ رُسوائی کا سامان بنو
(و) جس پہ اللہ کرے ناز، وہ------------بنو۔

۴ نظم "مل کر رہو" کے مطابق درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (✗) لگائیں۔

(الف) اس چمن کے لیے ہزاروں پھول اُجڑے ہیں۔
(ب) اس چمن میں نمازیوں کا لہو شامل ہے۔
(ج) ہمیں گندم کے دانوں کی طرح مل کر رہنا چاہیے۔
(د) ہمیں فولاد کی طرح ایک نہیں ہونا چاہیے۔
(ہ) تم ساری دنیا کے لیے شمعِ ہدایت ہو۔
(و) ہمیں اپنے آبا کی طرح صاحبِ ایمان بننا چاہیے۔

سننا، بولنا

۵ دی ہوئی نظم غور سے سنیں اور پوچھے گئے سوالات کے جواب دیں۔

نہ حاکم بنوں گا نہ سلطاں بنوں گا
بڑا ہو کے میں نیک انساں بنوں گا
رسولِ خدا کی کروں گا اطاعت
نہ چھوڑوں گا ہرگز میں راہِ شریعت
وہ بندے جو غافل ہیں حکمِ خدا سے
جو واقف نہیں ہیں خُدا کی رضا سے
سنا کر پیامِ حدیث اور قرآں
بناؤں گا ان کو میں سچّا مسلماں
ہر اک دل میں پیدا جو ہو گی محبّت
نہ ہو گی کسی کو کسی سے شکایت
زمانے کو دوں گا سبق دوستی کا
طریقہ بتاؤں گا میں زندگی کا

(شبنم کمالی)

سوالات:

(الف) شاعر حاکم اور سلطان کیوں نہیں بننا چاہتا؟
(ب) اس نظم میں کس کی اطاعت کرنے کی بات کی گئی ہے؟
(ج) شاعر نے کس طرح کا انسان بننے کی تمنّا کی ہے؟

۶ آپس میں بات چیت کے بعد بیت بازی کی صورت میں اپنی پسندیدہ نظموں کے اشعار ساتھیوں کو سنائیں۔

لفظوں کا کھیل

۷ درج ذیل الفاظ کا تلفّظ اِعراب کے ذریعے واضح کیجیے۔

انسان	لہو	ملک	ملت	اصول	چمن	سچا	تسبیح

Publishers E-Sample

پڑھنا

۸ دی ہوئی نظم بلند آواز لے اور آہنگ سے پڑھیں۔ نظم میں موجود تصوّر اور معلومات اخذ کر کے ساتھیوں کو سنائیں۔

ہم نونہال سارے دھرتی کے چاند تارے
یہ عزم ہے ہمارا آگے سدا بڑھیں گے
ہم شوق سے پڑھیں گے

نفرت کو ہم مٹا کے سب کو گلے لگا کے
آپس میں بھائی بھائی مل جل کے سب رہیں گے
ہم شوق سے پڑھیں گے

کافور ہوں اندھیرے پُر نور ہوں سویرے
چمکے وطن ہمارا ایسے جتن کریں گے
ہم شوق سے پڑھیں گے

(ضیاالحسن ضیاؔ)

زبان شناسی

اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے) بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔

- اسمِ مصدر
- اسمِ مشتق
- اسمِ جامد

اسمِ مصدر: ایسا اسم جو خود تو کسی لفظ سے نہ بنا ہو لیکن اس سے بہت سے دوسرے اسم یا الفاظ بن سکیں "اسم مصدر" کہلاتا ہے۔ مثلاً: لکھنا، بولنا اور پڑھنا وغیرہ سب مصدر ہیں اُردو میں مصدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کے آخر میں نا آتا ہے اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔

مثلاً: جھوٹ بولنا بُری عادت ہے۔ ہر کام وقت پر کرنا اچھی عادت ہے۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ بولنا اور کرنا ایسے الفاظ ہیں جو خود کسی لفظ سے نہیں بنے، البتہ ان سے بول، بولتا، کر، کرتا وغیرہ بنائے جاسکتے ہیں۔ بولنا اور کرنا اسم مصدر ہیں۔

۹ دیے ہوئے مصادر میں سے مناسب مصدر لگا کر خالی جگہیں پر کریں۔

لکھنا	پڑھنا	سونا	کرنا	سننا	رونا

(الف) جلدی --------- اور جلدی جاگنا اچھی عادت ہے۔
(ب) کسی دوسرے پر بھروسا نہیں بلکہ اپنا کام آپ --------- چاہیے۔
(ج) اب --------- بند کرو اور پڑھائی شروع کرو۔
(د) بچّے کو ابھی --------- نہیں آتا، پڑھ لیتا ہے۔
(ہ) میں سبق آموز کتابیں --------- پسند کرتا ہوں۔
(و) مجھے کہانیاں --------- اچھا لگتا ہے۔

اسمِ مشتق: ایسا اسم جو مصدر نہ ہو مگر مصدر سے بنا ہو، اسمِ مشتق کہلاتا ہے۔ جیسے لکھ، لکھو، لکھائی کے تمام الفاظ مصدر لکھنا سے نکلے ہیں۔ کھیل، کھیلنے والا، کھلاڑی کے تمام الفاظ کھیلنا سے نکلے ہیں۔ مثلاً: • عاصم کی لکھائی اچھی ہے۔ • وہاب ریاض ایک اچھا کھلاڑی ہے۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ لکھائی اور کھلاڑی اسمِ مشتق ہیں۔ لکھائی اور کھلاڑی اسم مصدر کھیلنا اور لکھنا سے بنے ہیں۔

۱۰ درست اسمِ مشتق کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں۔

لکھائی	کھیل	پڑھائی	تھکاوٹ	پڑھا	کھائی

(الف) تم بنا بنایا---------بگاڑ رہے ہو۔
(ب) عادل کو---------سے کوئی دل چسپی نہیں۔
(ج) ادریس کی---------بہت خوب صورت ہے۔
(د) میں نے کل کھیر---------۔
(ہ) آرام کرنے سے---------دُور ہو جاتی ہے۔
(و) ---------ہوا یاد بھی رکھا کرو۔

اسمِ جامد: ایسا اسم جو نہ تو خود کسی دوسرے اسم اس سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بن سکے اسم جامد کہلاتا ہے۔ مثلاً: کتاب، پیالہ اور پہاڑ وغیرہ۔
مثال: • اس نے پیالہ توڑ ڈالا۔ • کے ٹو پاکستان کا بلند ترین پہاڑ ہے۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ پیالہ اور پہاڑ اسم جامد ہیں۔

۱۱ دیے ہوئے جملوں میں اسمِ جامد کے گرد دائرہ لگائیں:

(الف) میں نے نیا قلم خریدا۔
(ب) یہ بہت پکّی اینٹ ہے۔
(ج) ہمیشہ تازہ روٹی کھاؤ۔
(د) وہ پتھر بہت بڑا ہے۔
(ہ) یہ درخت ہرا بھرا ہے۔
(و) مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مجید ہے۔

لکھنا

روداد نویسی

روداد فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں: احوال، حالات، سرگزشت، قصّہ، ماجرا، واقعہ، کارروائی اور کیفیت وغیرہ۔ جب کہ اصطلاحی معنوں میں روداد نویسی سے مراد کوئی اپنے کانوں سُنا یا کوئی چشم دید قصّہ، ماجرا، واقعہ، کارروائی اور کیفیت کو اپنے الفاظ میں لکھنا ہے۔ روداد کے موضوعات دو طرح کے ہوتے ہیں:

- طے شدہ تقریبات، جلسے جلوس اور کھیل تماشے وغیرہ
- اچانک رونما ہونے والے سانحات، حادثات اور واقعات وغیرہ۔

برائے اساتذہ کرام: اُردو مصدروں کے آخر میں ہمیشہ "نا" آتا ہے لیکن بعض ایسے اسم بھی ہیں جن کے آخر میں نا ہوتا ہے مگر وہ مصدر نہیں ہوتے؟ مثلاً اتنا، جتنا، سونا، نانا وغیرہ۔ بچّوں کو اسی طرح کی مزید مثالیں دیں۔

رودادنویسی کے لیے چند ہدایات:

- سب سے پہلے رُوداد کے موضوع کا تعارف کرائیں۔
- تاریخ، دن، ہفتہ، مہینے وغیرہ کا ذکر کیا جائے۔
- کسی تقریب کی صورت میں اہم نِکات بھی اختصار کے ساتھ بیان کیے جائیں۔
- واقعے کا بیان حقیقت پر مبنی ہونا چاہیے۔
- متعلقہ اشخاص کا تعارف کرایا جائے۔
- رُوداد کو تفصیل سے بیان کیا جائے۔
- رُوداد کے متن کی طوالت مناسب اور قاری کو کہیں بھی تشنگی محسوس نہ ہو۔
- زبان و بیان میں سادگی اور روانی ہو۔ گنجلک اور پیچیدہ اندازِ بیان سے گریز کیا جائے۔
- زمانی اور مکانی ترتیب کو مدِّ نظر رکھا جائے۔
- رُوداد کا اختتام فطری مگر احسن انداز سے کیا جائے۔

۱۲ کم از کم ۱۵۰ الفاظ میں ۱۴ راگست کے حوالے سے اسکول میں منعقد ہونے والی تقریب کی روداد تمام جزئیات کے ساتھ اپنی کاپی میں لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۳ طلبہ اس نظم کو اپنی کاپیوں میں نثر کی صورت میں لکھیں۔

۱۴ طلبہ اپنی کاپی پر پاکستان کے نقشے کی تصویر چسپاں کریں اور اس نقشے میں تمام صوبائی دارالحکومتوں کے ناموں کی نشان دہی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۵ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے دی گئی نظم طلبہ کو پڑھ کر سنائیں اور نظم کا مفہوم آسان الفاظ میں طلبہ کو بتائیں۔ بعد ازاں پوچھے گئے سوالات کے جوابات طلبہ سے لیں۔
- سوال نمبر ۶ کے لیے طلبہ کو بتائیں کہ بیت بازی کیا ہوتی ہے۔ بیت بازی کے لیے جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور پہلا گروہ کوئی شعر پڑھتا ہے۔
- شعر کا انتظام حروف تہجی کے جس حرف پر ہوتا ہے۔ اگلا گروہ اسی حرف سے شروع ہونے والا کوئی دوسرا شعر پڑھتا ہے۔
- بیت بازی کے ذریعے طلبہ میں مختلف اشعار پڑھنے کا مقابلہ کروائیں اور مقابلہ جیتنے والے گروہ کو انعام دیں۔
- سوال نمبر ۱۲ کی سرگرمی کروانے سے پہلے طلبہ کو رودادنویسی کے بارے میں بتائیں کہ رودادنویسی کسے کہتے ہیں۔
- بعد ازاں طلبہ سے یوم آزادی کے حوالے سے منعقدہ تقریب کی روداد لکھنے کے لیے کہیں۔ طلبہ بچّوں کو بتائیں کہ ان کی پہچان کیا ہے جس سے وہ پاکستان کی نمائندگی کا حق ادا کر سکیں۔
- اُستاد طلبہ کو بتائے کہ یہ وطن ہمیں کتنی قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔

Wizz Publishers E-Sample

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ساتھیوں کو پاکستان کے قومی شاعر سے متعارف کروا سکیں۔
- مخاطب کے مدعا کو سُن کر اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں اپنی رائے دے سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات اخذ کر سکیں۔
- آغازِ نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات، مشاہدات اور معلومات کی روشنی میں کم از کم ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون لکھ سکیں۔
- اسم کی اقسام کو بناوٹ کے لحاظ سے (اسم جامد، اسم مصدر اور اسم مشتق) پہچان کر استعمال کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو مفکّرِ پاکستان کیوں کہا جاتا ہے؟
- آپ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے کس کس پہلو سے آگاہ ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔
- اسرار و رموز، پیامِ مشرق، جاوید نامہ اور زبورِ عجم فارسی تصانیف ہیں۔
- بانگِ درا، ضربِ کلیم اور بالِ جبریل اُردو تصانیف ہیں۔
- علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا آخری مجموعہ کلام ارمغان حجاز اُردو اور فارسی دونوں زبانوں کی شاعری پر مشتمل ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تاکہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو

الفاظ	انحصار	تعبیر	تحسین	بصیرت	اسلاف	ارمغان	ترنم	شاعر	کشت
تلفّظ	اِن حِصار	تَع بِیر	تَح سِین	بَصِی رَت	اَس لَاف	اَر مَغان	تَرَن نُم	شَا عِر	کِش ت

ماسٹر صاحب نے جماعت میں قدرے دیر سے آنے والے طالبِ علم سے مخاطب ہو کر کہا: ”ذرا اپنا نام اور دیر سے آنے کی وجہ بتاؤ؟“

”جناب! میرا نام اقبال ہے اور میں نے سنا ہے کہ اقبال ہمیشہ دیر سے ہی آیا کرتا ہے۔“ اس بات پر پوری جماعت ہنس پڑی۔ ماسٹر صاحب نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا: ”کیا تم اس جملے کا مطلب سمجھتے ہو؟“

”جی سر جی! میرے دادا جان نے مجھے اس جملے کا مفہوم سمجھایا تھا۔ وہ اکثر ہمیں ہمارے قومی شاعر کے اشعار اور اقوال سناتے رہتے ہیں بلکہ میرا نام محمد اقبال بھی انھوں نے ہی رکھا۔ مجھے تو ان کی باتیں سُن سُن کر علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی خیر سے اُردو کی ساڑھے تین کتابوں کے نام بھی یاد ہو گئے ہیں۔“ ”ساڑھے تین کتابیں؟“ ایک بچّے نے حیرانی سے کہا۔ ”جی میرے دادا جان بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تین کتابیں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم مکمل اُردو میں جب کہ اُن کی وفات کے بعد چھپنے والی آخری کتاب ”ارمغانِ حجاز“ کا آدھا حصّہ اُردو میں ہے، اس طرح ہوئیں نا ساڑھے تین!“ ”شاباش! اقبال بیٹا آج تو تم نے میرا جی خوش کر دیا۔ اچھا بتاؤ! تم نے دادا جی سے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق اور کیا کچھ سنا؟“ ماسٹر صاحب نے تحسین آمیز انداز میں ننّھے اقبال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

”دادا جی بتاتے ہیں کہ ہمارے قومی شاعر کو علّامہ کے علاوہ شاعرِ مشرق، حکیم الامت، دانائے راز اور مسیحائے قوم کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ انگریزوں نے ۱۹۲۳ء میں انھیں ”سر“ کے خطاب سے بھی نوازا۔ اُنھوں نے اُردو کے علاوہ فارسی زبان میں بھی شاعری کی، بلکہ فارسی میں ان کی کتابوں کی تعداد اُردو سے بھی زیادہ ہے۔ دادا جی سے ایک بات جان کر تو مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بڑوں کے ساتھ ساتھ بچّوں کے لیے بھی بہت عمدہ نظمیں لکھی ہیں، جو اُن کی کتاب بانگِ درا میں شامل ہیں۔ میں نے دادا جی سے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”بانگِ درا“ لی اور اس میں موجود نظمیں: ایک مکڑا اور مکھّی، ایک پہاڑ اور گلہری، ایک گائے اور بکری، بچّے کی دعا، ہمدردی، ماں کا خواب اور پرندے کی فریاد نہ صرف زبانی یاد کیں بلکہ بچّے کی دعا تو میں نے انھیں ترنّم کے ساتھ بھی سنائی، جس پر انھوں نے مجھے انعام میں پانچ سو روپے بھی دیے۔“

ماسٹر صاحب اپنے اس ہونہار طالبِ علم کی جانب فخر اور اطمینان سے دیکھتے ہوئے کلاس سے مخاطب ہوئے: ”بچو! آج میں بہت خوش ہوا ہوں کہ ہمارا یہ طالبِ علم نہ صرف دیگر مضامین میں بہت لائق ہے بلکہ اپنے قومی شاعر سے بھی اس کی خاص دل چسپی ہے۔ آج اگر اس عظیم شاعر کا ذکر چھڑ ہی گیا ہے تو میں آپ کو یہ بتانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ شاعرِ مشرق نے نہ صرف بچّوں اور نوجوانوں کے لیے شاعری کی ہے بلکہ ان کو اپنی نئی نسل سے بہت سی امیدیں بھی وابستہ تھیں۔

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سمجھتے تھے کہ نوجوان نسل قوم کا مستقبل ہے۔ اگر یہ نسل تعلیم یافتہ، باصلاحیت، مہذّب اور روشن دماغ ہو گی تو قوم کا مستقبل تاب ناک ہو گا۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ یہ نسل آگے بڑھنے کے لیے دین و دنیا کے تمام علوم سے بہرہ مند ہو۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے نئے آفاق تک رسائی حاصل کرے اور جو کام اس قوم کے بزرگوں کے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے وہ اس قوم کے نوجوانوں کے ہاتھوں انجام پذیر ہوں۔ جس طرح علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ خود قوم

E-Sample Publishers

کے نوجوانوں کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے، اسی طرح ان کی آرزو تھی کہ نوجوانوں کے اندر بھی قوم کا احساس اور درد پیدا ہو۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظم "بچّے کی دُعا" کے اشعار میں انسانی زندگی کی کامیابی کا مکمل نسخہ موجود ہے۔ یہ محض دُعا نہیں بلکہ ایک دستور، ایک لائحہ عمل اور ایک نظریہ ہے۔ پوری نظم تو رہی ایک طرف، اگر ہم اس نظم کے صرف ایک مصرعے: "زندگی شمع کی صورت ہو خُدایا میری"، ہی کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں تو یہ دنیا جنّت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ ان کی نظموں میں اُن کی بچّوں اور نوجوانوں سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ کبھی کبھی تو وہ بچّوں سے پیار کا اظہار کرتے ہوئے خود بچّہ بن جاتے ہیں۔ مثلاً اپنی ایک نظم "طفلِ شیر خوار" میں فرماتے ہیں:

تیری صورت گاہ گریاں، گاہ خنداں میں بھی ہوں
دیکھنے کو نوجواں ہوں، طفلِ ناداں میں بھی ہوں

شاعرِ مشرق اگرچہ مسلمان قوم کی بے عملی، اسلام اور توحید سے دُوری، تعلیم سے لاتعلقی اور اپنے اسلاف کے کارناموں سے عدم واقفیت کی بِنا پر اس سے نالاں رہتے تھے لیکن اپنی نئی نسل سے متعلق ہمیشہ پُرامید رہے۔ وہ فرماتے ہیں:

نہیں ہے نااُمید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نَم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اور کبھی یہ کہہ کر انھیں بلند پروازی، جہدِ مسلسل اور عزم وہمّت کا درس دیتے ہیں:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم نوجوانوں کو شاہین سے تشبیہ دی ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ جو خصوصیات اللہ تعالیٰ نے شاہین میں پیدا کی ہیں وہ مسلم نوجوانوں میں بھی پیدا ہو جائیں۔ جیسے شاہین کی بلند پروازی اُس کی بڑی صِفَت ہے ایسی ہی صِفَت وہ اپنے نوجوانوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ نوجوانوں میں بلند پروازی کی صفت پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مقاصد بلند ہوں، ان کی سوچ میں پستی نہ ہو۔ شاہین کی آنکھ بہت دُور تک دیکھ سکتی ہے، نوجوانوں میں اس صفت کے ہونے کا مطلب ہے کہ وہ دُور اندیش ہوں، آنے والے حالات کو پہلے سے بھانپ کر منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ شاہین کسی کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا یعنی وہ خوددار صرف اپنی ہی طاقت، محنت اور کوشش پر انحصار کرتا ہے۔ گویا مسلم نوجوانوں میں خودداری کی صفت ہونی چاہیے۔ نوجوان دوسروں کے بجائے اپنی ذاتی محنت اور کوشش پر انحصار کرنے والے بن کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی توقع رکھنے والے ہوں۔ آخری بات یہ کہ اس دنیا میں جتنے بھی دانش مند، مفکّر اور صاحبِ علم وہنر آئے ہیں، وہ اپنی قوم کو عقل وبصیرت کی باتیں تو ضرور بتاتے ہیں لیکن اپنا ہنر دوسروں میں منتقل کرنے کی بات نہیں کرتے۔ یہ اعزاز، سلیقہ اور ظرف بھی ہمارے اس قومی شاعر ہی کا ہے کہ وہ برملا خُدائے بزرگ وبرتر سے دُعا کرتے ہیں کہ:

جوانوں کو مری آہِ سحر دے!
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

خدایا! آرزو میری یہی ہے
مِرا نورِ بصیرت عام کر دے

"سر! آپ نے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اُس پہلے جملے کا مطلب تو بتایا ہی نہیں کہ اقبال ہمیشہ دیر سے ہی آیا کرتا ہے؟" ایک طالب علم نے چلتے چلتے سوال کیا۔ اُستاد جی بولے بیٹا! "اس جملے میں "اقبال" کا لفظ اپنے اصل معنی یعنی بلندی، مرتبہ اور عظمت کے اظہار کے لیے استعمال ہوا ہے اور اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اس دنیا میں یہ چیزیں بیٹھے بٹھائے یا جلدی میں نہیں مل جاتیں بلکہ ان کے لیے سخت محنت، استقامت اور صبر و تحمّل کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم نے جانا اور سیکھا

- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ ایک عظیم مفکر اور شاعر تھے۔
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کو نوجوانوں سے بڑی محبّت تھی۔
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نے اپنے کلام سے لوگوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ چاہتے تھے کہ نوجواں نسل شاہین کی پرواز کی طرح اُڑان بھرے۔

سوچیں اور بتائیں:

- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کی وفات کے بعد چھپنے والی کتاب کا نام بتایئے۔
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کی آخری کتاب کس زبان میں ہے؟
- "لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری" کس شاعر کی نظم ہے؟
- کیا علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نے بچّوں کے لیے بھی کچھ نظمیں لکھی ہیں؟
- علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نے بچّوں کے لیے بطورِ خاص کون کون سی نظم کہی ہے؟

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کے مطابق قوم کا مستقبل کیسے تابناک ہو سکتا ہے؟

(ب) نوجوان نسل کو آگے بڑھنے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟

(ج) علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ نوجوان کو شاہین سے تشبیہ کیوں دیتے تھے؟

(د) شاہین کسی کا مارا ہوا شکار کیوں نہیں کھاتا؟

(ہ) اُستاد صاحب نے لفظ "اقبال" کا کیا مطلب بتایا؟

۲ درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) جماعت میں دیر سے آنے والے طالب علم کا نام تھا:

(الف) محمد افضال (ب) محمد اقبال (ج) محمد بلال (د) محمد طلال

(ii) ننھے محمد اقبال کو علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کی کتابوں کے نام یاد تھے:

(الف) ڈیڑھ کتابوں کے (ب) ڈھائی کتابوں کے (ج) ساڑھے تین کتابوں کے (د) چار کتابوں کے

(iii) علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کی وفات کے بعد اُن کی چھپنے والی کتاب کا نام ہے:

(الف) بانگِ درا (ب) بالِ جبریل (ج) ارمغانِ حجاز (د) ضربِ کلیم

(iv) علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ شاعری کرتے تھے:

(الف) اُردو میں (ب) انگریزی میں (ج) فارسی میں (د) اُردو اور فارسی میں

(v) علّامہ اقبال رَحمَۃُاللہ عَلَیہ کو "سر" کا خطاب ملا:

(الف) ۱۹۲۱ء میں (ب) ۱۹۲۲ء میں (ج) ۱۹۲۳ء میں (د) ۱۹۲۴ء میں

(vi) ننھے محمد اقبال نے اپنے دادا جی سے کتاب اُدھار لی:

(الف) بالِ جبریل (ب) بانگِ درا (ج) ضربِ کلیم (د) ارمغانِ حجاز

Publishers E-Sample

(vii) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ قوم کا مستقبل سمجھتے تھے:

(الف) بچّوں کو (ب) بوڑھوں کو (ج) عورتوں کو (د) نوجوانوں کو

(viii) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو تشبیہ دیتے تھے:

(الف) شیر سے (ب) چیل سے (ج) شاہین سے (د) کبوتر سے

(ix) اپنی طاقت، محنت اور کوشش پر انحصار کرنے والے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) دور اندیشی کی (ب) خودداری کی (ج) منصوبہ سازی کی (د) بلند پروازی کی

(x) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ نوجوان آگے بڑھنے کے لیے حاصل کریں:

(الف) دینی علوم (ب) سائنسی علوم (ج) دنیاوی علوم (د) دینی اور دنیاوی علوم

۳ سبق کے متن کے حوالے سے مناسب لفظوں کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

نااُمید	طفلِ ناداں	مارا	دیر	خطاب

(الف) اقبال ہمیشہ ---------- سے ہی آیا کرتا ہے۔

(ب) انگریزوں نے انھیں "سر" کے ---------- سے بھی نوازا۔

(ج) دیکھنے کو نوجواں ہوں -------- میں بھی ہوں

(د) نہیں ہے -------- اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

(ہ) شاہین کسی کا -------- ہوا شکار نہیں کھاتا

۴ پہلی مثال کے مطابق کالم "الف" کو کالم "ب" کے متعلقہ لفظوں سے ملائیں اور مکمل ترکیب کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
شاعر	ناداں	شاعرِ مشرق
طفل	ویراں	
کشت	مشرق	
دانائے	بصیرت	
نور	پر	
بال و	راز	

سننا، بولنا

۵ سبق "علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد بتائیں کہ آج نوجوان نسل کو آگے بڑھنے کے لیے کون خصوصیات کا حامل ہونا ہوگا؟

۶ آپس میں بات چیت کے بعد سبق "علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو" کے اہم نِکات ساتھیوں کو سنائیں۔

الفاظ سازی

۷ درج ذیل تراکیب کے مفاہیم اساتذہ سے سمجھ کر اپنی کاپی میں لکھیں۔

نسلِ نو	تحسین آمیز	حکیم الامت	شاعرِ مشرق	نصب العین
طفلِ شیر خوار	جہدِ مسلسل	عزم وہمّت	آہِ سحر	بال وپر

پڑھنا

۸ دی ہوئی عبارت دُرست تلفّظ اور روانی سے پڑھیں۔

قیامِ یورپ کے دوران میں علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مغربی تہذیب کا مطالعہ کیا۔ انھیں فرنگی تہذیب کے کھوکھلے پن کا پتا چل گیا تھا، وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ جدید تہذیب جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے، جس نے آنکھیں چندھیا رکھی ہیں۔ مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں خیرہ نہ کر سکیں۔ حالانکہ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے طویل ایّام یورپ میں گزارے تھے۔ اس کی وجہ رسولِ پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی والہانہ محبت، جذبۂ عشق اور روحانی وابستگی تھی۔ خودی، خود شناسی، تعیّنِ نفس، شعورِ ذات کا دوسرا نام ہے۔ خودی علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رازِ حیات ہے۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عرفانِ ذات پر زور دیا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہ ہو، اس وقت تک زندگی میں نہ سوزِ ہستی ہے نہ جذبۂ عشق۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ انھیں دوبارہ اسی مقام پر دیکھنے کے آرزومند ہیں۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو ملّتِ اسلامیہ کی بقا متّحد ہونے ہی میں نظر آتی ہے:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

برائے اساتذہ کرام:

- مشق کے سوالات حل کروانے سے پہلے طلبہ سے سبق کی ایک سے دو مرتبہ پڑھائی کروائیں تاکہ طلبہ کو سبق ذہن نشین ہو جائے اور وہ مشق کے سوالات آسانی سے مکمل کر سکیں۔

Wizz Publishers E-Sample

۹ درست اسمِ مصدر اور اسمِ جامد کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) کھانا کھانے کے بعد ----------- اچھی طرح صاف کریں۔
(ب) میں نے بازار سے ----------- خریدی۔
(ج) ----------- سے لکھا جاتا ہے۔
(د) اس نے چمڑے کا ----------- خریدا۔
(ہ) عادل نے شیشے کا پانی سے بھرا ----------- توڑ دیا۔
(و) غریبوں کی مدد ----------- نیکی کا کام ہے۔
(ز) ہمیشہ سچ ----------- چاہیے۔
(ح) وہ کہاں ----------- چاہتا ہے۔
(ط) جھوٹ ----------- گناہ ہے۔

۱۰ درج ذیل اسموں میں سے اسمِ مصدر، اسمِ جامد اور اسمِ مشتق الگ الگ کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

کھیلنا	کھلاڑی	بول	قلم	پڑھائی	پہاڑ	چلنا	جانا	مکان	پڑھنا	دریا	لکھائی

لکھنا

ضروری ہدایات

مضمون لکھتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- مضمون موضوع کے مطابق ہو۔
- عبارت کو پیراگراف کی صورت میں لکھیں۔
- مضمون چھوٹے چھوٹے جملوں کی صورت میں لکھا جائے۔
- مضمون کے الفاظ سادہ اور آسان ہوں۔
- مضمون لکھنے کے بعد ایک بار ضرور پڑھیں تاکہ غلطیاں نہ رہیں۔
- عبارت میں ربط اور تسلسل ہو۔
- صرف وہی بات لکھی جائے جس کا آپ کو علم ہو۔
- کسی بات کو بار بار نہ دہرایا جائے۔
- خوش خطی اور املا کی درستی کا خاص خیال رکھیں۔
- مضمون کے بالعموم تین حصّے ہوتے ہیں: ابتدائیہ، نفسِ مضمون، اختتام۔

۱۱ آغازِ مضمون، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیے گئے شعر پر مضمون لکھیں۔

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خُدایا میری

سرگرمی

۱۲ لائبریری سے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتاب لے کر آئیں اور مطالعے کے بعد ساتھیوں کو اہم معلومات دیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۷ کے تصورات تختۂ تحریر پر روز مرہ مثالوں کی مدد سے سمجھائیں۔
- سوال نمبر ۹، ۱۰ کے تصورات تختۂ تحریر پر روز مرہ مثالوں کی مدد سے سمجھائیں۔ تصورات کا بار بار اعادہ کروائیں کہ طلبہ کو ذہن نشین ہو جائے۔
- سوال نمبر ۱۱ کروانے سے پہلے طلبہ کو مضمون لکھنے کا مکمل طریقہ اچھی طرح سمجھائیں۔ اس کے بعد دیے ہوئے شعر کا مفہوم اچھی طرح سمجھائیں تاکہ یہ مضمون لکھنے کے قابل ہو سکیں، بعد ازاں مضمون لکھوائیں۔

Publishers E-Sample

برسات

حاصلاتِ تعلُّم

اس نظم کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جماعت کے معیار کے مطابق مختلف سمعی ذرائع ابلاغ (کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان خطبہ، گفتگو، خبر، ڈراما، ہدایت) کی نشان دہی کر سکیں۔
- نظم کا مرکزی نکتہ یا خیال بیان کر سکیں۔
- پہیلیوں کو پڑھتے ہوئے ان میں پوشیدہ دانش کو سمجھ سکیں۔
- سابقے لاحقے کی مدد سے الفاظ سازی کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں (معاشی اور معاشرتی حوالے سے) خبروں، ڈراموں اور فیچروں کو سن کر بیان کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- گُھٹن کے موسم میں دل کیا چاہتا ہے؟
- بارش سے کن کن چیزوں پر نکھار آتا ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- برسات کی بہاریں ہر ذی روح کو تسکین دیتی ہیں۔
- جانور اور پودے بھی بارش سے خوش ہوتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں "حاصلاتِ تعلُّم" درج ہیں۔ ان نِکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اس سبق کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان سے سوالات اور "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں بچّوں کی دل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس میں طلبہ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔

Publishers E-Sample

برسات

الفاظ	لہلہاہٹ	جھم جھماوٹ	قطرات	دھج	نقارے	قدرت	بچھوا	نوبت
تَلَفُّظ	لَہ لَہاْ ہَٹ	جھَم جھَما وَٹ	قَطْ رَات	دَھْ ج	نَقْ قَارے	قُدْ رَت	بِچھْ وَا	نَو بَت

ہیں اس ہوا میں کیا کیا ، برسات کی بہاریں — سبزوں کی لہلہاہٹ ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھم جھماوٹ ، قطرات کی بہاریں — ہر بات کے تماشے ، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اوپر، ہو مست چھا رہے ہیں — جھڑیوں کی مستیوں سے ،دھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں — گلزار بھیگتے ہیں، سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

جنگل سب اپنے تن پر، ہریالی سج رہے ہیں — گل ،پھول، جھاڑ، بُوٹے کر اپنی دھج رہے ہیں
بجلی چمک رہی ہے، بادل گرج رہے ہیں — اللہ کے نقارے نوبت کے بج رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے، سبزا ہرے بچھونے — قدرت کے بچھ رہے ہیں، ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں، پیدا ہرے بچھونے — بچھوا دیے ہیں حق نے ، کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی — اور چھا رہی گھٹائیں، سرخ اور سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر، لے ماہ تا بہ ماہی — یہ رنگ کون رنگے، تیرے سوا الٰہی
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

(نظیر اکبر آبادی)

سوچیں اور بتائیں:

- نظم کے پہلے بند میں برسات کی کن کن بہاروں کا ذکر ہوا ہے؟
- برسات کی رنگین بہاریں کون عطا کرتا ہے؟

ہم نے جانا اور سیکھا

- بارش سے انسان تازہ دم ہو جاتے ہیں اور ہر طرف ہریالی پھیل جاتی ہے۔
- بارش کے مناظر سے شاعری میں بھی نکھار آتا ہے۔

Wizz Publishers E-Sample

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) برسات کے موسم میں کس کس بات کے تماشے ہوتے ہیں؟

(ب) سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) اللہ کے نوبت کے نقارے بجنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(د) قدرت کے سبز بچھونے کہاں کہاں بچھ رہے ہیں؟

(ہ) سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی میں "ماہ تابہ ماہی" کا کیا مفہوم ہے؟

۲ شاعر نے برسات میں برسات کا کون کون سا پہلو اجاگر کیا ہے؟

۳ مصرعے مکمل کیجیے:

(الف) ہر بات کے تماشے، ------------------

(ب) بادل ہوا کے اوپر، --------------------

(ج) پڑتے ہیں پانی ہر جا، ------------------

(د) بجلی چمک رہی ہے، -------------------

(ہ) قدرت کے بچھ رہے ہیں، ---------------

(و) یہ رنگ کون رنگے، -------------------

۴ نظم برسات کا وہ کون سا مصرع ہے جو بار بار دہرایا گیا ہے؟

۵ ذیل میں ہر سوال کے چار ممکنہ جواب دیے گئے ہیں۔ درست پر صاد کا نشان (✓) لگایئے:

(i) نظم برسات میں بند ہیں:

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے (د) سات

(ii) اپنے تن پر ہریالی سجا رہا ہے:

(الف) صحرا (ب) جنگل (ج) بیابان (د) کہسار

(iii) ہوا کے اوپر مست ہو کر چھا رہے ہیں:

(الف) درخت (ب) ستارے (ج) بادل (د) قطرات

(iv) سبزے کیا کر رہے ہیں؟

(الف) نہا رہے ہیں (ب) لہلہا رہے ہیں (ج) مرجھا رہے ہیں (د) سوکھ رہے ہیں

(v) جنگل میں پیدا ہو رہے ہیں:

(الف) پھل پھول (ب) کیڑے مکوڑے (ج) چرند پرند (د) ہرے بچھونے

Wizz Publishers E-Sample

٦ پہلی مثال کے مطابق کالم "الف" کو کالم "ب" کے متعلقہ لفظوں سے ملائیں اور مکمل ترکیب کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
ہریالی	چمکنا	سجنا
بادل	مچانا	
جل	سفید	
دھوم	سجنا	
ماہ	تھل	
سرخ	ماہی	
بجلی	گرجنا	

سننا، بولنا

٧ نظم "برسات" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد نظم کا مرکزی خیال ساتھیوں کو سنائیں۔

لفظوں کا کھیل

٨ دیے گئے الفاظ پر لغت کی مدد سے اِعراب لگائیں اور جملے لکھیں:

سرخ	سفید	چمکنا	دھوم	لہلہاہٹ	ہریالی	بہار

پڑھنا

٩ درج ذیل پیراگراف ایک دوسرے کو سنائیں اور تن درستی کے موضوع پر بنیادی باتیں سمجھیں:

دنیا کے بڑے بڑے قومی مشاہیر، سائنس دان، فلسفی، بین الاقوامی شہرت رکھنے والے ڈاکٹرز اور محققین سب اپنے فرائض تن درستی سے ہی انجام دیتے ہیں۔ ان کے دماغ بھی تن درست ہوتے ہیں اور جسم بھی اس قابل ہوتے ہیں کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ان کا پورا پورا ساتھ دیں۔ اور یہ تن درستی صرف مناسب ورزش سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ:

- وَرزِش کرنے سے انسان موٹاپے جیسی خطرناک بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بلڈ پریشر اور قلب کی دوسری بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔
- وَرزِش جسم کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ورزش سے جسم کے ہر حصّے کی نشوونما صحیح ہوتی ہے۔
- وَرزِش نظامِ انہضام کو معمول پر لے آتی ہے اور ورزش کرنے والے انسان میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

Wizz Publishers E-Sample

زبان شناسی

سابقہ: اس لفظ کے معنی ہیں سبقت لے جانے والا حرف۔ اس سے مراد ہے حرف / حروف کا ایسا مجموعہ جو کسی با معنی لفظ کے شروع میں استعمال ہو کر نیا مرکب لفظ بنا دے اور اس کے معانی تبدیل کر دے جیسے: بے ادب، بے خوف، بے جان وغیرہ۔ اس مثال میں ''بے'' سابقہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

لاحقہ: حرف، حروف کا ایسا مجموعہ جو کسی با معنی لفظ کے آخر میں استعمال ہو کر نیا مرکّب لفظ بنا دے اور اس کے معانی تبدیل کر دے جیسے: کاشت کار، صنعت کار، فن کار وغیرہ۔ اس مثال میں ''کار'' لاحقہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

۱۰ درج ذیل سوالات غور سے پڑھیں اور درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کریں:

(i) الفاظ کی فہرست کے ساتھ سابقہ ''خود'' لگے گا:
(الف) غرض، فہم، زور (ب) شناس، خودی، دور (ج) غرض، دار، شناس (د) دار، راز، تاج

(ii) الفاظ کی فہرست کے ساتھ سابقہ ''در'' لگے گا:
(الف) حقیقت، اصل، پیش (ب) بار، دریا، رواں (ج) وازہ، اصل، خون (د) پیش، پانی، جان

(iii) الفاظ کی فہرست کے ساتھ سابقہ ''زر'' لگے گا:
(الف) دار، تھکن، طاقت (ب) پرست، دریا، روانی (ج) نماز، خرید، پناہ (د) خرید، پرست، دار

(iv) الفاظ کی فہرست کے ساتھ لاحقہ ''اندیش'' لگے گا:
(الف) دور، نزدیک، وقار (ب) بد، نیک، درد (ج) خیر، بد، دور (د) خیر، برکت، دعا

(v) الفاظ کی فہرست کے ساتھ لاحقہ ''دار'' لگے گا:
(الف) مال، زمین، ایمان (ب) مال، دولت، فن (ج) تختہ، مکان، عدل (د) ایمان، غرض، محنت

(vi) الفاظ کی فہرست کے ساتھ لاحقہ ''پرست'' لگے گا:
(الف) بت، خیال، نظم (ب) حسن، دولت، بت (ج) حسن، مال، کھانا (د) دولت، مشقّت، یار

لکھنا

۱۱ اپنے دوست کے نام خط لکھیں جس میں اسے برسات کے موضوع پر کچھ اچھّی اچھّی نظمیں لکھنے کی تلقین کریں۔

سرگرمیاں

۱۲ طلبہ ''موسمِ برسات'' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں۔

۱۳ طلبہ اس نظم کے علاوہ برسات کے موضوع پر کسی بھی شاعر کی کوئی اور نظم تلاش کریں اور اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ سے یہ نظم درست تلفّظ کے ساتھ باری باری پڑھوائیں۔
- طالب علموں کو بتائیے کہ ٹیپ کا مصرع یا ٹیپ کا شعر کیا ہوتا ہے اور اس نظم میں ٹیپ کے مصرعے کی نشان دہی کرائیں۔
- طلبہ سے اس نظم کے ہر بند میں قافیے اور ردیف کی نشان دہی کرائیں۔
- طلبہ کو معلومات مہیا کریں کہ بادل کیسے بنتے اور برستے ہیں۔

بچّوں کی حفاظت

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- یہ جان سکیں کہ قدرت نے انھیں کسی اعلیٰ مقصد کے تحت پیدا کیا ہے۔
- روانی میں کی گئی گفت گو سن کر مطلب اخذ کر سکیں۔
- اپنے تحفّظ سے متعلق مسائل اساتذہ اور والدین کو بتا سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات اخذ کر سکیں۔
- غلط جملوں کو درست کر سکیں۔
- سابقے اور لاحقے کی مدد سے الفاظ سازی کر سکیں۔
- نثر پارے کی سلیس لکھ سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- کیا آپ گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنے والدین کو بتا کر جاتے ہیں؟
- کیا آپ کسی اجنبی سے کوئی چیز لے کر کھائیں گے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- دنیا بھر میں بچّوں کا عالمی دن ہر سال ۲۰ نومبر کو منایا جاتا ہے۔
- سمجھ دار بچّے اپنی حفاظت خود کرتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے ”حاصلاتِ تعلُّم“ دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے ”سوچیں اور بتائیں“ کے سوالات پوچھیں تا کہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے ان دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے ”ٹھہریں اور بتائیں“ کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو ”کیا آپ جانتے ہیں؟“ کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

® Publishers E-Sample

بچّوں کی حفاظت

الفاظ	حفاظت	خود اعتمادی	متاثر کن	رویے	کارروائی	تھپتھپائے	حرکات	تنہا
تَلَفُّظ	حِ فا ظَت	خُودْ اِعْت مادی	مُتاثْ ثِرْ کُن	رَ وی یے	کارْ رَوا ئی	تھپْ تھپا ئے	حَرَ کات	تَن ہا

ناصر ایک ذہین اور خود اعتماد طالبِ علم ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی جماعت میں اوّل پوزیشن لیتا ہے اور جب بھی تقریری مقابلوں میں حِصّہ لیتا ہے انعام حاصل کرتا ہے لیکن چند دنوں سے ناصر کچھ اُلجھا اُلجھا اور چُپ چُپ سا تھا۔

ناصر کی امّی جان نے اُس سے خاموشی کی وجہ پوچھی تو ناصر نے طبیعت کی خرابی کا بہانا بنا دیا۔ کچھ دن ایسے ہی گزرے تھے کہ اس کے اسکول میں ششماہی امتحانات شروع ہو گئے۔ ناصر کے تمام دوستوں نے جماعت میں اچھی کارکردگی دکھائی لیکن اس دفعہ ناصر کی کارکردگی مُتاثّر کُن نہ رہی اور وہ جماعت میں کوئی پوزیشن بھی نہ لے سکا۔ ناصر نے اپنے امتحانات کی رپورٹ اپنی والدہ کو دکھائی تو وہ حیران و پریشان ہو گئیں۔ ناصر کی امّی جان نے ناصر سے اس کی خراب کارکردگی کے بارے میں پوچھا تو جواب میں ناصر نے صرف یہ کہا: ”امّی جان! میں اسکول نہیں جاؤں گا! مجھے اسکول جانا اچھا نہیں لگتا۔“

ناصر کی یہ بات سُن کر اس کی امّی پریشان ہو گئیں اور ناصر سے اسکول نہ جانے کی وجہ پوچھی لیکن ناصر نے کوئی بھی وجہ بتانے سے انکار کر دیا۔ ناصر کی امّی جان اگلے دن ناصر کے اسکول گئیں اور اس کے اساتذہ سے ناصر کے رویّے کے بارے میں پوچھا۔ اسکول میں اساتذہ بھی اس کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بدلتے رویے اور جماعت میں کارکردگی پر پریشان تھے۔

ناصر کی والدہ کے کہنے پر ناصر کو بلوا کر پوچھا گیا تو ناصر نے بتایا کہ اسکول کے چوکیدار سے اسے ڈر لگتا ہے۔ استاد صاحب نے بتایا: بیٹے چوکیدار تو بہت اچھا انسان ہے اور بہت خوش اخلاق بھی ہے اور وہ تمام طلبہ کا بے حد خیال رکھتا ہے۔

ناصر خاموش ہو گیا۔ استاد صاحب نے جب ناصر سے چوکیدار کے بارے میں مزید پوچھا تو اس نے بتایا: ایک دفعہ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے کھانے کی چیز دے کر اپنی گود میں بٹھایا اور کہا کہ میری گود میں ہی بیٹھ کر کھاؤ جو مجھے اچھا نہیں لگا اور میں نے اُن کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر تم روز میرے پاس آ کر میری گود میں نہیں بیٹھو گے تو میں تمھاری شکایت تمھارے والدین یا اساتذہ کو کروں گا اور کہوں گا کہ تم دوسرے بچّوں کے ساتھ غلط حرکات کرتے ہو۔ اس دن سے مجھے اُن سے ڈر لگتا ہے۔ اب میرا نہ سکول جانے کو دل چاہتا ہے اور نہ ہی پڑھنے کو، یہ کہ کر ناصر رونے لگا۔

ناصر کی والدہ اور اُستاد صاحب ناصر کی بات سُن کر بے حد پریشان ہوئے۔ انھوں نے ناصر کو تسلّی دی اور اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ناصر کی والدہ نے اُستاد صاحب سے کہا کہ وہ چوکیدار کے خلاف سخت کارروائی کریں تاکہ باقی بچّے اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

استاد صاحب نے ناصر کی امی کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ وہ بچّوں کی حفاظت سے متعلق ضرور دوسرے بچّوں کو آگاہ کریں گے اور چوکیدار کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں والدین کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہو گا، خاص طور پر ماں کو اس بات کا خیال رکھنا ہو گا کہ اپنے بچّوں کو گھر یا سکول میں وقت سے پہلے یا چھٹی کے بعد تنہا نہ چھوڑے، بچّوں کے دوستوں پر نظر رکھے اور بچّوں سے یہ بھی کہے کہ کسی پر اندھا اعتماد نہ کریں۔ کوئی بھی شخص، چاہے وہ دوست یا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو، اگر آپ کو ضرورت سے زیادہ قریب کرنے کی کوشش کرے، جسمانی پیار کرے، چومے یا گال تھپتھپائے،

گلے لگائے، گود میں بٹھائے تو اس سے فوراً دور ہو جائیں اور ایسے شخص کے بارے میں والدین کو ضرور بتائیں۔ ناصر کی امّی نے استاد صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں بھی اس سلسلے میں اپنے جاننے والی تمام ماؤں کو آگاہ کروں گی۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو جب اس واقعے کا علم ہوا تو انھوں نے چوکیدار کو نوکری سے فارغ کر کے پولیس کے حوالے کر دیا۔ اگلے ہی روز ہیڈ ماسٹر صاحب نے صبح کی اسمبلی میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"بچّو! آپ کو اپنے بارے میں ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے۔ اگر کوئی اجنبی آپ کو کھانے کی کوئی چیز دے تو ہرگز نہ لیں۔ اگر کوئی کسی چیز کا لالچ دے کر کوئی غلط حرکت کرنا چاہے، بہانے سے ورغلائے یا اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو اس کے ساتھ ہرگز نہ جائیں بلکہ شور مچا دیں اور اپنی ہر بات اپنے والدین اور اساتذہ کو بتائیں۔ اپنے والدین کو بغیر بتائے گھر سے باہر نہ نکلیں۔"

ہم نے جانا اور سیکھا

- ہمیں ہر حال میں اپنے بچّوں کی حفاظت کرنی ہے اور ان کو احساسِ تحفُّظ دینا ہے۔
- بچّوں کو اپنی حفاظت کرنے کے طریقوں یعنی (Self Protection) کے بارے میں آگاہ ہونا چاہیے۔

سوچیں اور بتائیں:

- ناصر کے اسکول میں کون سے امتحانات شروع ہوئے؟
- ناصر کس سے خوف زدہ تھا؟
- ناصر کی والدہ اور اس کے استاد کس بات سے پریشان ہوئے؟

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) ناصر کیسا بچّہ تھا؟
(ب) ناصر کی امتحانات میں کیسی کارکردگی تھی؟
(ج) ناصر کی امّی جان نے ناصر کی امتحانی رپورٹ دیکھ کر کیا پوچھا؟
(د) ناصر نے اپنی خراب کارکردگی کی کیا وجہ بتائی؟
(ہ) چوکیدار نے ناصر کو کیا دھمکی دی؟
(و) ناصر کی والدہ اور اُستاد صاحب نے ناصر کی حوصلہ افزائی کیوں کی؟

۲ سبق کے متن کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) ناصر ایک طالب علم ہے:
(الف) پریشان (ب) خود اعتماد (ج) شرمیلا (د) خود سر

برائے اساتذہ کرام:

- مشق کے سوالات حل کروانے سے پہلے طلبہ سے سبق کی ایک مرتبہ پھر دُہرائی کروائیں تا کہ طلبہ کو سبق ذہن نشین ہو جائے اور وہ مشق کے سوالات آسانی سے مکمل کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(ii) ناصر جماعت میں ہمیشہ پوزیشن لیتا تھا:

(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی

(iii) کچھ دنوں سے ناصر تھا:

(الف) اُداس (ب) ڈرا ہوا (ج) سہاسہا (د) اُلجھا اُلجھا

(iv) ناصر کے اسکول میں امتحانات کا آغاز ہوا:

(الف) ماہانہ (ب) ششماہی (ج) سہ ماہی (د) سالانہ

(v) ناصر نے جانے سے انکار کر دیا:

(الف) کمرے میں (ب) گلی میں (ج) بازار میں (د) اسکول میں

(vi) ناصر نے بتایا اسے ڈر لگتا ہے:

(الف) اسکول کے چوکیدار سے (ب) اسکول کے مالی سے (ج) پرنسپل صاحب سے (د) کلاس ٹیچر سے

(vii) چوکیدار نے ناصر کو بیٹھنے کے لیے کہا:

(الف) کرسی پر (ب) بستر پر (ج) گود میں (د) گاڑی میں

(viii) بات نہ ماننے پر چوکیدار نے ناصر کو دی:

(الف) تسلّی (ب) سزا (ج) دھمکی (د) گالی

(ix) سبق کے مطابق بچوں کو اپنی ہر بات بتانی چاہیے:

(الف) پرنسپل کو (ب) دادا کو (ج) باجی کو (د) والدین کو

(x) ہیڈ ماسٹر صاحب نے نوکری سے فارغ کیا:

(الف) آیا کو (ب) مالی کو (ج) لفٹ آپریٹر کو (د) چوکیدار کو

۳ درست جواب کے آگے (✓) اور غلط جواب کے آگے (×) لگائیں۔

(الف) ناصر ایک خود اعتماد بچّہ تھا۔	
(ب) ناصر اُلجھا اُلجھا اور چپ چپ نہ تھا۔	
(ج) ناصر کے اسکول میں ششماہی امتحان شروع ہوئے۔	
(د) ششماہی امتحان میں ناصر کی کارکردگی متاثر کن رہی۔	
(ہ) ناصر نے کہا میں اسکول ضرور جاؤں گا۔	
(و) چوکیدار کو حوالۂ پولیس کیا گیا۔	

۴ سبق کے حوالے سے مناسب الفاظ استعمال کر کے خالی جگہ کو پُر کیجیے۔

(الف) ناصر نے -------- کی خرابی کا بہانا بنا دیا۔

(ب) ناصر کے تمام دوستوں نے جماعت میں اچھّی -------- دکھائی۔

Winner Publishers E-Sample

(ج) ناصر نے کوئی بھی--------بتانے سے انکار کر دیا۔

(د) ناصر نے بتایا کہ اسکول کے--------سے اسے ڈر لگتا ہے۔

(ہ) ناصر کی والدہ اور اُستاد صاحب ناصر کی بات سُن کر بے حد--------ہوئے۔

(و) اپنے--------کو بغیر بتائے گھر سے باہر نہ نکلیں۔

سننا، بولنا

۵ سبق "بچّوں کی حفاظت" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کر کے بتائیں کہ آپ کو اس سبق میں کون سی بات بہت اچھّی لگی؟

۶ آپس میں بات چیت کریں اور ایک دوسرے کو بتائیں کہ آپ اپنے والدین کو اپنی حفاظت سے متعلق کون کون سے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں؟

الفاظ سازی

۷ دیے گئے الفاظ کے جملے بنا کر اپنی کاپی میں لکھیں۔

خوش اخلاق	خود اعتماد	پریشان	زیادتی	تحقیق	رعایت

پڑھنا

۸ دی ہوئی عبارت غور سے پڑھیں اور اس کے اہم نِکات اخذ کر کے ساتھیوں کو بتائیں۔

"سائمن بیٹا! آپ اتنی دیر سے موبائل فون پر کیا کر رہے ہیں؟" امّی جان نے سائمن کو کچھ دیر سے موبائل فون پر مصروف دیکھ کر پوچھا: امّی جان! "میرا ایک نیا دوست بنا ہے۔ وہ کہ رہا ہے کہ میں اُسے اپنی اور اپنے گھر والوں کی تصویریں بھیجوں۔ میں فون سے اپنی اچھی سی تصویریں تلاش کر رہا تھا کہ اُسے بھیج سکوں۔" سائمن نے جواب دیا۔ یہ سن کر امّی جان فوراً چونکیں اور بولیں:

"کون سا دوست؟ کیا وہ اسکول میں آپ کا ہم جماعت ہے؟" "ارے نہیں، امّی جان! میں روز شام کو کھیلنے کے لیے جس پارک میں جاتا ہوں، وہ وہاں میرا دوست بنا تھا۔" سائمن نے بتایا۔ امّی جان! سائمن کے قریب بیٹھیں اور پیار سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولیں: "سائمن بیٹا! کبھی بھی کسی ان جان شخص کو اپنا دوست نہیں بناتے۔ اپنی اور اپنے گھر والوں کی تصویریں یا ذاتی معلومات ہر گز کسی کو نہیں دیتے۔"

"وہ کیوں امّی جان!" سائمن نے حیرانی سے پوچھا۔ "کیوں کہ کچھ لوگ ان کا غلط استعمال بھی کر سکتے ہیں، جس کی وجہ سے ہمیں بے حد مشکلات سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔" امّی جان نے پیار سے سمجھایا۔ "جی امّی جان! میں آیندہ اس بات کا خیال رکھوں گا اور آپ کو بتائے بغیر کوئی ایسا کام نہیں کروں گا۔" سائمن نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۵ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے بچّوں کو سبق بلند آواز میں پڑھ کر سنائیں بعد ازاں بچّوں سے پوچھیں کہ انھیں سب میں سے کون سی بات اچھی لگی؟
سوال نمبر ۶ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں آپس میں بات چیت کریں۔
سوال نمبر ۷ کی سرگرمی میں موجود عبارت بچّوں کو بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہیں اور اس کے بعد بچّوں سے عبارت کے اہم نِکات سنیں۔

Wizz Publishers E-Sample

زبان شناسی

غلط اور درست جُملے

تحریر و تقریر میں زبان اور بیان کی درستی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ گفت گو کے دوران میں درست اور صحیح الفاظ کا استعمال بولنے والے کی شخصیت کو باوقار بنا دیتا ہے، جب کہ غلط سلط الفاظ کا استعمال اور کم زور لہجہ، شخصیت پر منفی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ زبان دانی میں اس موضوع پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ طلبہ کو زبان دانی کے بنیادی اصولوں سے واقفیت ضرور ہونی چاہیے۔ ذیل میں کچھ ایسی مثالیں دی گئی ہیں جن میں کئی اقسام کی اغلاط کو جملوں میں واضح کیا گیا ہے۔

غلط جملے	درست جملے	غلطی
ماہِ رمضان کا مہینا شروع ہو گیا۔	ماہِ رمضان شروع ہو گیا۔	الفاظ کے تکرار کی غلطی
آج کی اخبار لاؤ۔	آج کا اخبار لاؤ۔	تذکیر و تانیث کی غلطی
یہ واقع کل کا ہے۔	یہ واقعہ کل کا ہے۔	املا کی غلطی
ہم کل ملتان جائے گا۔	ہم کل ملتان جائیں گے۔	واحد، جمع کی غلطی
امیر عیش کر رہے ہیں، غریب فاقے کر رہے ہیں۔	امیر عیش کر رہے ہیں، غریب فاقوں مر رہے ہیں۔	محاورے کی غلطی

۹ دیے ہوئے غلط جملوں کو درست کر کے جملے دوبارہ کاپی میں لکھیں۔

(الف) میں بخریت سے ہوں۔
(ب) تمام مشکلاتوں کا جرأت سے مقابلہ کرو۔
(ج) میرا سائیکل بالکل نیا ہے۔
(د) کوہ ہمالیہ کا پہاڑ بہت اونچا ہے۔
(ہ) مجھے جھوٹ مارنے کی عادت نہیں۔
(و) آبِ زم زم کا پانی بہت متبرّک ہے

سابقے: ایسے الفاظ جو کسی بامعنی لفظ سے پہلے لگائے جائیں اور اُن سے ایک نیا بامعنی لفظ بنے، انھیں سابقے کہتے ہیں۔ مثلاً: اَن، با، خوش سے اَن جان، اَن پڑھ، اَن گنت؛ بادب، باقاعدہ، باوقار؛ خوش اخلاق، خوش ذائقہ، خوش قسمت۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے الفاظ میں "ان، با اور خوش" سابقے ہیں۔

لاحقے: ایسے الفاظ جو کسی بامعنی لفظ کے بعد لگائے جائیں اور ان سے ایک نیا بامعنی لفظ بنے، انھیں لاحقے کہتے ہیں۔ مثلاً: گار، دان، پسند سے پرہیز گار، خدمت گار، روز گار؛ قدردان، سائنس دان، روشندان؛ ترقی پسند، دل پسند، شہرت پسند۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے الفاظ میں "گار، دان اور پسند" لاحقے ہیں۔

۱۰ دیے ہوئے سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے تین تین نئے الفاظ بنائیں۔

سابقے	بے	غیر	بد
لاحقے	خانہ	یاب	مند

لکھنا

۱۱ سبق "بچّوں کی حفاظت" کے آخری دو پیراگرافوں میں جو نِکات بیان کیے گئے ہیں، ان کی سلیس اپنی کاپی میں لکھیں۔

۱۲ سبق "بچّوں کی حفاظت" میں کون کون سی ہدایات دی گئی ہیں؟

سرگرمی

۱۳ جماعت کے تمام بچّے باری باری بیان کریں کہ کسی ناواقف یا غیر شخص سے کھانے کی کوئی چیز جیسے چاکلیٹ، ٹافیاں یا چیونگم نہ لینے میں کیا مصلحت ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۹ میں موجود تصورات تختۂ تحریر کی مدد سے روزمرّہ مثالیں دے کر سمجھائیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔
- سوال نمبر ۱۰ میں موجود تصویر تختۂ تحریر کی مدد سے روزمرّہ مثالیں دے کر سمجھائیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔
- سوال نمبر ۱۲ کے لیے بچّوں کو سلیس کرنے کا طریقہ بتائیں کہ اگر کسی پیراگراف کی سلیس کرنی ہو تو اس پیراگراف میں موجود مشکل الفاظ کی جگہ اُن کے معانی لکھے جاتے ہیں، باقی پیراگراف کو ویسے ہی لکھا جاتا ہے اور کوئی اضافی لفظ نہیں لکھا جاتا۔ مگر جملوں کی روانی میں فرق نہیں پڑنا چاہیے۔

Wizz Publishers E-Sample

سبق : ۱۸

صحّت و صفائی اور متوازن غذا

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- متوازن خوراک اور اس کے فوائد سے متعلق ساتھیوں کو آگاہ کر سکیں۔
- جماعت کے معیار کے مطابق عبارت سن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- روز مرّہ، محاورہ، کہاوتوں، ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- متشابہ الفاظ (بہ لحاظ صوت و اعراب) کا فرق بتا سکیں۔
- عمومی ضروریات کے مطابق اسکول انتظامیہ کو درخواست لکھ سکیں۔
- ضابطہ معیار کے مطابق کم از کم ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل مکالمہ نگاری کر سکیں۔
- اپنی جماعت کے معیار کے مطابق مختلف موضوعات سے متعلق اپنے خیالات، جذبات، مشاہدات اور معلومات کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے درست قواعد اور حرکات و سکنات کے ساتھ پُر اعتماد انداز میں زبانی اظہار کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- صحت مند جسم کے لیے صحت بخش غذا لینا کیوں ضروری ہے؟
- آپ اپنی خوراک میں کن چیزوں کا استعمال کرتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- موجودہ دور میں سب سے بڑی انسانی بیماری ذہنی دباؤ کی بیماری ہے اور یہ بیماری جنک فوڈز کا زیادہ استعمال کرنے اور خوراک میں ضروری اجزا کی کمی سے پیدا ہوتی ہے جب کہ ذہنی دباؤ کا مرض انسانی صحت اور رویّوں پر بُری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- اساتذہ کرام کی راہ نمائی کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں جو اساتذہ کرام کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گے۔
- طلبہ کو سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں تا کہ وہ اپنے آپ کو پڑھنے کے لیے آمادہ کر سکیں۔
- سبق کے دوران میں طلبہ کی فہم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے "ٹھہریں اور بتائیں" کے سوالات پوچھیں۔
- طلبہ کو "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کریں۔

Publishers E-Sample

صحّت و صفائی اور متوازن غذا

الفاظ	صحت	متوازن	غذا	اردگرد	اخلاقی	کراہت	نصف	چاق چوبند
تَلَفُّظ	صِحْ حَت	مُتْ وَا زَن	غِ ذَا	اِرْد گِرْد	اَخْ لَا قِی	کَرَا ہَت	نِصْ ف	چَاقْ چَوْ بَنْد

بہترین زندگی گزارنے کے لیے سب سے ضروری چیز صحّت ہے اور صحّت کا دارو مدار صفائی پر ہے۔ صفائی کا مطلب ہے انسان کا جسم، لباس اور اردگرد کی چیزوں اور ماحول کا پاک اور صاف ہونا۔ ہم جہاں رہ رہے ہوں، وہاں اپنے گھروں سے لے کر اپنے گلی محلے تک کی صفائی کا خیال رکھنا ہم سب کی دینی، اخلاقی اور سماجی ذمّہ داری ہے۔

جو شخص صفائی کا عادی ہو اس کے بول چال، لباس، لین دین، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے میں عمدگی پائی جاتی ہے۔ ایسے انسان میں اتنی کشش ہوتی ہے کہ ہر شخص اس سے دوستی کرنا پسند کرتا ہے۔ صفائی کی وجہ سے اس کی شخصیت میں ایسا نکھار پیدا ہو جاتا ہے کہ لوگ اسے عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور اپنے معاملات میں اس سے مشورہ لینا پسند کرتے ہیں۔ فطری طور پر ہر شخص صفائی پسند ہوتا ہے، وہ صاف لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور صاف لوگوں ہی کو اپنے ساتھ بٹھانا پسند کرتا ہے۔ وہ گندے لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور ان کو پاس بٹھانے میں بھی کراہت محسوس کرتا ہے۔

اسلام چاہتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی عزّت کریں، آپس میں مل جل کر اور محبّت سے رہیں۔ اس لیے اسلامی احکامات میں پاک صاف رہنے کی بڑی تاکید ہے۔ صفائی کو "نصف ایمان" کہا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھی پاکیزگی اور صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود بھی بے حد صفائی پسند تھے اور دوسروں کو بھی صاف ستھرا رہنے کی تاکید کرتے تھے۔

صفائی کا کھانے پینے اور لباس سے تعلق بہت اہم ہے۔ اس لیے کھانے پینے کی چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے اور ہمیشہ صاف کپڑے پہننا چاہییں۔ اپنے بدن کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ روزانہ نہانا، برش کرنا، بدن کی گندگی کو صاف کرنا اور بڑھے ہوئے ناخن تراشنا ہماری عادت کا حصّہ ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنے اردگرد کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

ملکی ماحول میں صفائی رکھنا صرف حکومت ہی کا کام نہیں بلکہ ہم سب کا فرض بھی ہے۔ اس لیے ہم سب کو اپنے آس پاس کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے اور ندی، نالوں، تالابوں اور جھیلوں کے پانی کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ ان میں کوڑا کرکٹ نہیں ڈالنا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ پیڑ لگانے چاہییں اور صفائی کے لیے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے۔

انسان کو صحّت مند اور تن درست رہنے کے لیے صفائی کے علاوہ متوازن غذا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ متوازن اور صحّت بخش غذا انسان کو دماغی اور جسمانی طور پر صحت مند رکھنے کے ساتھ ساتھ، اس کے مزاج میں سختی اور چڑچِڑے پن کو دُور کرتا ہے، اس کے مزاج کو خوش گوار بناتی ہے اور بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ بچّوں کی مناسب پرورش میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

محققین کا کہنا ہے کہ جو غذا انسان استعمال کرتا ہے، وہ اس کے جذبات، محسوسات حتٰی کہ خیالات پر بھی براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان اندرونی اور بیرونی طور پر تندرست اور چاق چوبند ہے تو اس کے خیالات ہمیشہ مثبت ہوں گے اور وہ اپنی روز مرّہ کی تمام نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں بغیر کسی غصے، تھکن

اور ذہنی دباؤ کے بہ خوبی انجام دے گا۔

اگر انسان واقعی اپنی زندگی میں خوش اور مسرور رہنا چاہتا ہے تو اسے نہ صرف غذائیت بخش خوراک سے واقفیت ہونی چاہیے بلکہ جلد از جلد ان کا استعمال بھی شروع کر دینا چاہیے۔ یاد رہے کہ تازہ سبزیاں اور پھل نیز دُودھ اور گوشت متوازن غذا کے چار بنیادی عناصر ہیں۔ ان کی معاونت کے لیے دالیں اور بیج دار اناج بھی انتہائی ضروری ہیں۔ صاف پانی کا مناسب استعمال سونے پر سہاگے کا کام کرتا ہے۔

ذیل میں مختلف غذائی اجزا اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بچّے اگر ابھی سے ان اشیا کے فائدوں کو ذہن نشین کر لیں گے تو مستقبل میں وہ یقیناً ایک صحت مند اور ہشاش بشاش زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں گے۔

دالیں:

چنے، مسور، مونگ اور ماش کی دالیں نہ صرف وٹامن بی سے بھرپور ہوتی ہیں بلکہ گوشت کی کمی کو بھی دُور کر دیتی ہیں۔ یہ انسانی جسم میں توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اسی طرح چنے، لوبیا، مونگ پھلی اور مکئی بھی صحت بخش غذاؤں میں شمار ہوتی ہیں۔

مچھلی اور گوشت:

گوشت انسانی صحت کے لیے نہایت ضروری وٹامنز سے مالا مال ہوتا ہے۔ گوشت کھانے میں اگر مچھلی کے گوشت کو ترجیح دی جائے تو یہ چیز انسانی جسم کو تندرست اور تر و تازہ رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

پھل اور سبزیاں:

تازہ پھل اور سبزیاں قدرت کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ سیب، انگور اور کھجور وغیرہ دل و دماغ کو طراوت اور تقویت بخشتے ہیں۔ اسی طرح دیگر پھلوں میں سنگترہ، مالٹا، کینو، فروٹر، موسمی، گریپ فروٹ، چکوترا اور سٹرا بیری وغیرہ شامل ہیں۔

خشک میوہ جات:

خشک میوہ جات جن میں اخروٹ، ناریل، بادام، کاجو، پستہ، مونگ پھلی، کشمش وغیرہ شامل ہیں، ان کا مناسب استعمال بھی انسان کو توانا اور تندرست رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ خاص طور پر موسمِ سرما میں ان کے استعمال سے شدید موسمی اثرات سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

دودھ اور شہد:

دودھ اور شہد انسانی غذا کا وہ مقدّس اور مفید حصّہ ہیں جن کے فوائد کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ دودھ میں شامل کیلیشیم، وٹامن ڈی اور پروٹین انسانی صحّت کے لیے ضروری ہیں۔ اِن سب کے ساتھ ساتھ تازہ پھلوں کا جوس اور سلاد کا استعمال بھی انسانی صحّت کے ضامن ہیں۔

سوچیں اور بتائیں:

- کس شخص کو لوگ اپنے پاس نہیں بٹھاتے؟
- صفائی کا تعلق کن چیزوں سے ہوتا ہے؟
- اپنے جسم کو صاف رکھنے کے لیے ہمیں کیا کیا کرنا چاہیے؟

ہم نے جانا اور سیکھا

- صحت مند رہنے کے لیے صفائی بے حد ضروری ہے۔
- صفائی میں اپنی ذاتی صفائی کے علاوہ اردگرد کے ماحول کی صفائی کرنا بھی ضروری ہے۔
- صحت کو برقرار رکھنے کے لیے متوازن خوراک کا استعمال کرنا چاہیے۔

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) صحت کا دارومدار کس پر ہے؟
(ب) صفائی پسند شخص کی کیا نشانی ہے؟
(ج) متوازن غذائیں انسان کو تندرست رکھنے کے علاوہ کیا فریضہ انجام دیتی ہیں؟
(د) گوشت کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں؟
(ہ) انسان اگر زندگی میں خوش رہنا چاہتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟
(و) وہ کون سی دو غذائیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا ہے؟

۲ سبق کے متن کے حوالے سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) بہترین زندگی گزارنے کے لیے سب سے ضروری چیز ہے:
(الف) خوراک (ب) صحت (ج) صفائی (د) دوا

(ii) صفائی کی وجہ سے انسانی شخصیت میں پیدا ہوتا ہے:
(الف) پیار (ب) معیار (ج) نکھار (د) اعتبار

(iii) صاف ستھرے شخص کو لوگ دیکھتے ہیں:
(الف) پیار سے (ب) عزّت سے (ج) غصّے سے (د) نرمی سے

(iv) گندے شخص سے لوگ محسوس کرتے ہیں:
(الف) انسیت (ب) کراہت (ج) محبت (د) رغبت

(v) متوازن اور صحت بخش غذائیں بچّوں کی پرورش میں ثابت ہوتی ہیں:
(الف) مُضر (ب) غیر معاون (ج) معاون (د) ضرر رساں

(vi) متوازن غذا کے بنیادی عناصر ہیں:
(الف) فقط ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(vii) چنے، مسور، مونگ اور ماش کی دالیں بھرپور ہوتی ہیں:
(الف) وٹامن اے سے (ب) وٹامن بی سے (ج) وٹامن سی سے (د) وٹامن ڈی سے

(viii) سبق کے مطابق تازہ پھل اور سبزیاں انسان کے لیے قدرت کی طرف سے ہیں:
(الف) بہت بڑی دولت (ب) بہت بڑی نعمت (ج) بہت بڑی تجارت (د) بہت بڑی رحمت

(ix) موسمِ سرما میں شدید موسمی اثرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے:
(الف) خشک میووں کے استعمال سے (ب) تازہ سبزیوں کے استعمال سے (ج) تازہ پھلوں کے استعمال سے (د) پراٹھوں کے استعمال سے

(x) دو چیزیں انسانی غذا کا مقدّس اور مفید حصّہ ہیں:
(الف) دودھ اور شہد (ب) گوشت اور مچھلی (ج) پھول اور پھل (د) پھل اور سبزیاں

۳ درست جواب کے آگے (✓) اور غلط جواب کے آگے (✗) لگائیں۔

(الف) صاف ستھرے شخص سے لوگ مشورہ لینا پسند کرتے ہیں۔	
(ب) صفائی کا تعلق لباس اور کھانے پینے سے نہیں ہے۔	
(ج) صفائی کے لیے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے۔	
(د) متوازن غذا انسان کو صحت مند اور تن درست رکھتی ہے۔	
(ہ) اگر انسان اندرونی اور بیرونی طور پر تن درست اور توانا ہے تو اس کے خیالات ہمیشہ مثبت نہیں رہیں گے۔	
(و) تازہ سبزیاں اور پھل نیز دودھ اور گوشت متوازن غذا کے چار عناصر ہیں۔	
(ز) چنے، مسور، مونگ اور ماش کی دالیں وٹامنز سے بھرپور نہیں ہوتیں۔	
(ح) تازہ پھل اور سبزیاں قدرت کی بہت بڑی نعمت ہیں۔	

۴ مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں

(الف) صحّت کا دارومدار--------پر ہے۔

(ب) صفائی کو نصف--------کہا گیا ہے۔

(ج) تازہ سبزیاں اور پھل نیز دُودھ اور گوشت متوازن غذا کے--------بنیادی عناصر ہیں۔

(د) گوشت انسانی صحت کے لیے نہایت ضروری--------سے مالا مال ہوتا ہے۔

(ہ) تازہ پھل اور سبزیاں قدرت کی بہت بڑی--------ہیں۔

سننا، بولنا

۵ سبق "صحت وصفائی اور متوازن غذا" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد اپنی معلومات، مشاہدات اور خیالات کی روشنی میں سبق کے اہم نِکات ساتھیوں کو سنائیں۔

لفظوں کا کھیل

٦ اِعراب کی مدد سے الفاظ کا تلفظ واضح کیجیے۔

مزاج	تندرست	معاون	ہشاش بشاش	فوقیت	تقویت	رویوں
کراہت	عناصر	چاق چوبند	مقدس	طبی	حتی الوسع	معاونت

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۴ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے بچّوں کو سبق "صحت وصفائی اور متوازن غذا" کو درست تلفُّظ سے پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں بچّوں کی آپس کی بات چیت کے بعد سبق کے اہم نِکات بچّوں کے مشاہدات اور خیالات کی روشنی میں سنیں۔

Wiz Publishers E-Sample

پڑھنا

۷ دی گئی عبارت میں موجود روز مرّہ، محاورات، کہاوتوں اور ضرب الامثال کے مفہوم سمجھتے ہوئے روانی سے پڑھیں۔

"تن درستی ہزار نعمت ہے" میرے چچا جان روز مرّہ استعمال میں آنے والے اس جملے پر پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ وہ ہر وقت اپنی صحّت کو بہتر بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ "حرکت میں برکت ہے" اس کے لیے وہ باقاعدگی سے ورزش کرتے اور متوازن خوراک کا استعمال کرتے ہیں۔ چچا جان کی دیکھا دیکھی ان کے بیٹے بھی اپنی صحت کو بنانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا کہ جیسے خربوزے کو دیکھ کر خربوزے نے رنگ پکڑ لیا ہو۔ جب کہ دوسری طرف میری چچی جان کو اپنی صحّت کی کوئی فکر نہیں ہے، بے تحاشا کھاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ پھول کر کُپّا ہو گئی ہیں۔ وہ چچا جان کی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی ہیں۔ ان عادات کی وجہ سے وہ ہسپتال پہنچ گئیں اور کچھ دن ہسپتال رہنے کے بعد انھوں نے اپنی بے تحاشا کھانے کی عادت سے توبہ کی اور جان لیا کہ جان ہے تو جہان ہے۔

زبان شناسی

۸ دیے ہوئے متشابہ الفاظ کو اپنے جملوں میں ایسے استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

گُل	گِل	بَن	بِن	عِلم	عَلَم	سَر	سُر	عرض	ارض	چَور	چُور

لکھنا

۹ پرنسپل کے نام بوجہ بیماری رخصت کی درخواست اپنی کاپی میں لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۰ "برگر اور چٹ پٹے کھانے صحت کے دشمن ہیں" کے موضوع پر اپنے مشاہدات، خیالات اور معلومات کو تقریر کی صورت میں تیار کریں اور درست حرکات و سکنات سے ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

۱۱ بچّے اپنی کاپی میں گرمیوں کے اور سردیوں کے پانچ پانچ اہم پھلوں کے نام لکھیں۔

۱۲ بچّے اپنی کاپی میں وٹامن اے، بی، سی اور ڈی کے فوائد لکھتے ہوئے وضاحت کریں کہ یہ وٹامن کن کن اشیا میں پائے جاتے ہیں؟

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۶ کی سرگرمی میں موجود عبارت طلبہ کو بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہیں۔ عبارت پڑھنے کے بعد طلبہ کو عبارت میں موجود روز مرّہ، محاورات اور ضرب الامثال یا کہاوتوں کے بارے میں تفصیل سے سمجھائیں۔ بعد ازاں طلبہ کے فہم کا جائزہ سوالات کی مدد سے لیں۔ سوال نمبر ۸ اور ۹ مکمل کروانے میں طلبہ کی مکمل مدد کریں۔
- سوال نمبر ۱۰ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو دیے گئے موضوع سے متعلق ضروری معلومات دیں اور تقریر تیار کروا کر جماعت کے سامنے پیش کروائیں۔ طلبہ کو متوازن خوراک کے فوائد سے آگاہ کریں۔ بازاری کھانوں کے نقصانات سے متنبہ کریں۔ پھلوں اور غذائی اشیا میں پائے جانے والے وٹامنز کے حوالے سے چارٹ بنوا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

Publishers E-Sample

رکھنا پاکستان سلامت یااللہ

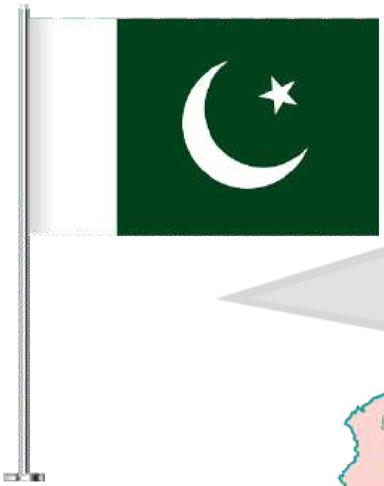

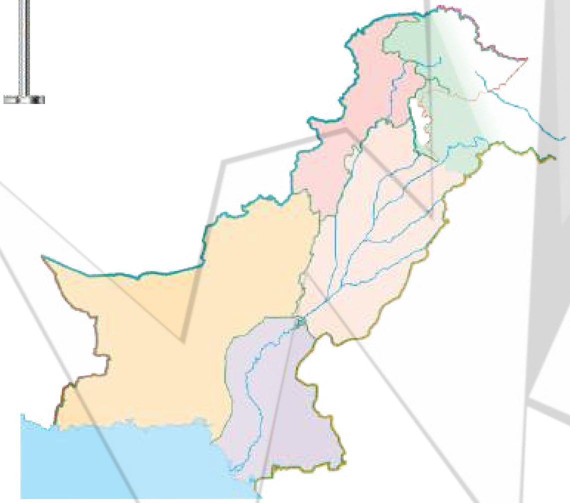

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اپنے وطن کی محبت کے جذبات کو سمجھ سکیں۔
- جماعت کے معیار کے مطابق مختلف سمعی ذرائع ابلاغ (کہانی، نظم، واقعہ) کی نشان دہی کر سکیں۔
- نظم کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات اخذ کر سکیں۔
- تشبیہ کی پہچان اور اس کا استعمال کر سکیں۔
- روز مرّہ، محاورات اور ضرب الامثال کو پہچان کر اُن کا دُرست استعمال کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- ہمیں ہمارا ملک کن تکالیف اور مشکلات سے گزرنے کے بعد ملا تھا؟
- وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے کیا ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ہر شخص کو اپنے وطن کی مٹی بڑی عزیز ہوتی ہے۔
- وطن کے ساتھ شدید محبت قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے۔
- وطن کے ساتھ محبت کا قرینہ نبی کریم خاتم النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی زندگی میں بڑا واضح نظر آتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں "حاصلاتِ تعلّم" درج ہیں۔ ان نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اس سبق کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان سے سوالات اور "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں بچّوں کی دل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس میں طلبہ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔

Publishers E-Sample

رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ

الفاظ	بلتستان	دہقان	سلامت	گلشن	گلگت	مزدور	مہران	وطن
تَلَفُّظ	بَل تِس تان	دِہ قان	سَلا مَت	گُل شَن	گِل گَت	مَز دُور	مِہ ران	وَ طَن

رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ!
پاک وطن کی شان سلامت یا اللہ
سندھ خیبر پنجاب رہے مہران آباد
تیرے کرم سے گلگت بلتستان آباد
سب کے مال و جان سلامت یا اللہ!
رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ!

دیس کے شہروں ، قصبوں ، صحراؤں کی خیر
اس کے پہاڑوں ، وادیوں ، دریاؤں کی خیر
گلشن کی ہر آن سلامت یا اللہ!
رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ!

مٹی سونا کرنے والے شاد رہیں
محنت کش مزدور سدا آباد رہیں
رکھنا میرے دہقان سلامت یا اللہ
رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ!

(ڈاکٹر اختر شمار)

ہم نے جانا اور سیکھا

- یا اللہ! پاکستان کی شان سلامت رکھنا۔
- یا اللہ! پاکستان کے تمام صوبوں کو آباد اور سلامت رکھنا۔
- یا اللہ! پاکستان کی زمین کو سونا بنانے والے اور ہمارے لیے خوراک پیدا کرنے والے سلامت رہیں۔

سوچیں اور بتائیں:

- شاعر نے نظم میں کس کی سلامتی کی دعا مانگی ہے؟
- شاعر کا وطن کون سا ہے؟

E-Sample Publishers

مشق

۱ سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

(الف) شاعر نے اللہ تعالیٰ سے پاکستان کے کس کس صوبے کے آباد رہنے کی دعا کی ہے؟

(ب) شاعر نے اپنے دیس کی کن کن جگہوں کی خیر طلب کی ہے؟

(ج) مٹی کو سونا کرنے والوں سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(د) محنت کش مزدوروں کے لیے شاعر کی کیا خواہش ہے؟

(ہ) اس نظم میں ایک مصرع چار بار دُہرایا گیا ہے، اس کی نشان دہی کیجیے۔

۲ نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

(i) شاعر نے گلشن کی مانگی ہے:

(الف) سلامتی (ب) شادابی (ج) آبادی (د) سیرابی

(ii) دہقان سے شاعر کی مُراد ہے:

(الف) طالبِ علم (ب) مزدور (ج) کسان (د) تمام لوگ

(iii) شاعر نے مزدوروں کو لقب دیا ہے:

(الف) محنت طلب کا (ب) سختی کش کا (ج) محنت کش کا (د) آرام طلب کا

(iv) شاعر نے پاکستان کو رکھنے کی دُعا مانگی ہے:

(الف) خوش حال (ب) شاداب (ج) سلامت (د) سیر اب

(v) شاعر نے پاکستان کے صوبوں کے لیے دعا کی ہے:

(الف) دو صوبوں کی (ب) تین صوبوں کی (ج) چار صوبوں کی (د) پانچ صوبوں کی

۳ درج ذیل الفاظ میں سے مُناسب لفظ چن کر مصرع مکمل کیجیے۔

دہقان	گلشن	رکھنا	سلامت	پاک وطن	مہران

(الف) رکھنا پاکستان-------------- یا اللہ

(ب) سندھ، خیبر، پنجاب، رہے--------- آباد

(ج) رکھ میرے----------- سلامت، یا اللہ!

(د) ------------ کی شان سلامت یا اللہ!

(ہ) ------------ پاکستان سلامت، یا اللہ!

(و) ------------ کی ہر آن سلامت یا اللہ!

WZ Publishers E-Sample ®

۴ پہلی مثال کے مطابق کالم "الف" کو کالم "ب" کے متعلقہ لفظوں سے ملائیں اور مکمل ترکیب کالم "ج" میں لکھیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"	کالم "ج"
محنت کش	بلتستان	مزدور
پاک	وادیوں	
جان و	قصبوں	
پہاڑوں	مال	
شہروں	مزدور	
گلگت	وطن	

سننا، بولنا

۵ نظم "رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ!" کو غور سے سنیں اور آپس میں بات چیت کے بعد نظم کا مرکزی خیال ساتھیوں کو سنائیں۔

۶ انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان سے متعلق کوئی اور نظم یا ترانہ سن کر ساتھیوں کو سنائیں۔

لفظوں کا کھیل

۷ درج ذیل الفاظ سے جملے بنائیں اور کاپی میں لکھیں۔

محنت کش	قصبوں	گلشن	دہکان	صحراؤں	گلگت	بلتستان	پاک وطن

پڑھنا

۸ دی ہوئی نظم ترنّم سے پڑھیں اور نظم میں موجود معلومات ساتھیوں کو سنائیں۔

ہمیشہ مِل کے رہنے کے نتیجے نیک ہوتے ہیں
وہیں کچھ لُطف ہوتا ہے جہاں دِل ایک ہوتے ہیں
سکونِ قلب ہیں پاتے جو رہتے ہیں محبت سے
جنھیں احساسِ انساں ہے سدا رہتے ہیں راحت سے

یہی ایکا تو رستہ کامیابی کا دکھاتا ہے
یہی ایکا تو ہر مُشکل میں اپنے کام آتا ہے

جو ہوں آپس میں دُشمن، رحم اُن قِسمت کے ماروں پر
مَثل مشہور ہے، دو مِل کے بھاری ہوں ہزاروں پر
مدینے میں مہاجر کی جو کی انصار نے خدمت
ہیں کتنے راز کھلتے زندگی کے اس اخوّت سے

وہ بُوندیں جو بکھر کر ایک دَم میں سُوکھ جاتی ہیں
جو مِل جاتی ہیں آپس میں تو پھر طوفاں اُٹھاتی ہیں

نہیں کچھ ڈر اگر مِل بیٹھنے کی شان باقی ہے
وہیں ہوتی ہے بربادی جہاں نااتّفاقی ہے
کسی کو چھوٹا مت سمجھو خدا کے ہیں سبھی بندے
ہے عزّت حاصلِ تقویٰ، نہیں ملتی یہ دولت سے

سبق دیتی ہے ہر شَے زندگی کے کارخانے میں
مِلاپ آپس کا ہے سب سے بڑی طاقت زمانے میں

(نسیمؔ امروہوی)

زبان شناسی

حروفِ تشبیہ وہ حروف جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوں "حروفِ تشبیہ" کہلاتے ہیں۔ چند مشہور حروفِ تشبیہ: طرح، مانند، مثل جیسا، عین، ہوبہو، وغیرہ ہیں۔ مثلاً: • گلاس میں پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ • میرا بھائی شیر کی مانند بہادر ہے۔

وضاحت: اوپر دیے ہوئے جملوں میں ٹھنڈے پانی کو برف کی ٹھنڈک سے تشبیہ دی ہے اور "کی طرح" کے حروف استعمال ہوئے ہیں جبکہ دوسرے جملے میں بھائی کی بہادری کو شیر کی بہادری سے تشبیہ دی گئی ہے اور مانند کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ انھیں حروفِ تشبیہ کہتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال نمبر ۵ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو نظم بلند آواز لے اور آہنگ سے پڑھ کر سنائیں۔ طلبہ کی آپس میں بات چیت کے بعد نظم کا مرکزی خیال نہیں سوال نمبر ۶ کی سرگرمی کے لیے طلبہ کو کمپیوٹر لیب میں لے جائیں اور انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان سے متعلق کوئی کہانی، واقعہ یا نظم سنوائیں۔ بعد ازاں طلبہ جماعت میں آکر ایک دوسرے کو کہانی، واقعہ یا نظم سنائیں۔ سوال نمبر ۸ کی سرگرمی مکمل کروانے کے لیے طلبہ کو نظم بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہیں۔ بعد ازاں طلبہ سے پوچھیں کہ انھوں نے نظم سے کون سی معلومات آخذ کی ہیں۔ ساتھیوں کو سنائیں۔

Publishers E-Sample

۹ درج ذیل جملے غور سے پڑھیں اور جملوں میں موجود حروف تشبیہ کے گرد دائرہ لگائیں۔

(الف) نوشی کے دانت موتی کی طرح سفید ہیں۔
(ب) جابر پتھر کی طرح سخت ہے۔
(ج) امین شیر کے مانند دلیر ہے۔
(د) شبنم کے قطرے موتیوں کے مانند چمک رہے ہیں۔
(ہ) نیک لوگ مثل شجر ہوتے ہیں جو دوسروں کو سایہ دیتے ہیں۔
(و) کونج کا رنگ دُودھ کی طرح سفید ہے۔
(ز) وہ بھی اپنے بھائی جیسا ہی لائق ہے۔

۱۰ دیے ہوئے جملوں میں سے روزمرہ، محاورات ضرب الامثال کو الگ الگ کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

آگ بگولا ہونا	تین پانچ کرنا	اپنے منھ میاں مٹھو بننا
تین میں نہ تیرہ میں	جان پر کھیلنا	جس کی لاٹھی اس کی بھینس
باغ میں ہری ہری گھاس تھی۔	براہِ مہربانی میری مدد کریں	اس کی نظر کم زور ہے
کولمبس نے نئی دُنیا دریافت کی۔	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	فٹ بال اچھا کھیل ہے
پروان چڑھنا	چکنی چُپڑی باتیں کرنا	میرا چچا بڑا افسر ہے۔

لکھنا

۱۱ آغاز، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاکستان کے بارے میں ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون اپنی کاپی میں لکھیں۔

سرگرمیاں

۱۲ تمام بچّے اپنی کاپی میں پاکستان کا قومی پرچم بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

۱۳ بچّے یہ نظم زبانی یاد کریں اور اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- سوال نمبر ۹ کی سرگرمی کروانے کے لیے طلبہ کو روزمرہ مثالوں کی مدد سے تصوّر سمجھائیں۔
- سوال نمبر ۱۰ کی سرگرمی کروانے کے لیے طلبہ کو روزمرہ مثالوں کی مدد سے تصوّر سمجھائیں۔ طلبہ کو تشبیہ، روزمرّہ، محاورات اور ضرب الامثال کا فرق سمجھائیں۔
- سوال نمبر ۱۱ کی سرگرمی کروانے کے لیے طلبہ کو موضوع سے متعلق معلومات دیں۔ طلبہ کو ہدایت دیں کہ وہ آغازِ مضمون، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پاکستان سے متعلق مضمون لکھیں۔
- استاد بچّوں کو سمجھانے کے لیے قومی پرچم منگوائیں اور انھیں بتائیں کہ ہمارے پرچم میں سبز رنگ مسلمانوں اور سفید رنگ غیر مسلموں کی آبادی کی نمائندگی کرتا ہے جب کہ پاکستان میں مسلم اور غیر مسلم کم و بیش اسی نسبت سے رہتے ہیں۔ اُستاد بچّوں کو ذہن نشین کرائیں کہ انھیں سخت محنت سے پڑھنا چاہیے تاکہ وہ مستقبل میں اپنے وطن کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں۔ استاد بچّوں کو بتائیں کہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان: ”اتحاد، تنظیم اور یقین محکم“ قرآنی تعلیمات سے ماخوذ ہے اور ہمیں اِس فرمان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

Publishers E-Sample

فرہنگ

(بلحاظ الف بائی ترتیب)

نوٹ: فرہنگ میں الفاظ کے بالعموم وہی معانی درج کیے ہیں جو متن میں مراد لیے گئے ہیں۔

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱	**حمد**
بڑائی	بڑاپن
بخشی	بخش دی، دے دی
خُدائی	دنیا، جہان، مخلوقِ خُدا
خَلقت	خدا کی مخلوق
صورت	شکل
کام نکالنا	مطلب حاصل کرنا
کمائی کرنا	پیداوار حاصل کرنا
مشکل کشائی	مشکلیں حل کرنا
نیند بھرنا	سونا، نیند لینا
سبق نمبر:۲	**نعت**
پیڑ	درخت
جُھلانا	جُھولے دینا
چِلّانا	چیخنا، شور مچانا
چندا	چاند
صدقے جانا	قربان ہونا
مہکی کلیاں	خوشبو دیتی کلیاں
واری واری جانا	قربان جانا، نِثار ہونا

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۳	**خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی برداشت اور رواداری**
اَمان	پناہ، بے خوفی
بُردباری	برداشت، صبر
برسرِپیکار	لڑائی میں مصروف
پرچار	تبلیغ کرنا، پھیلانا
پیروکار	پیروی یا نگرانی کرنے والا
تحمّل	برداشت
تعاقب کرنا	پیچھا کرنا
جِزیہ	وہ محصول جو مسلمان غیر مسلموں پر لگاتے تھے، اس کے عوض ان کی جان و مال کی حفاظت ان کے ذمّے ہوتی تھی۔
چشم پوشی کرنا	نظر انداز کرنا
حِلم	برداشت، نرمی
درگزر کرنا	چشم پوشی کرنا، معاف کرنا
رحمۃٌ للعالمین	تمام جہانوں کے لیے رحمت
رواداری	جائز رکھنا
سراپا	سر سے پاؤں تک، تمام تر
عفو	معاف کرنا

Publishers E-Sample

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۴	محنت کی عظمت
اَزبر	یاد، نوکِ زبان پر
بھانپنا	محسوس کرنا
پُرکھوں	آباواجداد، بزرگوں
راسخ	پکّا، پختہ
رِیت	رسم، رواج، دستور
شاخسانہ	بات میں بات، دلیل
شعار	چلن، طریقہ
ضعیف العمر	بوڑھا، ناتواں، کم زور
عالم گیر سچائی	ایسی درست بات جسے دنیاجہاں میں تسلیم کیا جاتا ہو۔
عقیق	ایک سرخ رنگ کا قیمتی پتھر
فلاح و بہبود	اچھائی اور بھلائی
کُندن	خالص سونا
گُھن	لکڑی یا غلّے کو کھانے والا کیڑا
محنتِ بے جا	محنت، جس سے کچھ حاصل نہ ہو
ہوا خوری	کھلی ہوا میں جاکر سیر و تفریح کرنا
سبق نمبر:۵	اُچھالی جھیل
دَم نکلنا	جان نکلنا
راہ تکنا	انتظار کرنا
شش و پنج میں پڑنا	حیران ہونا
گدلا	میلا کچیلا، مٹیالا
مرجان	مونگا

الفاظ	معانی
معمور	بھرا ہوا
مفلس	غریب، نادار
مَن	سانپ کا مہرہ
نادار	تنگ حال، مفلس
ہلکورے لینا	پانی کا لہریں مارنا
سبق نمبر:۶	مِرا انعام پاکستان
اثاثہ	دولت، کل سامان
اُجالا	روشنی
اِلہام	وہ بات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالی جائے
بشارت	خوش خبری
تعاون	مدد، ایک دوسرے کی مدد کرنا
جیالوں	بہادروں، جرأت مندوں
مروّت	شرم، لحاظ
نِدا	آواز، صدا
سبق نمبر:۷	ایک دفعہ کا ذِکر ہے
آیا	ننّھے منّے بچّوں کو دودھ پلانے یا دیکھ بھال کرنے والی عورت
بازیچۂ اطفال	بچّوں کا کھیل
پالنا پوسنا	پرورش کرنا
تھیوری	اصول، نظریہ (انگلش کا لفظ ہے)
ثقیل	بھاری، ہضم نہ ہونے والی
جلوہ افروز	بن سنور کر بیٹھنا

Publishers E-Sample ©

الفاظ	معانی
چُغد	جاہل، گھٹیا
حربہ	ہتھیار
خاکسار	خاک کی مانند، عاجز، حقیر
دیباچہ	پیش لفظ، کسی کتاب کی تعارفی تحریر
ذرّہ نوازی	مہربانی
رال ٹپکنا	مزے کے مارے منھ میں پانی بھر آنا
راہ نمائے طفلیات	بچّوں کی راہ نمائی کے لیے
سرکنا	کھسکنا، اصل جگہ سے پھسل جانا
شریف الطبع	اچھی طبیعت، نیک طبیعت
غاؤں غاؤں	چھوٹے بچّوں کے منھ سے نکلنے والی آوازیں
کلیدِ طفلیات	بچّوں کی راہ نمائی کے لیے چابی
گوشہ	کونا
مجلس	محفل
سبق نمبر:۸	**ملکۂ کُہسار مری کی سیر**
باعثِ افتخار	فخر کی وجہ
بھیڑ چال چلنا	دیکھا دیکھی رسم نبھانا
جوق در جوق	جُھنڈ کا جُھنڈ، گروہ کا گروہ
خُنک	سردی، ٹھنڈک
دل بستگی	دل کا لگنا
زندگی سے ہاتھ دھونا	موت آجانا
طراوت	تسکین، ٹھنڈک
قیام وطعام	ٹھہرنا اور کھانا

الفاظ	معانی
کشادہ	کھُلا، وسیع و عریض
کُہسار	پہاڑ، پہاڑی سلسلہ
مسافت	فاصلہ
مسحور کرنا	جادو کرنا
شش جہات	چھے طرفیں (دائیں بائیں، سامنے پیچھے اور اوپر نیچے)
سبق نمبر:۹	**مادرِ ملّت محترمہ فاطمہ جناح**
اہلیہ	بیوی، رفیقۂ حیات
برِّ عظیم	خشکی کا بڑا قطعہ، مراد ہے برِّ صغیر پاک و ہند
تعلیمِ نِسواں	عورتوں کی تعلیم
تقویت	قوّت دینا، حوصلہ
دانش مندانہ	عقل مندانہ
رفاقت	دوستی، ہم راہی
سراہنا	تعریف کرنا، حوصلہ دینا
شانہ بشانہ	کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر
کم سِن	کم عمر
لائحۂ عمل	قابلِ عمل، دستور، ضابطہ
متحرّک	حرکت کرنے والا، چلتا پھرتا
مستحکم	مضبوط، پائیدار
مشاورت	آپس میں مِل کر مشورہ کرنا، رائے دینا
معاملہ فہم	بات کو سمجھنے والا
نگہداشت	نِگاہ رکھنا، دیکھ بھال کرنا
یکے بعد دیگرے	ایک کے بعد دوسرا

EZ Publishers Sample

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۰	یومِ دفاع
بحریہ	بحری فوج، سمندری فوج
پسپا ہونا	شکست کھانا
تقریب	قریب پہنچنے دینا، نزدیک کرنا
تنازع	لڑائی جھگڑا
تہوار	خوشی کا دن، رسم کا دن جو برسوں سے چلا آ رہا ہو
چارہ	علاج
دارومدار	انحصار
دانت کھٹے کرنا	عاجز کر دینا
دفاع	بچاؤ، حفاظت
دم لینا	سانس لینا، ٹھہرنا
دھاک بٹھانا	رعب ڈالنا
شانہ بشانہ	کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر
فضائیہ	فضائی فوج، ہوائی فوج
گھمسان کا رن پڑنا	سخت مقابلہ ہونا
منھ کی کھانا	شکستِ فاش ہونا
نیست و نابود	تباہ و برباد ہونا
سبق نمبر:۱۱	مِل کر رہو
آبا	اَب کی جمع، والد، باپ
چمن	پھولوں کی کیاریوں پر مشتمل کھیت
رُسوائی	بدنامی
رنجشیں	دکھ، تکلیفیں

الفاظ	معانی
شمعِ ہدایت	رہنمائی کی شمع
فولاد	نہایت سخت اور اعلیٰ قسم کا لوہا
ناز	فخر، بڑائی
سبق نمبر:۱۲	ہم اور ہمارا ماحول
آبی ذخائر	پانی کے ذخیرے
آلودگی	گندگی، خرابی، بُرائی
آمیزش	مِلاوٹ
ایجادات	نئی نئی چیزیں
بالواسطہ	وسیلے سے، ذریعے سے
بلاواسطہ	بغیر کسی وسیلے کے، بغیر کسی ذریعے سے
بے دریغ	بے جھجک، بے سوچے سمجھے
جُستجو	تلاش، کوشش کرنا
چڑچڑاپن	غصّہ، اُکتاہٹ
شکنجہ	کسی چیز کو پھنسا کر کسنے والا، دبانے والا
فاضل مادے	فالتو آڑ کباڑ، کوڑا کرکٹ
فشارِ خون	خون کا دباؤ، بلڈ پریشر
گوناگوں	طرح طرح کے
گھریلو فُضلہ	گھر کا کوڑا کرکٹ
گمبھیر	مشکل، پیچیدہ، اُلجھا ہوا
مثبت اثرات	اچھّے اثرات
مُوجب	وجہ، سبب
نقص	بُرائی، کمی

E-Sample Publishers

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۳	علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور نسلِ نو
انجام پذیر	انتہا کو پہنچانا، خاتمہ کرنا
انحصار کرنا	بھروسا کرنا، دارومدار کرنا
بہرہ مند	فائدہ مند
بھانپنا	اندازہ کرنا
بے زار	ناراض، ناخوش، پریشان
تابناک	روشن، چمک دار
تحسین آمیز	تعریف کرنے کے انداز میں
جہدِ مسلسل	لگاتار کوشش
دُور اندیش	دُور دُور تک دیکھنے والا
کِشتِ ویران	ویران کھیت
لائحہ عمل	دستور العمل، پروگرام
مستعار لینا	ادھار لینا
نالاں	تنگ، بے زار
نصب العین	مقصد، مدِ نظر
نوازنا	دینا، عطا کرنا
نورِ بصیرت	دل کی روشنی
سبق نمبر:۱۴	برسات
اَبر	برسنے والا بادل
جَل تھل	پانی ہی پانی
جھم جھماوٹ	مینھ کے برسنے کی آواز
دَھج	شان و شوکت

الفاظ	معانی
دُھوم مچانا	شور مچانا
قطرات	قطرے کی جمع، بوندیں
کاہی	ہلکا سبز رنگ
گھات	موقع، قسم
لہلہاہٹ	ہوا کے چلنے سے فصلوں کے ہلنے کی آواز
ماہ	چاند
ماہی	مچھلی
نوبت	نقّارہ، شادیانہ
ہر جا	ہر جگہ
ہریالی	سبزے کی شادابی
سبق نمبر:۱۵	کم سِن شہید
پاش پاش ہو گیا	ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
پَرَخچے اُڑ گئے	ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، پُرزے پُرزے ہو گئے
چاق چوبند	تیز طرار
چوکنّا	ہوشیار
حربہ	لڑائی کا ہتھیار، نیزہ، برچھا وغیرہ
حُکّام	حاکم کی جمع، افسر
خون کھول اُٹھا	انتہائی غصّہ آ گیا
رُخ	منھ، طرف
زیرِ تربیت	تربیت حاصل کرنے والا
شُجاعت	بہادری، دلاوری
عزائم	عزم کی جمع، ارادے

Publishers Sample

الفاظ	معانی
غدّارِ وطن	وطن کے ساتھ غدّاری کرنے والا
قابلِ تقلید	پیروی کے لائق
کم سِن	کم عمر
مزاحمت	رکاوٹ، رکنے یا ٹھہرنے کی کیفیت
واصلِ جنّت	جنت میں جانے والا
سبق نمبر:۱۶	بچّوں کی حفاظت
اجنبی	ناواقف، غیر آدمی
اُلجھا اُلجھا سا	پریشان حال
تحقیق	حقیقت یا اصل بات معلوم کرنا
حرکات	حرکت کی جمع، بُری باتیں
حوصلہ افزائی	حوصلہ بڑھانا
خود اعتمادی	اپنے اوپر بھروسا کرنا
رویّہ	سلوک
کارروائی	کام، کارگزاری
کارکردگی	کام کرنا، کام کی اچھائی
مُتاثر کُن	اثر دینے والا
وَرغلانا	بہکانا، بھٹکانا، گمراہ کرنا
سبق نمبر:۱۷	ایک بطخ اور مُرغی
اک دوجے کو	ایک دوسرے کو
پرکھنا	جانچنا، دیکھنا
پنچھی	پرندے
چُوں چُوں کرنا	چُوزوں کی آواز

الفاظ	معانی
راج	حکمرانی
شے	چیز
عیب	برائی
عظمت	بڑائی
کُٹ کُٹ کرنا	مُرغی کی آواز
ہیچ	کم تر
سبق نمبر:۱۸	صحّت وصفائی اور متوازن غذا
پیڑ	درخت
تلخی	کڑواہٹ
توانائی	طاقت، زور
چڑچڑاپن	ناراضی، بدمزاجی، طبیعت کی خرابی
دارومدار	انحصار، آوَ بھگت، اطمینان
ضامن	ضمانت دینے والا، گواہ
عمدگی	اچھائی، خوب صورتی
غذائیت	غذا کا اچھّا ہونا، طاقت
کراہت	نفرت، ناک بھوں چڑھانا
متوازن	وزن میں برابر، جس میں توازن ہو
محققین	محقق کی جمع، تحقیق کرنے والے
مسرور	خوش وخرّم، شادباش
مُقدّس	پاک، صاف
ہشاش بشاش	خوش باش، ہنستا مسکراتا
ہم نصابی سرگرمیاں	ایسے کام جو نصاب میں شمار ہوتے ہوں

Publishers Sample

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۹	ترقی کا راز: صنعت وزراعت
آب رسانی	پانی پہنچانا، پانی دینا
اُستوار کرنا	مضبوط کرنا، پائیدار کرنا
استحکام	مضبوطی، پائیداری
پس ماندہ	پیچھے رہا ہوا، بچا ہوا
ترجیحات	ترجیح کی جمع، برتری، بہتری، فوقیت
تُھور	زمین کی ایک بیماری کا نام، جس میں نمکیات زمین میں زیادہ جمع ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے فصل پر بُرا اثر پڑتا ہے۔
خام مال	کچا مال، ادھ پکا مال
دیدہ زیب	آنکھوں کو خوب صورت لگنے والی چیز
ریڑھ کی ہڈی	جسم کی بنیادی ہڈی، بنیادی بات، اصل بات
زرِ مبادلہ	وہ رقم جو بیرونی سکّے کے بدلے قابلِ ادائی ہو
سربلندی	اونچائی، عزّت، مرتبہ
سیم	زمین کی ایک بیماری کا نام، جو زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔

الفاظ	معانی
فروغ	زیادتی، ترقی، شہرت، عظمت
فراہم رسانی	اکٹھے کرنا، ایک جگہ کرنا
معیشت	گزر بسر کا ذریعہ، روزگار سے متعلق زندگی
میکانکی	مشینی، مشین جیسا، طے شدہ
نَصب کرنا	گاڑ دینا، لگانا
واقِف	جاننے والا، جان پہچان رکھنے والا
سبق نمبر:۲۰	رکھنا پاکستان سلامت یا اللہ
آن	شان و شوکت
دہقان	کسان
شاد	خوش و خُرّم
کرم	مہربانی، بخشش
گلگت بلتستان	تمام شمالی علاقوں پر مشتمل پاکستان کے مجوزہ صوبے کا نام، سکردو اور گلگت اس کے اہم شہر ہیں۔
مہران	بالعموم وادیِ سندھ مراد ہے، کبھی کبھی بلوچستان بھی مراد لیتے ہیں۔ یہاں بلوچستان ہی مراد ہے۔
وادی	دو پہاڑوں کے درمیان جگہ

Publishers E-Sample